النظامیہ

مفتی اعظم نمبر

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

مہتمم اعلیٰ و بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

جامعہ نظامیہ رضویہ

Contact at

النظامیہ

لاہور

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

ستمبر / اکتوبر 2003

جلد نمبر 4 — شمارہ نمبر 4،5

حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری

مولانا محمد منشا تابش قصوری

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبد الستار سعیدی

مدیر مسئول: محمد اکرام اللہ بٹ | معاون مدیر: عبد المصطفیٰ ہزاروی | نائب مدیر: محمد نواز بشیر جلالی

مولانا قاری حافظ عبد الرحیم
مولانا خادم حسین رضوی
مولانا فضل حنان سعیدی
مولانا غلام نصیر الدین چشتی
مولانا سردار احمد حسن سعیدی
مولانا محمد طاہر تبسم قادری

☆ مولانا ہزاروی ☆ مولانا علی
☆ مولانا غلام حسین سعیدی ☆ مولانا احمد ہزاروی
☆ مولانا محمد اسلام سعیدی ☆ مولانا محمد
☆ مولانا محمد ہزاروی ☆ قاری محمد ہزاروی
☆ مولانا محمد علی نظامی ☆ مولانا قاری احمد رضا سیالوی
☆ مولانا ☆ مولانا محمد تصدق
☆ محمد الحسن فاروقی ☆ مولانا سعیدی

دفتر مجلہ النظامیہ

النظامیہ کمپوزنگ سنٹر

ممبر شپ فیس: 160 روپے | 150 روپے | 60 | 15 پونڈ سالانہ | U.K

مقام اشاعت: جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

7657314-0333 4217708

حسنِ ترتیب

حمد باری تعالیٰ	احمد ادریس	12
نعت سرورِ کونین ﷺ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا	13
اداریہ	مدیر اعلیٰ ہزاروی کے قلم سے	14
روئیداد رسم قل (شیخوپورہ)	کاشف جمیل، وقار احمد	17
روئیداد رسم قل (لاہور)	محمد ندیم، محمد طاہر عزیز	27
قرنہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری	34
پیکرِ علم و عمل شخصیت	علامہ محمد منشا تابش قصوری	36
مفتی عبدالقیوم ہزاروی کا مرثیہ	شیخ حازم محمد احمد عبدالرحیم مصری	47
آہ! مفتی محمد عبدالقیوم	حافظ محمد سعد اللہ	52
سالہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود	ڈاکٹر سید حسین الدین شاہ	58
حدیث و فقہ اور تدریس کا امام	مولانا محمد حسن علی رضوی	62
شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا	قاضی مصطفیٰ کامل	70
علم و عمل کا حسین پیکر	مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی	74
میں نے ان کو کیسا پایا؟	مولانا محمد صدیق ہزاروی	76
محسنِ اہل سنت، مرجع العلماء	پیر محمد عابد حسین سیفی	84
دورِ حاضر کے عظیم محدث	مولانا محمد خلیل احمد قادری	88
مفتی صاحب کا وصال اور ہمارا حال	مولانا غلام نصیر الدین چشتی	93
کاروانِ عشق و مستی کا امیر	مولانا حافظ غلام حسین رضوی	106
جو تیری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا	حافظ محمد کاشف جمیل	108
مفتی محمد عبدالقیوم۔ شخصیت و کردار	مفتی محمد ہدایت اللہ پسروری	111
چراغ سے جلتا ہے چراغ	حافظ محمد نذیر بشیر جلالی	116
علم و عمل کا کوہِ وقار	مولانا محمد طاہر تبسم قادری	123

مفتی اعظم کا اندازِ تدریس	سردار احمد رضا شرف القادری	126
مفتی اعظم۔ ایک ہمہ جہت شخصیت	مولانا محمد اسلام سعیدی	132
ہے کمی تو بس اسی چاند کی	نازیہ شاہین	137
کچھ باتیں ۔۔۔ چند یادیں	قاضی عبدالدائم دائم	141
مفتی اعظم ۔۔۔ ایک مثالی شخصیت	مولانا سردار احمد حسن سعیدی	146
تحریک نظام مصطفیٰ اور استاذ العلماء	مولانا محمد منشا تابش قصوری	154
الماہر جامع الفنون والعلوم	محمد فاروق شریف	157
میرے استاذ ۔۔۔ محسنِ اہلسنت	حافظ محمد اعجاز سعیدی	160
علوم و فنون میں مہارت	محمد منیر احمد جمالی بلوچ	162
ہزارہ ڈویژن اور مفتی عبدالقیوم	سید سعید الحسن جیلم	164
مینارۂ نور	پروفیسر ذوالفقار احمد بھیروی	166
میرے قائد میرے شیخ	وحید انور	167
محدث عصر	مفتی علی احمد سندیلوی	169
ایک عالم ربانی	سید غلام مصطفیٰ ریاض الانصاری	174
مفتی اعظم ۔۔۔ میری نظر میں	محمد شریف گل خوشنویس	178
مسندِ تدریس کے شہنشاہ	مولانا محمد رضائے مصطفیٰ نقشبندی	181
استاذ العلماء، مشاہیر اور زعماء کی نظر میں	ملک محبوب الرسول قادری	183
یادوں کے چند نقوش	حافظ محمد عطاء الرحمٰن	190
اٹھے جاتے ہیں اب اس بزم سے	مولانا محمد آصف ہزاروی	195
میرا اول اور میری جاں، مفتی اعظم	محمد اویس رضا قادری	198
میرے آقا کے لطف	محمد عمران الحسن فاروقی	200
مفتی اعظم، سیاستدانوں کی نظر میں	صاحبزادہ فیض الرسول رضا نورانی	203
شیخ الحدیث ۔۔۔ میری نظر میں	نوید احمد قادری	207
مردِ مومن	صاحبزادہ ابوبکر صدیق نیّر	209
استقامت کے پیکر	کشور فرمان	212

بے بھی جان اور بھی جانِ زندگی	محمد حماد سعید	215
یومِ وصالِ مفتی اعظم اور سعادت سن	قاری منظور بخش	219
مفتی اعظم، ایک گوہرِ نایاب	غلام یٰسین مجسم	221
مفتی اعظم ...... عالمِ باعمل	صاحبزادہ وامانت رسول	223
مفتی اعظم حیات و خدمات کے آئینے میں	محمد تصدق حسین نقشبندی	226
اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر	حافظ محمد سلیم نقشبندی	228
آہ! مفتی اعظم پاکستان	ابو الطفیل عبد العظیم قادری	232
Expression of condolence (انگلش)	چوہدری محمد یٰسین	237
A Reminder of Almighty (انگلش)	محمد شبیر سیالوی	239
مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک چشم کشا انٹرویو	ملک محبوب الرسول قادری	240
اک آفتاب نور تھا وہ بھی چلا گیا	غلام مصطفیٰ سہروردی	253
جانشین اعلیٰ حضرت	مولانا محمد اکرام اللہ بٹ	254

شعراء کا خراجِ عقیدت ومحبت

منقبت	قاضی عبد الدائم دائم	258
ہدیہ عقیدت بحضور مفتی اعظم	مولانا محمد منشا تابش قصوری	259
منقبت	سردار احمد رضا شرف القادری	261
ہدیہ خلوص	سید بو علی بخاری	263
ہدیہ تحسین بحضور مفتی اعظم	محمد ثاقب افضل ثاقب	264
منقبت	معین الدین نورانی	265
منقبت	محمد اویس رضا	266
منقبت	سید غلام مصطفیٰ ریاض البخاری	268
منقبت	شہزاد شاہد	269
منقبت	فضل احمد سلطانی	270
منقبت	ریاض احمد رضا نورانی	271

منقبت	عبد الحفیظ نورانی	273
منقبت	محمد عثمان رضوی	274
ہدیہ عقیدت بحضور مفتی اعظم	محمد محب الدین	275
منقبت	غلام قادر سعیدی	276
منقبت	حافظ محمد عبد الرشید	277
ہدیہ خلوص	حافظ محمد شفیق الرحمٰن	279
تاریخ وفات حسرت آیات	علامہ محمد جلال الدین قادری	281

تاثرات

مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی	284
صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی	285
علامہ سید میاں عبد الخالق قادری	286
پیر سید مظہر قیوم شاہ مشہدی	287
علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی	287
علامہ سید ریاض حسین شاہ	288
صاحبزادہ نور الحق قادری	288
سید شاہ تراب الحق قادری	288
مفتی جمیل احمد نعیمی	289
ڈاکٹر فاتح داد ملک	289
شیخ محمد الیاس رضوی	289
ڈاکٹر حامد اشرف ہمدانی	290
الشیخ ضیاء المصطفیٰ قصوری	290
مفتی محمد جان نعیمی	290
علامہ محمد سعید احمد اسعد	291
سید وجاہت رسول قادری	292

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	292
صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری	292
ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی	292
علامہ ریاض الحسن قادری	293
حاجی ابوداؤد محمد صادق رضوی	294
خواجہ سعد رفیق	294
سید فاروق شاہ سیالوی	294
نور محمد جلالی	295
محمد ظفر اللہ شاہ	295
محمد اکرم رضوی، شفیق حسین بخاری	295
اخلاق احمد تارڑ، قیصر امین بٹ	295
میاں خالد حبیب الٰہی ایڈووکیٹ	296
مولانا محمد عباس قادری	297
حاجی محمد حنیف طیب	297
میاں سلیم اللہ اویسی	298
محمد خالد حسن مجددی	298
سید مصطفیٰ اشرف رضوی	299
صاحبزادہ سید محمد حسن شاہ گیلانی	299
پیر آصف علی گیلانی	299
مفتی غلام طاہر ہزاروی	299
مولانا محمد عارف نوری	300
محمد رفیق نوشاہی	300
قاری سید صداقت علی شاہ	301
مفتی محمد شفیع گولڑوی	301
علامہ سید مظفر حسین شاہ چشتی	302

علامہ صادق عباس	302
علامہ موسیٰ بیگ	303
قاضی حسین احمد	303
مولانا محمد عبدالمالک	303
مولانا ظہور احمد	304
پیر سید طاہر سجاد زنجانی	304
پروفیسر محمد احمد اعوان	305
علامہ حافظ محمد ظہیر	305
سید محمد عبدالغفور شاہ قادری	305
مفتی محمد جمیل رضوی	305
قاضی محمد عبدالوحید ہزاروی	306
علامہ احسان اللہ قادری	307
قاضی سعید الرحمان قادری	307
علامہ ابوالشریف فضل محمد جمالی	308
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	308
ڈاکٹر انوار الحق بندیالوی	309
علامہ مفتی محمد عبدالحلیم	310
انجینئر محمد سلیم اللہ	310
مولانا محمد اقبال اظہری	310
قاری اللہ بخش نوری	311
مولانا محمد شریف سعیدی	311
حاجی عبدالمجید	311
حاجی محمد افضل	312
مولانا محمد شوکت علی سیالوی	312
مولانا محمد نصر اللہ جان ہزاروی	312

مولانا محمد عبداللطیف	313
ڈاکٹر حافظ محمد شاہد حسین	313
علامہ عبدالحق ظفر چشتی	314
مولانا عطا محمد گولڑوی	314
علامہ غلام رسول سعیدی	315
علامہ سید محمد محفوظ الحق شاہ	316
صاحبزادہ حامد رضا	317
ابوسعید سید محمد حبیب الرحمن	318
سردار محمد حیات خان	319
راجہ محمد عبدالقیوم خان	320
مفتی منصور الرحمن	320
قاضی محمد مظفر اقبال رضوی	321
پیر مشتاق احمد الازہری	322
صاحبزادہ پیر محمد اقبال احمدی	323
حافظ محمد نصیرالدین نوری	323
سید محمد بخش	323
حافظ محمد شریف جمالی	324
مولانا عبدالخالق صدیقی	325
مولانا واحد بخش سعیدی	325
صوفی غلام سرور قادری	325
قاری محمد اسلم نقشبندی	325
مولانا محمد یعقوب رضوی	325
مولانا محمد طاہر سیالوی	326
مولانا شاہ احمد شاکر	327
حافظ سجاد احمد ہریالوی	327

حافظ محمد صدیق سعیدی	327
حافظ افتخار احمد جٹ	328
حافظ محمد شہزاد ہاشمی	328

﴿خطوط﴾

ڈاکٹر محمد مسعود احمد	330
مولانا اقبال احمد اختر القادری	334
مولانا محمد اکبر ہزاروی	336
ابوالنصیر محمد بشیر چشتی گولڑوی	337
مولانا محمد بشیر مصطفوی	338
مولانا محمد الیاس عطار قادری	339
حاجی رفیق پردیسی	340
ابوساجد غلام سرور ہزاروی	340
ظہور قریشی	341
خالد رحمان	342
علامہ عبدالمالک	342
زاہد محمد طاہر خان ایڈووکیٹ	343
مفتی سید ذاکر حسین کاظمی	346
وزیر فیض محمد	346
مولوی محمد بشیر	347
مولانا شبیر حسین نقوی	347
مفتی محمد عارف سعیدی	349
خواجہ رضی حیدر	350
سید ریاض الحسن شاہ	350
صاحبزادہ وقار انجمی	351

صاحبزادہ سید محمد ناصر عثمان گیلانی	352
مولانا محمد حسن علی قادری رضوی	353
مولانا عبدالرحیم رضوی	355
مولانا محمد ادریس قریشی	356
مولانا غلام رسول صدیقی	358
حافظ نذیر احمد قادری	361
میاں محمد شفیع	362
مولانا محمد جمیل احمد رضا القادری	363
صاحبزادہ میاں عبدالوحید برکاتی	363
صاحبزادہ میاں عبدالمجید	364
میاں محمد فاروق	364
سید محمد فاروق شاہ القادری	365
نعیم بھائی	366
محمد اسلم رضا القادری	367
مولانا محمد نور المصطفیٰ رضوی	369
مولانا ساجد حسین عطاری	370
مولانا محمد عرفان الحق نقشبندی	371
مولانا محمد شکیل خان	371
مولانا ابوعدنان نقشبندی	372
مولانا محمد شکیل خان	373
حافظ غلام یٰسین	373
مولوی عبدالصبور	374
حبیب الرحمٰن زاہد	375
حافظ محمد رفیق قادری مصطفائی	375
مقبول الرحمٰن نقشبندی	376

شیخ محمد سردار ..... عبدالقیوم		377
مولانا احسان اللہ قادری		377
قاضی غلام کبریا		379
مولانا محمد نواز سعیدی		380
مولانا محمد ابراہیم رضوی		380
حافظ عبدالحلیم نقشبندی		381
رپورٹ جنازہ مفتی اعظم پاکستان	مولانا محمد اعظم نورانی، محمد کاشف جمیل	382

﴿مفتی اعظم کا انتقال پر ملال اور اخباری تراشے﴾

برطانیہ کے اخبارات	مولانا ابوحسان قادری	386
پاکستان کے اخبارات	قاری خادم حسین سعیدی	390
فارغ التحصیل علماء، حفاظ، قراء اور اسماء حفاظ کرام (سن ۲۰۰۳ء)		396
مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کا آخری فتویٰ		410
گزارش نامہ	مدیر مسئول	413
اہل علم کے لئے خوشخبری	ادارہ	415
مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی تاریخ وفات		416

☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ:

تمام قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس ماہ ادارہ النظامیہ کی طرف سے جو "مولانا عبدالرشید نمبر" شائع ہونا تھا وہ قبلہ مفتی اعظم پاکستان کی اچانک وفات کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ ان شاء اللہ آئندہ اس کو ضرور شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)

حمدِ باری تعالیٰ

چھپا لے مجھ کو تو اپنی رضا کی چادر میں
دعائیں اٹک ہوئی ہیں دعا کی چادر میں

فلک کی مانگ میں افشاں کی ہے تیرے لیے
دھنک کے رنگ کھلے ہیں گھٹا کی چادر میں

ہر کی آنکھ سے شمس و قمر سے تو ہے عیاں
ترا ہی عکس ہے پنہاں ضیاء کی چادر میں

بدل رہا ہے یہ منظر تیرے اشارے سے
اگرچہ تو ہے نہاں ماوراء کی چادر میں

شعور ذات ہوا ہے تیرے کرم سے مجھے
کہاں تھیں وہ ساعتیں اپنی رضا کی چادر میں

ادا شوق سے خوشبو مہک اٹھی احمد
سخن کے پھول کھلے ثناء کی چادر میں

☆☆☆☆☆☆☆

شاعر: احمد ادریس

نعت سرورِ کونین ﷺ

کلام: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمہ اللہ

دشمن احمد پہ شدت کیجیے
ملحدوں کی کیا مروت کیجیے

ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجیے

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجیے

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجیے

کیجیے چرچا انہی کا صبح و شام
جان کافر پر قیامت کیجیے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجیے

میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

مدیر اعلیٰ ہزاروی کے قلم سے

حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کا سانحہ ارتحال

شیخ علم و حکمت، پاسبانِ فکرِ رضا، شیخ الحدیث، مفتیٔ اعظم، مجدد مسلکِ اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ کا وصال ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ آپ کے وصال پر ہر دل غمگین اور ہر آنکھ پُرنم ہے۔ سرزمین پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کے اہل سنت نے اس دکھ کو جس طرح محسوس کیا وہ ان سینکڑوں ٹیلیفون کالوں اور تعزیت کے لئے آنے والے علماء و مشائخ، دانشوروں، سیاسی راہنماؤں اور عوام الناس کی اس گفتگو سے ظاہر ہے جو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی شخصیت، حسنِ فکر، استقلال و پامردی، جذبۂ خدمت اور دینی و ملی سرگرمیوں کے حوالے سے کی گئی اور خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا گیا۔

بلاشبہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا سانحہ ارتحال ایک خاندان، ایک ادارے، ایک حلقۂ احباب و تلامذہ کے لئے نہیں پوری علمی، فکری اور روحانی دنیا کے لئے عظیم حادثہ اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ کیونکہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ جس طرح پختہ عزم اور باہمت عالم دین تھے اور آپ کی فکری پرواز نہایت بلند و بالا تھی اسی طرح آپ نے اپنے لئے نہایت دقیق اور اہم لیکن جان جوکھوں میں ڈالنے والے مشن کا انتخاب کیا۔ مدارس کا ایک جال بچھا دینا، عظیم فقہی انسائیکلو پیڈیا فتاویٰ رضویہ کو جدید انداز طباعت کے زیور سے آراستہ کرنا، مدارس کو منظم و مستقل بنانا اور اہل سنت و جماعت کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنا وہ اہم منصوبے ہیں جو حضرت مفتی صاحب کا طرۂ امتیاز ہیں۔

موجودہ صورت حال اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ کے وصال سے جو خلا پیدا ہوا یقیناً اس کا پُر ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ انہوں نے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی تعمیر و ترقی کے مراحل مکمل کرنے کے بعد شیخوپورہ میں اس جامعہ کی ضروری عمارات اور تعلیم و تعلم کا انتظامی سلسلہ بھی پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا تھا۔

فتاویٰ رضویہ کی جدید طباعت کا کام تقریباً مکمل کر دیا اور اب جو تھوڑا سا کام باقی ہے اس سلسلے میں آپ کے معاونِ خاص حضرت استاذ العلماء مولانا عبد الستار سعیدی صاحب مدظلہ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی بھرپور صلاحیت اور تجربہ رکھتے ہیں اور ان شاء اللہ یہ عظیم منصوبہ عنقریب پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

جامعہ کے تعلیمی نظم و نسق کو ایک عرصہ سے انہوں نے حضرت مولانا عبد الستار سعیدی صاحب کے سپرد کر دیا تھا اور خود اس پورے عمل کی نگرانی فرماتے، مفید مشورے دیتے اور ہدایات سے نوازتے تھے۔

درجۂ حدیث کی کلاس کے لئے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں اپنے چند شاگردوں کو تربیت اور حوصلہ افزائی کے طور پر درس حدیث کے لئے منتخب فرمایا بلکہ اپنی موجودگی میں ان کو اس مسند پر بٹھا دیا تھا۔

فتویٰ نویسی کے سلسلے میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے خود اپنی (ظاہری) حیات میں حضرت علامہ مولانا محمد تنویر القادری کی تربیت فرمائی اور وہ آپ کی نگرانی میں فتویٰ جاری کرتے تھے۔ اب الحمد للہ وہ اس سلسلے میں کافی تجربہ کار ہو چکے ہیں اور پھر جامعہ کے اساتذہ سے ان کی مشاورت کا دروازہ بھی کھلا ہے۔

جامعہ کے معاونین سے متعلق معاملات اور وسائل کے حصول نیز آمدن، خرچ اور حساب کتاب کا تمام انتظام عرصۂ دراز سے حضرت علامہ مولانا غلام فرید ہزاروی کے ذمہ ہے اور اس شعبہ کے تمام پہلوؤں سے کما حقہٗ آگاہ ہیں۔

جب تک حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تنظیم المدارس کے ناظم اعلیٰ تھے اور مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ میں تھا، راقم کو آپ کے خادم کی حیثیت سے تمام امور ادارت کی سعادت حاصل رہی اور جب دفتر جامعہ نعیمیہ میں منتقل ہوا تو تنظیم المدارس کی طرف سے نمائندگی کے لئے آپ نے اس فقیر کو حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس پاکستان کی معاونت کے طور پر نامزد فرمایا علاوہ ازیں اخبارات کے مذاکرات حکومتی میٹنگز، مختلف سیمینارز وغیرہ میں شرکت کیلئے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ راقم کو ہی اپنی نمائندگی کے لئے بھیجتے تھے۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے تین صاحبزادے حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی، حضرت علامہ عبدالمجتبیٰ المعروف نصیر محمد، درس نظامی کے فاضل ہیں اور تیسرے صاحبزادے عبدالمرتضیٰ موقوف علیہ کا امتحان دے رہے ہیں جب کہ سب سے بڑے صاحبزادے سعید احمد ملازمت کرتے ہیں۔

تو آپ نے اپنے تین صاحبزادوں کو اپنا علمی وارث بنایا جو آپ کے مشن کی تکمیل کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ کا نظم ونسق آپ نے اپنے چھوٹے بھائی حافظ عبدالرحیم صاحب کے سپرد کر رکھا تھا وہ پہلے کی طرح اب بھی اس نظام کو خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں اور ان شاء اللہ چلاتے رہیں گے۔

جب کہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے صاحبزادہ علامہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی سلمہ اللہ جامعہ کے اساتذہ اور دیگر عملہ کی مشاورت سے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے مشن کی تکمیل کیلئے مسند آرا ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اکابر علمائے اہل سنت بالخصوص حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھی بزرگ علماء اپنی دعاؤں اور مفید مشوروں کے ذریعے آپ کے صاحبزادگان اور اساتذہ و طلباء سے تعاون فرماتے رہیں تاکہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا مشن باحسن طریق جاری رکھا جاسکے۔

☆☆☆☆☆☆☆

استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان

کی وفات سے ایک نہ پُر ہونے والا خلا پیدا ہو گیا۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ کے ایصال ثواب کی تقریب سے علماء کا خطاب۔

(رپورٹ: محمد اکرام اللہ بٹ، محمد کاشف جمیل، نثار احمد شاکر)

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ کی ختم قل کل بروز جمعرات صبح دس بجے جامعہ نظامیہ رضویہ نبی پور سرگودھا روڈ شیخوپورہ میں منعقد ہوئی۔

ختم قل میں زندگی کے مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی جن میں سے چند نمایاں شخصیات میں۔ صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا پیر سید مظہر سعید کاظمی شاہ صدر جماعت اہلسنت پاکستان۔ صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی، ملتان۔ حضرت علامہ مولانا پیر سید عرفان شاہ مشہدی۔ حضرت علامہ مولانا پیر سید مظہر قیوم مشہدی۔ حضرت علامہ مولانا عبدالمالک ممبر قومی اسمبلی۔ حضرت صاحبزادہ نور الحق ممبر قومی اسمبلی۔ حضرت علامہ مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری ملتان۔ مفتی جمیل احمد نعیمی، کراچی۔ حاجی حنیف طیب، کراچی۔ مولانا غلام محمد سیالوی، کراچی۔ سید وجاہت رسول قادری چیئرمین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، لاہور۔ صاحبزادہ عبدالحق ظفر چشتی بندیالوی۔ پروفیسر سعید احمد اسعد، فیصل آباد۔ مولانا عباس رضا قادری، سنی تحریک کراچی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ممبر قومی اسمبلی، مفتی عبداللطیف جلالی۔ مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی۔ صاحبزادہ سعید احمد شرقپوری۔ صاحبزادہ خلیل احمد شرقپوری۔ مولانا محمد اسحاق ظفر، راولپنڈی۔ مولانا محمد اکرام اللہ بٹ، مولانا محمد یعقوب رضوی گجرات۔ صاحبزادہ عبدالرحمن شاہ والے۔ پیر سید طالب حسین گردیزی۔ مولانا قاری الٰہی بخش نوری۔ مولانا صاحبزادہ بدر الزمان قادری، قاری محمد عالم چشتی، مولانا محمد منشاء تابش قصوری، علامہ نصرت اللہ نوری، علامہ رفیق احمد حسنی، مناظر اہلسنت مولانا محمد یوسف سیالوی، صاحبزادہ ریحان امجد قادری، قاری رفیع الدین سیالوی، پروفیسر ڈاکٹر اشرف آصف جلالی، صاحبزادہ فضل الرحمن

وکاڑوی، قاضی مظہر اقبال ... مولانا احمد علی قصوری ... حیات ... شریف، شیخ القرآن علی احمد سندیلوی، مولانا غلام محمد شرقپوری ... ایوب ... قادری ... احمد چشتی، قاری فیض نقشبندی، مولانا ... مصطفیٰ قصوری ... اور مولانا ... غلام سرور قادری اور دیگر علماء نے ... شرکت کی۔

ختم قل کا آغاز قرآن ... تلاوت قرآن ... قاری ... [illegible] ... مولانا محمد ... قصوری نے مفتی محمد عبد القیوم ... مدارس ... پیش کی۔ ... فرائض مولانا محمد صدیق ہزاروی نے انجام دیے۔

قاری محمد یوسف سیالوی ... قبلہ مفتی صاحب ... تھے۔ آپ ... پاکستان ... صورت میں ... ہے۔ اور قبلہ مفتی صاحب اپنی قبر میں بیٹھ کر خوش ہو رہے ہیں۔

جو خوشبو کے گلدستے آپ ... اپنی آنکھوں سے مشاہدہ ... ہیں۔ آج ان کی قبر پر ... پھول ... آپ کے ... ہیں کہ آپ نے ہمیں ... عظیم ... عطا فرمائی۔

ڈاکٹر شرف آصف جلالی

علم و عمل، لطف و تکلم پہ جس کے پیار آئے
ہے ابھی کل قبر میں ہم چھوڑ آئے

وہاں کرے تو جذبات میں نکھار آئے
قلم چلائے تو عقائد میں بہار آئے

پھر اک بار لٹا قافلہ محبت کا
پھر اک بار ہم الفت کی بازی ہار آئے

محسن اہل سنت مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ... آج ... تحریروں ... اور جہالت کے ... کا احساس ہونے لگا ہے یقینا ... محسوس ... ہے آج ہم ... محسن سے محروم ہو گئے جنہوں نے ... اہل سنت ... کر رکھا تھا

قبلہ مفتی اعظم پاکستان کی ساری زندگی ... تحقیق ... آپ ... تنظیم ... تنظیم المدارس اور ... جامعہ نظامیہ ... آپ نے ... ترقی اور ... ترقی ... آپ ... شوق ... تھی۔ ... آپ ... علم ...

... علم ... ہوتا ہے ... علم حیات ہے، علم نور ہے، علم تقویٰ ہے، ... علم سب کچھ ہے۔

تو علم حیات ہے تو جب حیات جسم سے نکل جائے تو جسم کو پتہ چلتا ہے کہ کچھ ہی کیا ... ہے ... فرمان ... کہ قدر حیات صرف ایک ... میں ... تھی بلکہ ... میں مفتی صاحب ... تھے ... کی وفات سے لاکھوں سینے مردہ ہو گئے ہیں۔ ... قبلہ مفتی صاحب کی وفات سے لاکھوں سینوں میں جہالت کے خطرات منڈلا رہے ہیں۔

مولانا عبد المالک ایم اے

بسم اللہ الرحمن الرحیم. انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء. قال ... سول اللہ اصحابہ هل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ ... اجود الناس الخ

محترم ... ہم سب سوگوار ہیں، آج تمام مدارس میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے، کیوں

ہوا ایک عالم ربانی ملت پاکستان کا آفتاب اس دنیا سے رحلت فرما گیا ہے آج ان کی رحلت سے ہر سو تاریکی چھائی ہوئی ہے [illegible] ﷺ [illegible] کے لئے ساری مخلوق استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں [illegible] مفتی صاحب کی رحلت پر سوگوار ہے۔

[illegible] کی وفات پر [illegible] ﷺ [illegible] سعد بن معاذ کی وفات پر [illegible] مفتی صاحب [illegible] مفتی صاحب کی [illegible] رکھتے تھے [illegible] ایک حسین مرقع تھے۔

[illegible] العلماء [illegible] مفتی صاحب کی زندگی [illegible] اور مفتی صاحب اپنے [illegible] ساتھیوں اور تحریک کی بدولت قیامت تک زندہ رہیں گے۔

صاحبزادہ فضل الرحمن اوکاڑوی

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی [illegible] مفتی صاحب کا اس دنیا سے رخصت ہونا پوری دنیائے اہلسنت کے لئے نقصان ہے۔

صاحبزادہ عبدالحق ظفر چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

اس پیار جو اہلحق کے لئے کٹ کر گیا ہے
چڑیوں کو بہت پیار تھا اس بوڑھے شجر سے

جنگل میں اس طرح سے اداسی لگی نہ تھی
اب کے کاروان [illegible] ساتھی بچھڑ گیا ہے

مفتی صاحب [illegible] حضرت علامہ [illegible] نے جہاں کہیں [illegible] وہاں پانی سبز ہو گیا [illegible] قبلہ مفتی صاحب ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

صاحبزادہ [illegible] رسول قادری صاحب [illegible]

[illegible]

مولانا سعید احمد اسعد صاحب فیصل آباد

[illegible]

حضرت علامہ مولانا سید عرفان شاہ مشہدی

[illegible] مفتی اعظم پاکستان کا انتقال پوری ملت اسلامیہ بالخصوص اہلسنت کا بہت [illegible] ہے۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ بڑی شدت سے محسوس ہو رہا ہے۔ [illegible] امام شافعی کے انتقال پر جو شعر کہا تھا آج میں وہ بیان کر رہا ہوں

[illegible] ایہا الصدر الرئیس — [illegible] العرس والعروس

حضور مفتی صاحب اس وقت پاکستان میں بلکہ پورے عالم اسلام میں [illegible]
علامہ فضل حق خیرآبادی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے وارث تھے۔ [illegible] عشق
مصطفیٰ سے معمور تھی۔ [illegible] حضرت مفتی صاحب نے [illegible] بزرگوں کی جانشینی کا حق ادا [illegible] آپ
تعلیم [illegible] آپ کی تدریس کا مقصود حقیقی عشق مصطفیٰ تھا۔
ہم سب [illegible] جب تک [illegible] جسموں میں روح موجود ہے ہم اس مشن
کو آگے بڑھاتے رہیں گے اور مشن کو کامیابی تک پہنچائیں گے۔

مولانا غلام محمد سیالوی صاحب

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب [illegible] دین کی
خدمت کی ہے [illegible] آپ [illegible] بھی [illegible] ہے۔
حضور مفتی صاحب [illegible]

صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری

حضرت قبلہ مفتی صاحب [illegible] عشق [illegible] ساری
زندگی [illegible] اسلام کی خدمت [illegible] حضرت [illegible] قرآنی [illegible] تھے چونکہ
حضور کے دست [illegible] ہو گئے تھے۔ یہی وہ عشق تھا جو مفتی اعظم پاکستان کے سینے میں کوٹ کوٹ
کر بھرا ہوا تھا۔ جس کی بنا پر [illegible] مفتی صاحب نے [illegible]

مولانا احمد علی قصوری

رہنماؤں [illegible] شخصیات [illegible] ہیں ان میں سے مفتی اعظم ایک ہیں
مفتی اعظم کی [illegible] اہل سنت [illegible] مسلک سے وابستگی ہے۔ آپ کی جبلت میں [illegible] جرات
تھی کہ کوئی بھی حاکم وقت آپ کے سامنے [illegible] حق بات [illegible]
ایک اعلیٰ وصف استقامت تھی۔ [illegible] کوئی شک نہیں کہ آپ [illegible] مشن کے وارث
اور [illegible] بھی ہیں۔

ان کی جدائی [illegible] اللہ [illegible]
قبلہ مفتی صاحب نے ہمیں تعلیم بھی دی اور تربیت بھی۔ آپ اہلسنت و جماعت کے
[illegible] مشن [illegible] آدمی [illegible] کوشش [illegible] آپ کی علامہ کاظمی
[illegible] خدمت میں حاضر ہو [illegible] مجھے [illegible] الفاظ [illegible] سند [illegible]
[illegible] سید احمد سعید کاظمی صاحب [illegible] فرمایا [illegible] آپ [illegible]
[illegible] آدمی نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپ نے فرمایا کہ
[illegible] محمد عبد القیوم ہزاروی ہیں

[illegible] سرفراز احمد نعیمی

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبد القیوم [illegible] اہل سنت [illegible] تھے [illegible]
[illegible] آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہیں [illegible] کامل شخصیت مفتی صاحب ہیں۔ آپ کے
[illegible] صلاحیت [illegible] وقت کے [illegible] ہوتے تھے۔ آپ [illegible] کرتے تھے کہ
مشن [illegible] قائم رہے [illegible] تحفظ کرنا ہماری
[illegible] ہوگی۔ [illegible] آپ کی [illegible] تھی کہ ہم سب مسلک کے
[illegible] اور اس [illegible] آپ نے [illegible] کیے ہیں

حاجی محمد حنیف طیب

مفتی اعظم پاکستان ہم سے رخصت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے
[illegible] مشن [illegible] آگے [illegible] توفیق عطا فرمائے [illegible] آپ کا نام وقار سے لیا جاتا ہے
[illegible] آپ سے ملاقات ہوئی سب [illegible] تاثرات کا اظہار کرتے تھے۔
منصب کا حاصل کرنا ایک [illegible] ہے اور منصب کو [illegible] اس پر برقرار رہنا اور
[illegible] کام کرنا [illegible] ہے [illegible] الحمد للہ قبلہ مفتی صاحب نے ساری زندگی مسلک حق
[illegible] کے لئے کام کیا۔

قاری [illegible]

مفتی صاحب سے جو محبت کی [illegible] اللہ تعالیٰ سے مفتی صاحب [illegible] حضرت علامہ [illegible] ہیں نظر آتے۔ [illegible] صاحب سے [illegible] مفتی صاحب سے [illegible] کی وفات سے اہلسنت و جماعت کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ ہر مسجد کے ساتھ مدرسہ اور شہر میں مدرسہ [illegible] جائے۔ حضرت مفتی صاحب کا مشن یہ ہے کہ علماء کی تربیت کی جائے۔

صاحبزادہ انوار الحق صاحب سرحد

ولی صفت ایک گھر کا ہوتا ہے، ولی صفت ایک [illegible] مفتی صاحب [illegible] زندگی میں اسلاف کی جھلک موجود تھی۔ [illegible] پیغام [illegible] کہ ہم جو بھی کام کریں [illegible] بلکہ مفتی صاحب [illegible] اللہ تعالیٰ مفتی صاحب [illegible] اور ان کے [illegible] جب آپ کی خدمت [illegible] تو آپ [illegible] کے [illegible] مسجد کے [illegible] آپ بہت بڑے عالم دین [illegible] اللہ ان کی برکات کو ہم پر ہمیشہ رکھے

حضرت صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی شاہ (ملتان)

مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ علامہ محمد عبد القیوم ہزاروی کی بارگاہ میں حاضری [illegible] کے لئے حاضر ہوتے [illegible] کا پتہ چلا تو [illegible]

حضرت مفتی صاحب کے انتقال سے اہلسنت و جماعت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ [illegible] مفتی صاحب کی وفات سے [illegible] تعزیت کریں تو کس سے کریں کیونکہ ہم سب ان [illegible] ہیں۔ [illegible] لیکن اس کے باوجود [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ اور [illegible] ان کے علاوہ [illegible] سب سے بڑی بات یہ ہے کہ [illegible]

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری (امیر عوامی تحریک پاکستان)

ہم [illegible] حضرت مفتی اعظم پاکستان [illegible] اہلسنت [illegible] مسلک اہلسنت [illegible] مفتی اعظم پاکستان [illegible] مفتی اعظم مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی [illegible] اور حضرت قبلہ مفتی [illegible] بھی قیامت تک اپنے اس عظیم کام کی وجہ سے زندہ رہیں گے۔

مفتی اعظم پاکستان نے ساری زندگی [illegible] کا قلع قمع کرنے میں گزاری۔

[illegible] مسلکی خدمات بے شمار ہیں۔

صاحبزادہ علامہ سید مظہر سعید کاظمی (امیر جماعت اہلسنت پاکستان)

حضرت [illegible] تنظیم المدارس [illegible] مرتبہ مجھے [illegible] خدمت [illegible] آپ کی [illegible]

کی ... کے دل میں ... کا کوئی ... وہ ... سنی رضوی مسلک حق کی ترویج کے لئے کام کرتے رہے اور اہلسنت کی خدمت کرتے رہے

آخر میں صاحبزادہ علامہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب نے حضور قبلہ مفتی اعظم پاکستان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی

* * * * * * * *

[illegible] اہل سنت شیخ الحدیث [illegible] مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ [illegible]

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی

کے عظیم سانحہ ارتحال پر صاحبزادگان مفتی اعظم علیہ الرحمہ، اور اساتذہ کرام و طلباء جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور و شیخوپورہ سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں رب کریم جل شانہ حضرت مفتی اعظم پاکستان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ سب کو ان کے عظیم مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غمزدگان

محمد اکرام اللہ بٹ	حافظ محمد نواز بشیر جلالی
حافظ محمد کاشف جمیل	حافظ محمد صدیق سعیدی
نثار احمد شاکر	حافظ محمد سجاد احمد ہریالوی

شیخ الاسلام مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ

کی خدمات دینیہ ہمیشہ یاد رہیں گی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ختم قل کی تقریب سے علماء کا خطاب

رپورٹ: محمد ندیم نقشبندی، محمد کاشف جمیل، محمد طاہر [illegible]

(شیخ العلماء ... اہل سنت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رسم قل ... جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ... ۲۹ اگست ... بروز ... بجے ... ہوئی جس میں ملک کے ... علماء و مشائخ ... اہل سنت ... شرکت کی۔)

اس ... میں ... علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی ... خدمات ... حضرت مفتی صاحب ... [illegible] ... آخری ... [illegible]

تقریب میں تلاوت ... حافظ محمد ... سعیدی صاحب ... جامعہ نظامیہ رضویہ ... تلاوت قاری ... [illegible] ... انگلینڈ نے پڑھی

تقریب میں زندگی کے مختلف طبقوں سے شرکت کرنے والوں میں سے چند نمایاں شخصیات میں سید ... حسین شاہ ... جماعت اہلسنت پاکستان، مفتی ... سابق ... جامعہ ... مانچسٹر انگلینڈ ... شیخ الحدیث علامہ محمد عبد ... قمر فریدی، میاں حامد حبیب ... [illegible]

سید ریاض الحسن قادری سہروردی [illegible] سلطان باہو۔ مفتی عبدالقیوم خان جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور۔ شیخ ڈاکٹر [illegible] (مصر)۔ علامہ حسنات احمد [illegible] جماعت اہلسنت ضلع لاہور۔ علامہ سید عبدالغفور شاہ [illegible] قادری [illegible] اوقاف [illegible] مولانا محمد [illegible] الکلینڈ قاری [illegible] سعیدی۔ مولانا محمد صدیق [illegible] محمد عمر اللہ [illegible] مولانا محمد [illegible] حسین [illegible] مولانا محمد [illegible] علامہ سید [illegible] مصطفیٰ شاہ [illegible] قادری [illegible] محمد قاسم [illegible] مفتی محمد [illegible] حسین [illegible] مولانا محمد شریف سعیدی [illegible] لاہور۔ مولانا [illegible] مولانا محمد [illegible] مرکزی [illegible] مولانا محمد [illegible] جامعہ [illegible] مولانا [illegible] قادری [illegible] اہلسنت [illegible] مولانا [illegible] جامعہ نعیمیہ لاہور۔ [illegible] مصطفیٰ جامعہ [illegible] مولانا محمد [illegible] چشتی [illegible] شاہ [illegible] قادری صاحب [illegible] محمد چشتی۔ مولانا محمد [illegible] محمد [illegible] نقشبندی [illegible] شریف۔ مولانا [illegible] محمد قادری [illegible] قاری [illegible] حسین سعیدی۔ مولانا حضرت [illegible] محمد اویس شاہ [illegible] خواجہ [illegible] حاجی [illegible] مولانا شریف [illegible] قادری [illegible] جامعہ قادریہ [illegible] مولانا [illegible] مہتمم [illegible] قادریہ بغدادیہ (مریدکے) [illegible] مہتمم [illegible] علامہ حاجی [illegible] صاحب [illegible] علامہ مفتی غلام محمد [illegible] مفتی [illegible] علی لاہور۔ علامہ حافظ [illegible] جامعہ نعیمیہ قادریہ [illegible] صاحبزادہ سید محمد [illegible] شاہ [illegible] شریف [illegible] قاری [illegible] احمد سعیدی خطیب جامع مسجد [illegible]

[illegible] قاضی محمد [illegible] خان [illegible] اوقاف لاہور۔ محمد ایوب گوہر [illegible] حاجی مولانا [illegible] علی [illegible] محمد شریف [illegible] محمد [illegible] حکیم محمد [illegible] ایوان [illegible] محمد یار [illegible] لاہور۔ مولانا [illegible] مرید [illegible] ماہنامہ [illegible] شریف [illegible] اقبال احمد فاروقی [illegible] مرکزی مجلس رضا لاہور۔ [illegible] علامہ محمد یونس صاحب [illegible] دیگر [illegible] شامل ہیں۔

تاثرات:

صدیث حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور

قال رسول اللہ ﷺ موت العالم موت العالم

مفتی صاحب [illegible] آپ [illegible] مفتی صاحب [illegible] مفتی عظیم پاکستان اعلیٰ حضرت نے مسلک کی [illegible] کام [illegible] مفتی صاحب کا خاصہ ہے۔

[illegible] وقت [illegible] مفتی [illegible] شیخ الاسلام [illegible] ہو گئے۔

[illegible] ان کی وفات پر [illegible] شیخ [illegible] اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے قائم کردہ [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] قائم [illegible] ترقی عطا فرمائے۔

مفتی محمد عبد القیوم خان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (محدث منہاج القرآن لاہور)

مفتی صاحب کے وصال پر جامعہ کے اساتذہ، طلباء اور [illegible] بھی [illegible] میں [illegible] ہے کہ [illegible] سب غمزدہ ہیں ہم سب قلب سے مغموم ہیں اور یہ [illegible] حیثیت [illegible] نہیں [illegible] جماعت سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] العلمکہ [illegible] مفتی صاحب کا [illegible] اللہ [illegible] شمال و شرق [illegible] سے [illegible] کو [illegible] تعریف [illegible] ہیں [illegible] تعریف نہیں [illegible] آپ کے شاگرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ [illegible] توفیق عطا فرمائے۔

سید ریاض الحسن قادری، (سلطان باہو)

کسی معاشرے [illegible] مفتی صاحب کا [illegible] تشریف لے جانا [illegible] ایک بہت بڑا سانحہ ہے جو انہوں نے [illegible] کسی سے پوشیدہ نہیں ان کے کام [illegible] رہے ہیں مثلاً [illegible] مولانا عبد الحکیم شرف قادری صاحب جیسی [illegible] ہیں انہوں نے ان کے علاوہ [illegible] ہم لوگ [illegible] کی [illegible] دیکھتے ہیں [illegible] اللہ کریم ان کو [illegible] رحمت فرمائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت کے بہت بڑے ولی تھے۔

میاں خالد حبیب الٰہی ایڈووکیٹ

ہمارے لئے [illegible] عالم کے [illegible] اسلامیہ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے کہ مفتی صاحب تشریف لے گئے یہ ایک [illegible] ہے [illegible] جس کو [illegible] نہیں جا سکتا ہم مفتی صاحب کے مشن کو جاری رکھنے کا عہد کرتے ہیں۔ مفتی صاحب میں حق گوئی [illegible] کی ایک صفت تھی جس کو انہوں نے [illegible] ہوتا ہے کہ حق گوئی [illegible] کو بچاتے ہیں۔ کسی [illegible] عہدے [illegible] سامنے حق گوئی سے اجتناب نہ کرتے۔

مفتی صاحب [illegible] اہلسنت کے لئے کام کرتے رہے اور آخری ایام میں انہوں نے [illegible] اللہ تعالیٰ ان کے مشن کو پورا کرے۔

مفتی محمد خان قادری، جامعہ اسلامیہ لاہور

مفتی صاحب قبلہ ہم سے جدا ہو گئے ہمیں ان کے مشن کو جاری رکھنا چاہیے [illegible] سے محبت کی [illegible] کے [illegible] ہیں اللہ تعالیٰ [illegible] ان کے مشن پر قائم رکھے۔ آمین

محترم شیخ سید حازم محمد احمد المحفوظ المصری (مصر)

انہوں نے کہا کہ میرے استاذ [illegible] شیخ مفتی محمد عبد القیوم [illegible] ہم سے [illegible] ہے کہ مفتی صاحب [illegible] انہوں نے کہا [illegible] مفتی صاحب کی [illegible] بڑی کتاب بھی [illegible] بھی کھولی ہے۔

علامہ مفتی محمد غلام سرور قادری

آج کی یہاں [illegible] کی تقریب میں انعقاد ہوا ہے حضرت مفتی صاحب کی شخصیت [illegible] جامع شخصیت تھی کہ ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہے [illegible] اگر ان پر کوئی کتاب لکھی گئی تو میرے پاس ان کی بہت سی خوبیاں ہیں جنہیں بیان [illegible] سکتا ہے۔

موت العالم مصيبة لا تجبر ۔ یقیناً مفتی صاحب کی [illegible] والا صفات ہم سب [illegible] بہت [illegible] چھوڑ گئی ہے۔ [illegible] ان کا خاصہ ہے۔ [illegible] افسوس کریں کم ہے۔ سوائے صبر کے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

حضرت علامہ مولانا ظفر محمود فراشتی (انگلینڈ)

انما يخشى الله من عباده العلماء ہماری خوش بختی ہے کہ ہم ایسے عالم

دین کی بہت بڑی خدمت [illegible] ایک مجلس [illegible]
تو مسلک اور متحد ہونے کے بارے میں جامعہ نظامیہ رضویہ تنظیم المدارس کے لئے [illegible] کہتے
تھے کہ اگر آپ جیسے دو آدمی اور پیدا ہوں تو ہم پورے ملک میں انقلاب برپا کر دیں۔ انہوں نے کہا
کہ اگر حکومت سے [illegible] تو مفتی صاحب کے تلامذہ تمہارے ناپاک
عزائم کو جوتوں کی نوک پر مار دیں گے۔

مفتی صاحب [illegible] اللہ [illegible] مجھے آپ سے عشق [illegible]

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
ہے وہ پھول جو صحرا کو گلشن بنا دے

سید طاہر رضا بخاری (ڈائریکٹر محکمہ اوقاف)

[illegible] حضرت مفتی صاحب کی [illegible] محبت
وعقیدت کی محفل ہے [illegible] کثیر تعداد [illegible] قبلہ مفتی صاحب سے [illegible]
[illegible] تجلیات [illegible] حضرت داتا گنج بخش [illegible]
قیام تھا اس کے بعد مفتی صاحب اپنی تدریسی مصروفیات کو چھوڑ کر [illegible] تشریف لاتے
تھے جب بھی [illegible] مجھے [illegible] کی عزت و تکریم [illegible]
ہماری کوتاہیاں معاف فرمائے [illegible] شیخ حسین بخاری صاحب
نے بھی تائید کی

سید وجاہت رسول قادری (ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

ورفعنا لک ذکرک [illegible]
علامہ شرف قادری صاحب [illegible] قبلہ مفتی اعظم پاکستان [illegible] صاحب [illegible]
حضرت مفتی صاحب کی [illegible] بیان
نہیں کر سکتا صرف ایک خوبی بیان [illegible] اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے متعلق ارشاد فرمایا ورفعنا
لک ذکرک ہم نے تمہارا ذکر [illegible]

اب جو بھی نبی کریم ﷺ کا عاشق صادق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر بھی حضور علیہ السلام
کے صدقے سے بلند کر دیتا ہے۔

حضور کا فرمان ہے کہ [illegible] علماء انبیاء کے وارث ہیں [illegible] آپ کے
[illegible] کا ذکر بلند ہوتا ہے [illegible] حیوانات [illegible] ذکر کرتے ہیں آپ بھی ان
میں سے [illegible] چہرے کو [illegible] علم و عمل میں اسوہ حسنہ کا
[illegible] آپ [illegible] چہرے کو [illegible] آپ نے بھی زیارت کی [illegible] زیارت کی
[illegible] چہرہ [illegible] اللہ ان کی قبر پر [illegible] رحمت نازل فرمائے

سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

آج [illegible] مفتی صاحب کی رحلت پر [illegible] مفتی صاحب ہم میں
[illegible] فیض جاری ہے

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مرد کوہستانی

[illegible] کی مطابقت مجھے مفتی صاحب کی ذات میں نظر آئی۔

مفتی صاحب کھلے میدانوں میں [illegible] تنگ گلیوں میں آئے اور بتایا کہ
[illegible] کو آسان بھی کیا جا سکتا ہے۔ [illegible] اس کو گلشن کر رکھا ہے۔

مفتی صاحب مدرس تھے، عالم تھے، محقق تھے [illegible] شناس تھے۔

مفتی صاحب نے [illegible] بھی کیں [illegible]
[illegible] مفتی صاحب کا [illegible] مفتی صاحب نے بڑی عقیدت سے زندگی گزاری۔ اگر کسی نے
جینا سیکھنا ہے تو مفتی صاحب سے سیکھے۔ مفتی صاحب نے [illegible] اعلیٰ حضرت کے مسلک
[illegible] مفتی اعظم پاکستان زندہ باد

آخر میں [illegible] قاری سید صداقت علی نے پڑھا [illegible] حضرت علامہ
سید محمود شاہ صاحب نے فرمائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرنہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود
بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

تحریر: شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت [illegible] ایک وقت کی [illegible] ہیں اور اپنے درخشاں کارنامے ہمیشہ کے لئے صفحہ تاریخ پر رقم کر جاتے ہیں۔

ان کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ وہ اپنی ذات میں ایک [illegible] تھے بلکہ وہ کئی اداروں کا مجموعہ تھے۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ کے ناظم اعلیٰ تھے، پاکستان بھر کے مدارس اہلسنت کی تنظیم، تنظیم المدارس کے طویل عرصہ تک ناظم اعلیٰ رہے اور اب اس کے صدر تھے، جماعت اہلسنت کی سپریم کونسل کے رکن تھے اور [illegible] کے سربراہ تھے پھر کیا مجال کہ کسی ادارے کا کام ادھورا رہ جائے، جس کام میں ہاتھ ڈالتے تھے اس کے لئے اپنی توانائیاں صرف کر دیتے تھے [illegible] کے ممبر [illegible] کے ممبر تھے، جہاں کہیں اہلسنت و جماعت کے کوئی عالم فوت ہو جاتے ان کے جنازے میں شرکت یقینی [illegible] ان سب کاموں اور سرکاری میٹنگوں میں شریک ہونے کے باوجود مسند تدریس پر حاضر رہتے اور دوسرے مدرسین جتنے اسباق [illegible] ان سے کچھ زیادہ ہی پڑھاتے۔ غرض یہ کہ وہ علم و تعلیم میں فنا تھے، مسلک اہل سنت و جماعت کے لئے دنیا کے آخری کنارے تک جانے کے لئے تیار رہتے تھے۔ انہیں جبل استقامت کہیں تو بجا ہے [illegible] کہیں تو درست ہے [illegible] ولا یخشون احدا الا اللہ اور لایخافون لومۃ لائم کا صحیح مصداق تھے۔

فقیر تقریباً دو سال [illegible] طالب علمی میں اور مجموعی طور پر اکتیس سال [illegible] تدریس میں [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ میں مفتی صاحب کے زیر سایہ رہا [illegible] تھا تو کیا

مرا نور بصیرت عام کر دے

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند و بالا جگہ عطا فرمائے اور ان کے قائم کردہ ادارے قیامت تک شاد و آباد رہیں اور ان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں یعنی اپنے [illegible] کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ عظیم حادثہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

جب تک [illegible] ہیں موت کے منتظر
اچانک تیری موت نے سب کو رلا دیا

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کا سانحہ ارتحال

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے انتقال پر ملال پر ان کے صاحبزادگان، پسماندگان، اساتذہ کرام اور طلباء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور قبلہ مفتی اعظم پاکستان کے فیضان کو جاری و ساری فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

غمزدگان!

محمد طاہر سیالوی، شمس العلوم کراچی۔ محمد ندیم نقشبندی، جامعہ نقشبندیہ سیدو شریف

سید غلام مصطفیٰ شاہ ریاض البخاری جامعہ نظامیہ شیخوپورہ

پیکر علم و عمل شخصیت

استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: حضرت علامہ مولانا محمد [illegible] قصوری مدظلہ العالی

علوم و فنون اسلامیہ میں تاریخ [illegible] بہت [illegible] حاصل ہے [illegible] ہے جس کا [illegible] [illegible] تاریخ [illegible] [illegible]

[illegible] ہیں

دیگر موضوعات کو چھوڑ [illegible] صرف [illegible] تاریخ [illegible] [illegible] کتابیں معرض وجود میں آ چکی ہیں [illegible] [illegible] [illegible]

آج ہمیں ہزاروں سال پہلے [illegible] انسان [illegible] حوال و آثار اور کیفیات پر آگاہی حاصل ہو سکتی ہے جنہیں ہم نے دیکھا تک نہیں [illegible] [illegible] اس کی داستان اور اس کی کہانی سے آگاہ کریں؟

اس کا مختصر سا تو یہی جواب ہے کہ ان کے کارنامے [illegible] کی تشہیر ہوئی [illegible] صرف [illegible] مقبولیت [illegible] آواز سے گم گشتگان راہ صراط مستقیم پر گامزن ہو [illegible] ان کی خدمات کے معترف ہوئے یہاں تک کہ آفاق میں بلند تر مقام نصیب ہوا

[illegible] شخصیات کی فہرست بڑی طویل ہے عصر حاضر میں [illegible] [illegible] شہرت پر آفتاب [illegible] [illegible] اس مختصر [illegible] عظیم شخصیت [illegible] [illegible] حضرت علامہ مولانا [illegible] [illegible] [illegible]

ولادت، تعلیم و تربیت

[illegible] مفتی محمد عبدالقیوم [illegible] اہل علم و فضل خاندان [illegible] [illegible] [illegible] جاری [illegible]

آپ ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ / [illegible] ۱۹۳۳ء کو بمقام [illegible] [illegible] شخصیت حضرت [illegible] ہزاروی کے ہاں [illegible] [illegible] اپنے گھر [illegible] جاری رکھی [illegible] بھائی محمد عبداللہ [illegible] [illegible] [illegible] پڑھوں گا۔

بس پھر ہم دونوں کو دینی تعلیم کے لیے وقف کر دیا گیا آپ فرماتے تھے کہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میری عمر سات آٹھ برس ہوگی کہ مجھے والد محترم نے [illegible] شریف ضلع گجرات کے ایک دینی مدرسے میں داخل کرا دیا [illegible] مدرسہ حضرت [illegible] صاحب نے قائم کر رکھا تھا [illegible] علم [illegible] [illegible] رہے پڑھاتے تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی [illegible] شریف کے علاوہ پاکستان کے متعدد دینی اداروں میں کسب علم کرتے ہوئے مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور سے ۱۹۵۵ء میں سند فراغت حاصل کی بعد ازاں آپ کا دورہ حدیث حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں فیصل آباد لے گیا۔ چنانچہ ۱۹۵۶ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے سند حدیث اور دستار فضیلت حاصل کی۔

مرکزی دار العلوم حزب الاحناف میں آپ کی دستار بندی کے مبارک موقع پر جگر گوشہ اعلیٰحضرت کے علاوہ حضرت محدث اعظم [illegible] حضرت علامہ ابوالحسنات قادری [illegible] غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی اور مناظر اسلام حضرت علامہ ابوالحقائق عبدالغفور ہزاروی رحمہم اللہ تعالیٰ بھی موجود تھے۔

آپ کے جلیل القدر اساتذہ کرام:۔

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جن اساطین علم وفن کے حضور زانوئے تلمذ طے کیا ان میں اکابر اساتذہ کے اسمائے گرامی درج کیے جاتے ہیں تا کہ ایک نظر سے ہی معلوم ہو جائے کہ آپ کی فراست و بصیرت کتنی عظیم اور بلند مرتبت ہستیوں کی مرہون منت ہے

☆ ... حضرت مولانا علامہ عبدالشکور صاحب ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ (والد ماجد)

☆ حضرت مولانا علامہ محبوب الرحمٰن ہزاروی (چچا جان) ☆ حضرت مولانا علامہ محمد

علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ☆ حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ صاحب ☆ حضرت مولانا علامہ [illegible] رضوی صاحب شارح بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ ☆ محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رضوی

☆ [illegible] مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری [illegible] خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ [illegible] میں آپ نے حضرت محدث اعظم پاکستان کے دست [illegible] بیعت کا شرف حاصل کیا۔

عملی زندگی کا آغاز

[illegible] حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ابھی دار العلوم حزب الاحناف میں دورہ حدیث [illegible] کر ہی رہے تھے کہ حضرت مولانا [illegible] علامہ مفتی محمد [illegible] شرقی [illegible] قصور کے لیے کسی قابل مدرس کی تلاش میں حزب الاحناف آئے تو مفتی اعظم پاکستان [illegible] سے [illegible] کر [illegible] جامعہ حنفیہ قصور کے لیے ایک قابل مدرس کی [illegible] چنانچہ قبلہ سید صاحب نے آپ کو ان کے ہمراہ تدریس کے لیے [illegible] جہاں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی [illegible] محنت شاقہ اور پوری لگن سے پڑھانا شروع کیا چونکہ آپ نے ہر فن کو انتہائی محنت و شوق سے حاصل کیا تھا اس لیے تدریس کے معاملہ میں آپ کو کسی وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا تھا [illegible] بائیس (۲۲) سال کی تدریس آپ کے [illegible] کی کثرت نے آپ کو [illegible] چنانچہ علالت کے وقت آپ کو ایک سال بعد کر [illegible] جب [illegible] تو حضرت محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں فیصل آباد حاضری دی تو انہیں کے ارشاد پر آپ سعدی فیصل [illegible] میں امامت و خطابت کے فرائض سر انجام دینے لگے مگر قدرت نے آپ سے عظیم تر [illegible] لینا تھا لہٰذا جلد ہی حضرت مولانا [illegible] مہتمم مدرسہ [illegible] رضویہ [illegible] مدرس کے لیے [illegible] حضرت محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو [illegible] سے موصوف نے آپ کو [illegible] کے لیے حاصل کر لیا۔

[illegible] کی [illegible] تعلیمات کے وقت بھی آپ نے مدرسہ [illegible]

[illegible] کا [illegible] تھا کہ آپ نے استاذ گرامی حضرت مولانا [illegible] رضوی
سے جامع مسجد [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ کی بنیاد رکھنے کی
[illegible] کے لئے حضرت محدث اعظم پاکستان سے [illegible] حضرت
محدث اعظم پاکستان [illegible]
[illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible]
[illegible] کی سعادت [illegible] گئی۔

لاہور تشریف آوری:

حضرت قبلہ مفتی محمد عبد القیوم [illegible] سے پہلے لاہور تشریف آوری کی
[illegible] حضرت علامہ [illegible] رضوی صاحب [illegible]
[illegible] آپ نے حضرت محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں [illegible]
تحریک [illegible] مولانا مفتی محمد عبد القیوم [illegible]
[illegible] چنانچہ محدث اعظم پاکستان [illegible] جامعہ
نظامیہ رضویہ [illegible]
[illegible] کی طرح اس میں بھی خوب محنت سے حصہ لیا۔

[illegible] برداشت کرنے کی طرح [illegible] لاہور [illegible]
سال تک [illegible] کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی بنیاد شوال المکرم [illegible] ھ/مئی ۱۹۵۶ء [illegible] مسجد
[illegible] میں بے سروسامانی کے عالم میں رکھی گئی۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد
سردار احمد رضوی چشتی [illegible] شریف کے [illegible] حضرت [illegible] علامہ [illegible] رسول
رضوی صاحب [illegible] حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی مدرس و ناظم مقرر ہوئے

[illegible]
[illegible] ۱۹۶۲ء کو حضرت محدث اعظم پاکستان وصال فرما گئے وصال کے بعد جامعہ رضویہ
[illegible] فیصل آباد میں حدیث [illegible] ﷺ [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible]
[illegible] کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر آ پڑی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] حضرت مفتی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
مرتب کردہ کتاب "جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible]" کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے

تحریکی خدمات

حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم [illegible] مدظلہ [illegible]
حیثیت [illegible] آپ کی نگاہ کی بصیرت [illegible]
[illegible]
[illegible] تحریک [illegible] آپ کی خدمات [illegible] نظام مصطفیٰ
[illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible]
[illegible] مرتب [illegible] کتاب "تحریک
نظام مصطفیٰ میں جامعہ نظامیہ رضویہ کا [illegible] حق ہے [illegible] آپ کی سرپرستی میں جامعہ

کے مدرسین وطلباء سے حسن و مروت جانثاری وفداکاری کا مظاہرہ، نیز بھٹو شاہی دور میں کے غنڈوں کی گولیوں اور آنسو گیس کی بارش سے زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہوئے۔ یہ واقعات ان تصویروں میں شہادتیں اور قلمی روداد کی تفصیل جو آگے پیش کی جاتی ہے۔

ایک سے بڑھ کر:

یوں تو قبلہ مفتی صاحب سب سے [illegible] حیثیت سے [illegible] ہیں لیکن اس [illegible] الغرض کتابی صورت میں [illegible] جاری ہے مگر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا معرض وجود میں آنا آپ کا وہ عظیم شاہکار ہے جس سے پورے پاکستان میں مدارس دینیہ ایک مرکز سے وابستہ اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھنے والے مدارس ایک پلیٹ فارم پر جمع ہیں جبکہ علماء حضرات نے اسے "تنظیم المدارس اہل سنت" کہا۔ چنانچہ یہی تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی ایک حیثیت کو درست تسلیم کی جا چکی ہے جس کی اسناد کی بدولت اعلیٰ کی تعلیم یافتہ ہو کر جو فارغ التحصیل علماء ہیں، انہیں تنظیم المدارس کی سند نے اور ذوق میں جگہ دی، سکولوں اور کالجوں حتیٰ کہ فوج میں بھی تنظیم کے سند یافتہ علماء کرام خدمات انجام دے رہے ہیں، قومی و صوبائی اسمبلیوں میں بھی اس کی سند سے متعدد ممبران کو پہنچایا۔ ان تمام امور میں کامیابی کا کریڈٹ حضرت قبلہ مفتی کی ذات ستودہ صفات کو جاتا ہے۔

بحیثیت منتظم اعلیٰ

حضرت قبلہ مفتی صاحب ان گنت اوصاف حمیدہ و کمالات جمیلہ سے مرصع تھے۔ آپ کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے نظام و انصرام میں بڑی دور اندیشی اور مہارت تامہ سے کام لیتے رہے۔ انتظامی امور میں ہر ایک شعبہ کے جو صاحب منتخب کئے، ہر شعبہ کو خوش اسلوبی سے چلانے کی مکمل ذمہ داری [illegible] حضرت مولانا غلام [illegible] صاحب [illegible] شعبہ [illegible] تعلقات عامہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ حضرت مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی

جب ناظم تعلیمات جامعہ ہونے کی حیثیت سے بڑے احسن طریقے میں آپ کی معاونت کرتے رہے، جامعہ کے مدرسین و اساتذہ کرام پر مفتی صاحب کو اتنا اعتماد تھا کہ شاذ و نادر ہی کسی مدرس [illegible] ان کے اسباق جا کر چیک کرتے، یہی وجہ ہے کہ اساتذہ کرام بڑی جانفشانی اور محنت سے تدریسی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جامعہ کے اساتذہ کرام بھی حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں یہی وجہ تھی کہ حضرت مفتی صاحب جیسی عظیم ہستی کے جامعہ کے داخلی و بیرونی معاملات کو سرانجام دیتے رہے ہیں۔ خوش بخت ہیں وہ حضرات جنہیں ایسے کریم النفس سرپرست نصیب ہوئے۔ خوش نصیبی ہے ناظم اعلیٰ کی جنہیں ایسے رفقاء مدرسین کی برکت سے بھی جس کا نام جامعہ کی محنت سے آسمان علم و ادب پر چمک رہا ہے۔

جامعہ کی ترقی کا راز

جہاں تک میں سمجھتا ہوں جامعہ نظامیہ رضویہ کی شہرہ آفاق شہرت کا باعث حضرت مفتی صاحب کا [illegible] خداوندی پر کامل توکل اور نبی کریم ﷺ کی نگاہ رحمت پر بھروسہ رکھنے کے ساتھ ساتھ [illegible] تدریس سے عشق، اسباق سے محبت تھی، آپ کو اسباق سے والہانہ شغف [illegible] سینکڑوں میل کا سفر کیوں نہ طے کیا ہو رات بھر کی بیداری اور سفر کی تھکان آپ کے محبوب ترین مشغلہ "اسباق" کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکی۔ ادھر اسباق کا ہجوم، ایک طرف ایک چھوٹی جماعت کو پڑھا رہے ہوتے تو دوسری طرف دورہ حدیث شریف کے طلباء کی تسلی و تشفی بھی کی جا رہی ہے۔ آخر [illegible] درس حدیث تو آپ کی روح کی غذا تھی۔ طلباء سے بے پناہ شفقت، پیار اور محبت جو خاصان خدا کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے یہی حضرت مفتی صاحب کا خاصہ تھا مدرسین کرام کے دکھ درد، خوشی غمی میں ایک سرپرست، مخلص و شفیق دوست کی طرح شریک ہوتے دراصل جامعہ کی ترقی کا یہی راز ہے اگر مدارس اہل سنت کے مہتمم و ناظم حضرات بھی اس روش اور طریقہ کو اپنا لیں تو بڑی حد تک وہ مقاصد حسنہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

جسمانی و روحانی اولاد

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے چار صاحبزادے [illegible] ترتیب وار یہ ہیں: محترم جناب صاحبزادہ [illegible] محمد صاحب، مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب، مولانا حافظ قاری محمد مجتبیٰ صاحب [illegible] مولانا حافظ قاری [illegible] صاحب [illegible] مفتی اعظم [illegible] اور [illegible] آپ سے [illegible] تحقیقی [illegible] خدمات کے باعث ملک گیر شہرت کے مالک ہیں۔

☆ حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب [illegible] حضرت [illegible] علامہ [illegible] صاحب [illegible] حضرت مولانا [illegible] ناظم تعلیمات جامعہ [illegible] رضویہ [illegible] حضرت [illegible] صاحب [illegible] حضرت مولانا [illegible] قاری محمد [illegible] صاحب [illegible] حضرت مولانا ریاض احمد [illegible] حضرت مولانا حافظ قاری [illegible] جمشید احمد صاحب [illegible] مولانا ابوسعید [illegible] مولانا محمد [illegible] محمد یعقوب رضوی [illegible] مولانا محمد [illegible] محمد قادری ☆ حضرت مولانا مفتی محمد نور [illegible] القادری صاحب [illegible]

غرض پاکستان میں [illegible] آپ سے [illegible] تلامذہ [illegible] درس و تدریس میں معروف عمل ہیں [illegible] آپ کے تلامذہ [illegible] کی خدمت میں تبلیغ و اشاعت [illegible] ہیں۔

تصنیف

آپ کی مصروفیت کو دیکھتے ہوئے کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ آپ قرطاس و قلم کے لئے بھی وقت نکال سکیں گے مگر [illegible] کی عنایات کے باعث آپ نے [illegible] کثیر تعداد میں فتاویٰ جاری کرنے کے علاوہ آپ نے [illegible] علمی و تحقیقی [illegible] تصنیفات [illegible] ہیں۔

☆ [illegible] (عربی) پاکستان، بھارت اور ترکی سے شائع ہو چکا ہے۔

☆ [illegible] پاکستان [illegible] شریف سے جاری [illegible] حضرت سے [illegible] شائع ہو رہی ہے۔

☆ علمی مقالات (مطبوعہ) [illegible] حدیث [illegible]

☆ [illegible] رسائل (عربی) [illegible] شامل ہے۔

☆ ...امام اعظم کے اجتہادی قواعد و اصول

[illegible] مذکورہ کے علاوہ کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں بہت سے مقالات علمی رسائل و جرائد [illegible] چکے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ کی اشاعت:

قارئین کرام! حضرت مفتی صاحب کی کس کس بات کو پیش کروں آپ کی ہر بات [illegible] "فتاویٰ رضویہ" کی خدمت اور [illegible] خدمات کا سرانجام پانا فضل ایزدی کا ظہور ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے اس کا تو ارشاد ہے۔

نرفع درجات من نشاء وفوق کل ذی علم علیم

ترجمہ: ہم جس کے لئے چاہتے ہیں اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے سے بڑھ کر علم والا ہے چنانچہ جن خواص کے مدارج میں اللہ تعالیٰ نے رفعت و بلندی ودیعت فرمائی

ہے یقیناً آپ کی یہ کاوش خدمت میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ شامل ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی علم و عمل رہا۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ کی ذات ستودہ صفات و تصنیف عالم اسلام میں مقبولیت میسر ہے جیسے ہی جب فتاویٰ میں فتاویٰ رضویہ کو فوقیت حاصل ہے جو پہلے بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل تھا جسے حضرت مفتی صاحب نے جدید دور کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے عربی، فارسی عبارات کے اردو ترجمہ اور حوالہ جات کی تخریج کی طرح ڈالی اور اس کی خوبصورت شکل میں اشاعت کا اہتمام کیا [illegible] جس کی تیس ۳۰ جلدیں شائع ہو [illegible] عالم اسلام سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں حضرت مفتی صاحب کا یہ ایسا کارنامہ ہے جس پر آنے والی نسلیں فخر کریں گی۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

ایں سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

وفات:

حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم پاکستان مورخہ ۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء بروز منگل بعد از نماز مغرب اپنے خالق حقیقی سے جا ملے [illegible] بروز بدھ ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ ۲۷ اگست ۲۰۰۳ء [illegible] بادشاہی مسجد لاہور میں پاکستان بھر سے [illegible] علماء و مشائخ پاکستان کے علاوہ ہزاروں لوگوں نے مولانا شاہ احمد نورانی کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی جبکہ [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ میں [illegible] ہزاروں لوگوں نے حضرت سید حسین الدین شاہ صاحب کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی اور بعد از نماز عصر آپ کو جامع مسجد کے جنوبی مینار کے زیر سایہ سپرد خاک کر دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

مولانا الإمام المفتي عبدالقيوم الهزاروي كما عرفته

دكتور حازم محمد أحمد عبدالرحيم محفوظ (مصر)
استاذ شعبة اردو جامعة ازهر شريف قاهرة، مصر

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على أشرف المرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد فقد تلقيت ببالغ الأسى نبأ رحيل مولانا الإمام المفتي عبدالقيوم الهزاروي رحمه الله تعالى، وكان هذا نبأ [illegible] صدمة عظيمة لكثير من [illegible] وكيف لا، وقد فقدت باكستان والعالم الإسلامي كله [illegible] الأعلام الذي قل أن يوجد مثله في هذا الزمان، وفقدت [illegible] [illegible] على الدراسات الرضوية دون منازع.

عرفت مولانا الإمام المفتي عبدالقيوم الهزاروي رحمه الله في عام [illegible] أستاذ العربية في جامعة [illegible] من الاحتفال بالمولد النبوي الشريف، والتقى بالعديد من [illegible] العرب، ودارت بينهم أحاديث ذات شجون.

ثم توالت اللقاءات [illegible] في كل لقاء [illegible] استزيد منه علما وفضلا وما [illegible] إلا ورأيته يقف ترحيبا [illegible] ويأمر بإحضار الطعام والفاكهة و

عبر عنه في كرم تميزت به شخصيته الإنسانية.

و حين علم بأن جامعة بهاء الدين زكريا ... [illegible] ... عن طريق أستاذي مولانا

عبد الحكيم شرف القادري عليه رحمة الله تعالى ... [illegible] ...

النظامية الرضوية ... [illegible] ... العربية ... [illegible] ...

... [illegible] ...

وصلا بها استطرد له في القيام بجمع و تحقيق أشعار مولانا الإمام الأكبر أحمد

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... مع مولانا

عبد الحكيم شرف القادري في طبعه و نشره. (١)

و حين رحل الرحيل إلى مصر و ودعه و داعا حارا. و حين قدمت عام

... [illegible] ... الإمام أحمد رضا

... [illegible] ... مولانا السيد ... [illegible] ... القادري

و ... [illegible] ... مركز العالمي

لبحوث الإمام أحمد رضا القادري إضافة إلى ... [illegible] ...

إلى ... [illegible] ... الإمام ... [illegible] ...

و ... [illegible] ... مركز بحوث الإمام أحمد رضا

القادري ... [illegible] ... الجامعة النظامية الرضوية ...

... [illegible] ... جمع و تحقيق ديوان ... [illegible] ...

العرب مولانا الإمام الأكبر المجدد ... [illegible] ... مصر ...

المغفور له و كم كان حريصا على تشجيع تلاميذه و تقديم يد العون لهم.

و أذكر ... [illegible] ... شهادة الدرس النظامي في احتفالية كبيرة

... [illegible] ... الجامعة النظامية الرضوية ... [illegible] ...

بين ... [illegible] ... و الأخر و ... [illegible] ... بالقاهرة ... [illegible] ...

... [illegible] ... الجامعة و ... [illegible] ... شهادة

... من النظامي ... [illegible] ...

و حين عرضت على المغفور له البحث الذي اثبت ... [illegible] ... في مؤتمر

مركز العالمي بحوث الإمام أحمد رضا القادري و عنوان الإمام الأكبر المجدد و

... [illegible] ... كثير و ... [illegible] ... الجامعة النظامية الرضوية بطبعة ...

... [illegible] ... القاهرة ... [illegible] ... أيام ... [illegible] ...

... [illegible] ... و ... [illegible] ... المؤلف ...

... [illegible] ... الإمام الأكبر المجدد أحمد رضا القادري ... كل ...

من نشر الدراسات الرضوية باللغة العربية.

... [illegible] ... الإمام الأكبر

المجدد أحمد رضا القادري.

و إلى جانب ... [illegible] ... العديد من الكتب العربية

... [illegible] ... الأكبر المجدد ... [illegible] ... العديد من النسخ في القاهرة ...

... [illegible] ... من كتاب ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... كتاب ... [illegible] ... في حكم قرطاس

... [illegible] ... كتاب ... [illegible] ... إلى ... [illegible] ... مولانا

... [illegible] ...

و ... [illegible] ... "العطايا النبوية في الفتاوى

الرضوية". و أذكر ... [illegible] ... النسخ المطبوعة من هذه

الموسوعة ... [illegible] ... من الأعداد ... [illegible] ...

... [illegible] ... الرابع العشرين ... [illegible] ...

من بعض هذه الأعداد إلى مكتبات مصر ... [illegible] ...

إن اهتمام المغفور له بنشر الكتاب يعد من مآثره الخالدة ... [illegible] ...

الأعظم صلى الله عليه وسلم العلم النافع ... [illegible] ... إلى يوم القيامة.

هذه و ذكر حين قدم وفد الأزهر الشريف في ... من عام ... إلى كراتشي و لاهور و [illegible] شريف، التقى المغفور له بوفد الأزهر الشريف في كراتشي حسب ... في ... ميلاد النبي ... المدعوة ... الجامعة النظامية في ... حسب ... فضيلة ... الصحافة ... حين قدم ... إلى ... حسب ... وفد الأزهر ... في ... مولانا ... الأزهر ... الجامعة ... هما الإمام ... عبد ... المحدثين ... الإمام الهزاروي ... الأزهر إلى ... الجامعة ... [illegible] ... الجامعة ... الجامعة و ... وفد الأزهر ... و الدكتور ... الأزهر الشريف و هو الشيخ محمود ... و هو ... المغفور له " بارك الله ... و ... في ... "

و ... [illegible] ... في هذه ... و كل ... المغفور له، وقد ... ثلاث ... من العدد رقم ٢٢٩ من ... "الأمة" ... ٢٠٠٧ ... من دبي ... مقال من كتاب ... و ... التقى بالمغفور له و ... منهم ... أن ... هذه ... و ... عن ... و ... الكبير و ... في ... الإمام ... و ... القادري في كراتشي ... كثير و ... الى لاهور ... مولانا السيد و ... القادري بالأشرف المجموع الغفيرة في صلاة الجنازة.

و ... لا شك فيه أن رحيل المغفور له ترك فراغا لا يمكن لغيره أن يقوم به

... الأمين في ... الأعلام ... المغفور له و ... التي ... المغفور له.

... الله المغفور له مولانا الإمام المفتي عبد القيوم الهزاروي ... الله ... و ... المؤمنين و ... كبير. و ... بعض أبيات ... مناسبة في ... المغفور له.

إلى مولانا الإمام المفتي عبد القيوم الهزاروي

... [illegible] ...	... [illegible] ...
كيف ...	...
...	...
...	... (١)
... الجامعة ...	... (٣)
...	... الكرام
...	... بالإمام
...	... الإمام

(١) ... إلى ... الإمام المفتي عبد القيوم الهزاروي ... الأعلام لتحقيق الأعلام لضرورة الشعر.

(٢) الإشارة إلى ...

(٣) الإشارة إلى الجامعة النظامية الرضوية.

☆☆☆☆☆☆☆

آہ! مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: حافظ محمد سعد اللہ [illegible] لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

"کل من علیہا فان ☆ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ☆"

(سورۃ رحمٰن ۲۶ تا ۲۷)

کی قرآنی [illegible] حقیقت کے مطابق اس فانی دنیا میں جو آیا ہے اور [illegible] ہے [illegible] جس کا ایک وقت میں طوطی بولتا تھا اور چار دانگ عالم میں جن کی شہرت کا ڈنکا بجتا تھا مگر آج بقول شاعر صورت حال ہے کہ

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے
نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

چنانچہ بہت سی حقیقتیں ہیں جن کے جھٹلانے والے یہاں موجود ہیں مگر موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا اعتراف ہر مذہب ہر مسلک اور سوچ و فکر نے [illegible] کیا ہے۔

تاہم یہ بھی ایک واضح حقیقت اور تاریخی مشاہدہ ہے کہ کچھ عالی ہمت، اولوالعزم، بلند حوصلہ اور سعادت مند لوگ اپنے حسن سیرت، مکارم اخلاق، عظمت کردار، اطاعت و بندگی، زہد و تقویٰ، اللہ و رسول اللہ ﷺ سے اخلاص، بے لوث دینی و ملی خدمات، امانت و دیانت [illegible] افکار و نظریات اور مشن سے سچی وابستگی، مسلسل جدوجہد و انتھک محنت اور خلوص و محبت جیسے لازوال اور انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں کہ وہ تو منوں مٹی میں چلے جاتے ہیں مگر اپنے کارناموں، قوم و ملک کے لئے ایثار و قربانی، دین اسلام کے لئے مثالی خدمات کے باعث ان کا

ہمیشہ زندہ رہتا ہے [illegible] کی کہ اس فلسفے کو عربی شاعر احمد شوقی نے خوب بیان کرتے ہیں۔

الناس صنفان موتی فی حیاتہم والآخرون ببطن الارض احیاء

(لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم تو وہ ہے جو اپنی زندگی میں ہی چلتے پھرتے مردوں کی سی ہیں جبکہ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو زمین کے پیٹ میں جا کر بھی زندہ رہتے ہیں)

جبکہ صوفی شاعر حضرت وارث شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حقیقت کو [illegible] فرمایا ہے

وارث شاہ اوہ سدا ای جیوندے نیں
جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نیں

معروف دینی ادارے جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور کے شیخ الحدیث [illegible] حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی [illegible]) کی ذات بلاشبہ ایسے ہی خوش نصیب لوگوں میں سے ہے جن کا نام اپنی [illegible] دینی تعلیمی تدریسی تالیفی تصنیفی مسلکی اور ملی خدمات کی وجہ سے ہمیشہ زندہ رہے گا۔

راقم الحروف اگرچہ حضرت مفتی صاحب مرحوم کے بہت قریب رہنے ان کے ساتھ [illegible] کے ساتھ [illegible] کا موقع نہیں ملا تاہم [illegible] جب کبھی [illegible] ان کے پاس حاضری [illegible] کا اتفاق ہوا، ہمیشہ بڑی محبت، شفقت، خندہ پیشانی اور [illegible] تواضع سے پیش آئے۔ [illegible] تحقیق کے مراحل سے [illegible] آخری ملاقات میں بھی حضرت صاحب [illegible] کی نوبت آئی۔ میں سمجھتا ہوں حضرت مفتی صاحب کی اس محبت، کرم نوازی اور توجہ و شفقت میں ان کے حسن اخلاق کے ساتھ [illegible] بھی کارفرما تھا جس [illegible]

انہوں نے راقم جیسے بہت سارے لوگوں کو تحقیقی و دینی کام کرنے کا حوصلہ دیا۔

کہاں میں کہاں نکہت گل
نسیم صبح تیری مہربانی

[illegible]

[illegible] پرچے میں نمایاں جگہ دی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] علامہ محمد صدیق ہزاروی [illegible] ۲۹ ستمبر کو جامعہ کی [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت مفتی صاحب مرحوم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علامہ [illegible] محمد اشرف سیالوی صاحب [illegible] بخاری شریف کی آخری حدیث [illegible] "کلمتان حبیبتان الی الرحمن" الخ [illegible]

[illegible]

[illegible] کی دعوت دی گئی۔

مفتی صاحب [illegible] تشریف لائے [illegible]

[illegible]

رہتا ہے اور اس میں کوئی بھی چیز چھپانے کی کوشش نہیں کرتا۔ ٹھیک اسی انداز میں حضرت مفتی صاحب جامعہ کے اساتذہ، طلبہ اور معاونین سے ہم کلام تھے۔ علمی و تعلیمی اعتبار سے جامعہ نظامیہ کے موجودہ نمایاں مقام تک پہنچنے کے راستے میں جو مشکلات پیش آئیں جن صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا اور مفتی صاحب نے جس خندہ پیشانی، جس مستقل مزاجی اور جس صبر و استقلال اور استقامت و ہمت سے ان کا مقابلہ [illegible] کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحدیث نعمت کے طور پر مفتی صاحب نے بتایا کہ جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] مشکل ترین [illegible] سے [illegible] میں [illegible] پہنچانے کے [illegible] مقصد ہے اس [illegible] اللہ کریم کے حبیب [illegible] کے صدقے [illegible] مفتی صاحب [illegible] اللہ [illegible] کا شکر ادا کیا اور [illegible] علمی منصوبے [illegible] مرحوم [illegible] معاونین کا نام لے کر ان کا شکریہ ادا کیا اور [illegible] جن کے احسان [illegible] لوگ ادا کر سکتے ہیں ہر آدمی [illegible] کا کام نہیں۔

[illegible] دوران گفتگو حضرت مفتی صاحب [illegible] جامعہ کے [illegible] آمدن اور اخراجات کے [illegible] بعض [illegible] بھی [illegible] جو شاید ہی اہل [illegible] کی جرأت کر سکے۔

اپنی گفتگو کے آخر میں مفتی صاحب نے طلبہ، علماء دین اور ائمہ و خطباء مساجد کو دین کے راستے میں پیش آنے والی مشکلات، مخالف ہر طرح کے حالات اور ہر طرح کی پریشانیوں پر صبر اور ہمت و حوصلے کی تلقین فرمائی اور بتایا کہ جب تم حضور [illegible] کے علمی وارث ہو تو حضور ﷺ کی تیرہ سالہ مکی زندگی کی مشکلات کو بھی سامنے رکھو۔ دین کے راستے میں یہ مشکلات یقیناً پیش آئیں گی اور یہ مشکلات [illegible] تبلیغ کی [illegible] پیش نہیں آئیں۔ آج سے چودہ سو سال قبل حضرت [illegible] جیسے جلیل القدر صحابی [illegible] کو بھی پیش آ چکی ہیں۔ میں اور آپ کس شمار کی [illegible] ہیں۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ آج اگرچہ ہمارے درمیان موجود نہیں رہے مگر انہوں نے دین کے فروغ کے لئے مسلسل جدوجہد، انتھک محنت، تواضع و سادگی، فقر و درویشی، بے نفسی [illegible]، جاہ و نمود کی خواہش سے کوسوں دوری، بلند ہمتی و عظمت کردار کی جو مثالیں قائم کی ہیں وہ دین کا کام کرنے والے ہر آدمی کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی اس عظمت کردار، بلند ہمتی کو دیکھ کر اقبال کے مرد مومن کی تصویر سامنے آ جاتی ہے

خاکی و نوری نہاد بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

اس کی امیدیں قلیل اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دلفریب اس کی نگہ دل نواز

جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] علوم دینیہ کی تعلیم و تدریس کی عظمت کے علاوہ [illegible] علمی و تحقیقی کتابوں کی اشاعت [illegible] ہزاروں طلبہ کی تعلیم و تربیت اور [illegible] المدارس کی تاسیس وغیرہ حضرت مفتی صاحب کے وہ کارنامے اور صدقات جاریہ ہیں جو ان کا نام ہمیشہ زندہ و تابندہ رکھیں گے۔

تلک آثارنا تدل علینا　　فانظروا بعدنا الی الآثار

مفتی صاحب جیسے درویش صفت اور مخلص و متبحر عالم دین کے انتقال سے وہ خلا پیدا ہو گیا ہے جو شاید ہی کبھی پُر ہو سکے گا۔

کچھ ایسے بھی اٹھ جائیں گے اس بزم میں
جن کو تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

اہل علم کی دنیا [illegible] دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی مرقد کو منور فرمائے، [illegible] خصوصی رحمتیں [illegible] نازل فرمائے اور ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے

آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین علیہ التحیۃ والتسلیم

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مفتی صاحب سے میری ملاقات پاکستان بننے سے پہلے ضلع گجرات کے ایک [illegible] عظیم روحانی مرکز "جلالپور شریف" میں ہوئی میرے بڑے بھائی [illegible] الاساتذہ [illegible] المدرسین حضرت مولانا [illegible] شاہ چشتی [illegible] رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث [illegible] و حضرت مولانا محب النبی چشتی [illegible] اللہ مرقدہ سے دورۂ حدیث شریف پڑھ رہے تھے۔ [illegible] طلبہ کے ساتھ انہیں ملنے گیا تو مفتی صاحب [illegible] ابتدائی کتب پڑھ رہے تھے [illegible] مفتی صاحب سے تقریباً ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ [illegible] ملاقات کا سلسلہ ختم ہو گیا [illegible] سے پہلے حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حضرت مفتی صاحب سے ملاقات ہوئی آپ سے [illegible] تعلق [illegible] دوستی [illegible]

[illegible] ان میں اس [illegible] کی خوبی و حل [illegible] مفتی صاحب سے تعلقات بھائی [illegible] یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ ہم دونوں [illegible] مشاہدات کئے ہم دونوں کی سوچ بھی یکساں پائی گئی

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے [illegible] وصال کے بعد آپ سے تلامذہ رشتہ [illegible] محبت کا [illegible] ہے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ [illegible]؟ [illegible] ہیں [illegible] جو آپ کے [illegible] کا شرف رکھتے ہیں [illegible] استاد کا [illegible] پہلے سے زیادہ محنت و لگن سے کام کریں۔ مفتی صاحب کے [illegible] ان میں ان سے [illegible] اساتذہ کے شاگرد بھی ہوں گے مگر اس نازک وقت میں رحمت دو عالم ﷺ کے مبارک [illegible] کو مشعل راہ بنائیں جو آپ نے [illegible] معاملات میں [illegible] اور کر کے دکھائے۔

سالہا باید کہ تا یک مردِ حق پیدا شود

شیخ [illegible] حضرت [illegible] شاہ صاحب ناظم اعلیٰ [illegible] کا نصیحت آموز پیغام [illegible] صاحبزادگان مفتی اعظم کے نام

[illegible] حضرت [illegible] [illegible] کرتے ہوئے حبیب ﷺ کے ساتھ رحمت میں پہنچے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

حضرت مفتی صاحب [illegible] ہم [illegible] ہے کہ [illegible] اعتبار سے [illegible] ہے۔ حضرت مفتی صاحب [illegible] اللہ تعالیٰ کی [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] مشائخ [illegible] آپ کے متعلق [illegible] وقت [illegible] ہے جو [illegible] نظر آتا ہے

سالہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود

[illegible] خراساں یا اویس اندر قرن

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی سے جو خلا پیدا ہوا ہے [illegible] محسوس کیا جا رہا ہے [illegible] محسوس کیا جائے گا بھی [illegible] لائن پر [illegible] اسٹیشن [illegible] مسافرت کی جائے گی تو مفتی صاحب یاد آئیں گے اور خوب یاد آئیں گے۔

ایک غیر مسلم کا قول میری نظر سے گزرا ہے کہ

"حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیروکاروں کی ایسی تربیت کی کہ [illegible] کو بھی [illegible] بنا دیا [illegible] کی علامت کو [illegible]"

آپ کے صاحبزادوں کو شدت سے یہ احساس ہونا چاہیے کہ ان کا علم کم، تجربہ بہت تھوڑا اور قابلیت نہ ہونے کے برابر ہے "[illegible]" بلکہ [illegible] تجربہ کار لوگوں سے سیکھنے کی کوشش کریں۔ جامعہ کے اساتذہ سے [illegible] ہیں اور حسب توفیق [illegible] کرم [illegible] پرانے علماء سے رابطہ رکھنا بہت ضروری سمجھیں اپنے اساتذہ کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔

جامعہ کے فضلاء، قراء اور حفاظ و شاگرد [illegible] کے انداز سے نہ دیکھیں بلکہ دوست، عزیز، بزرگ کے علاوہ حسب مناصب عزت دیں۔

محترم مولانا غلام فرید [illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ کی مساعی کا اس ادارہ کی تعمیر و ترقی میں بہت وسیع و وقیع حصہ ہے۔ ان کی [illegible] ترقی آئے [illegible] کے مصداق [illegible] سے مفتی صاحب کی روح کو یقیناً خوشی ہے گی۔ حضرت مولانا حافظ عبد الستار سعیدی صاحب مدظلہ العالی کو ان کا مقام دیں۔

مولانا غلام [illegible] صاحب کے جذبہ محبت و تعلق کی داد دیتا ہوں [illegible] آزمائش کی گھڑی میں کہا "میں حضرت مفتی صاحب کا بھی خادم تھا اور اب ان کی اولاد کا بھی خادم ہوں"

چاروں بھائی ادب، شفقت سے [illegible] کسی معاملہ پر اختلاف رائے پیدا ہو تو سر مجلس بحث نہ کریں بلکہ خاندانی محفل میں سے سمجھائیں۔ والدہ محترمہ اور بہنوں کی حسب مرتبہ [illegible] تکریم اور دلجوئی کا بہت خیال رکھیں۔ الحمد للہ مفتی صاحب کی مجلس میں بہت سے عالم و فاضل حضرات موجود ہیں ان سب کی عزت کی جائے۔

اگر کبھی کسی [illegible] شکایت ہو تو [illegible] علیحدہ [illegible] بلکہ

[illegible] سے مل کر تنقید و اصلاح کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ، حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تمام علمی، دینی اور قومی خدمات کو اپنے فضل و کرم کے مطابق ان کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ ان کے قائم کردہ اداروں کو ترقی دے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے ساتھ علمی و روحانی تعلق رکھنے والے تمام حضرات کو آپ کے کارناموں کی حفاظت، خدمت اور ترقی دینے کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہ النبی الکریم سید المرسلین صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ اجمعین صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین

☆☆☆☆☆☆☆

جامعہ نظامیہ دار الحبیب

کا پہلا سالانہ جلسہ دستارِ فضیلت

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ

خصوصی خطاب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی خطیب اعظم لاہور

مورخہ 29 ستمبر 2003ء
بروز [illegible] بعد نماز عشاء

بمقام:
کوٹ [illegible] منڈی [illegible] (قصور)

ہم پہلی سالانہ دستار فضیلت کے موقع پر اراکین جامعہ کو [illegible] پیش کرتے ہیں۔

منجانب محمد طاہر سیالوی کراچی، محمد ندیم نقشبندی

سید ریاض حسین شاہ بخاری سرپرست جامعہ نظامیہ دار الحبیب

سید غلام مصطفیٰ ریاض [illegible] مدرس جامعہ نظامیہ شیخوپورہ

حدیث و فقہ اور تدریس کا امام

از۔ محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی

گلشن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو

بر ور طریقت، مفتی شریعت، علامہ مفتی محمد عبد القیوم صاحب ہزاروی قادری رضوی مفتی و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی [illegible] جانکاہ ہے جس سے اہل سنت [illegible] مدتوں محروم و متاثر رہے گی وہ ایک شیخ الحدیث عالم دین، مفتی، محدث، فقیہ اور عصر رواں میں بلا شبہ وہ میدان فن تدریس کے امام تھے۔ بچپن سے بڑی محنت شاقہ سے علم دین حاصل کیا [illegible] زمانہ میں پڑھتے اور پڑھاتے رہے [illegible] میں پڑھانے کا شوق [illegible] خوش قسمتی سے انہیں جامع العلم شیخ المعقول [illegible] استاذ العلماء علامہ غلام رسول قادری رضوی، مفتی پاکستان [illegible] استاذ العلماء علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی، امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قدس اسرارہم جیسے جلیل القدر عظیم بزرگ مسند تدریس کے تاجدار اساتذہ میسر آئے ان حضرات سے اکتساب فیض کے بعد خود بھی بحر العلوم اور فن تدریس کے ماہر بن گئے [illegible] اہلسنت میں ماشاءاللہ عالم و فاضل و مدرس اور بھی ہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک ہیں مگر

عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں

دارالعلوم حزب الاحناف میں کثر و بیشتر درس نظامی کی کتاب شیخ المعقول استاذ الاساتذہ علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ اور سید المحدثین، سید العلماء علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی سے پڑھیں اور دورہ حدیث شریف بھی ۱۹۵۵ء/۱۳۷۵ھ میں سید صاحب علیہ الرحمہ سے پڑھ کر فارغ التحصیل ہوئے۔ شرف بیعت آپ کو اعلیٰ حضرت عظیم صدر الشریعت سیدی سندی حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز سے حاصل تھا، حضرت سید صاحب علیہ الرحمہ

سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ [illegible] کی شاخ جامعہ حنفیہ قصور میں تدریس کے فرائض انجام دینے کے لئے بھیج دیا۔ قصور میں ابتدائی و متوسط کتب بڑی مہارت و محنت سے پڑھائیں آپ کے گرد طلباء کا ہجوم ہوتا تھا کچھ عرصہ کے بعد بیمار ہو گئے اور چک ۲۹ گ ب [illegible] اپنے والد [illegible] پیر و مرشد سیدی حضور محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ [illegible] علامہ [illegible] احسان الحق علیہ الرحمہ کو [illegible] بھیجا تو آپ اس وقت صحت یاب ہو گئے تھے آپ کی صحت یابی [illegible] حضرت محدث اعظم پاکستان نے آپ کو جامعہ رضویہ [illegible] مسائل حنفیت بھی [illegible] آپ وہاں [illegible] مرشد حق کے حسب الحکم [illegible] حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم [illegible] چلے گئے [illegible] آپ نے محسوس کیا کہ [illegible] واپس آ کر آپ نے سیدی حضرت صاحب کو رپورٹ پیش کر دی۔ حضرت قبلہ محدث اعظم [illegible] تھے جو [illegible] حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم صاحب علیہ الرحمہ سے استفادہ کی [illegible] آپ سے شرف تلمذ حاصل کریں اور دورہ حدیث شریف [illegible] آپ سے اجازت لی اور دورہ حدیث میں [illegible] حضرت قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمہ [illegible] حدیث شریف کی شان ہی نرالی تھی۔ سات سات گھنٹے مسلسل [illegible] ظہر کے بعد اور پھر [illegible] عشاء کے بعد بھی کئی کئی گھنٹے پڑھاتے اور ایک ایک حدیث شریف پر کئی کئی دن گفتگو بھی ہو جاتی۔

ڈاکٹر [illegible] صاحب بھی حضرت مفتی عبد القیوم علیہ الرحمہ [illegible] پڑھا کرتے [illegible] دورۂ حدیث [illegible] کے اختتام پر دیگر فضلاء کے ساتھ آپ کی بھی دستار بندی [illegible] ہوئی اور سند فراغت [illegible] سیدی حضرت قبلہ محدث اعظم علیہ الرحمہ کا معمول تھا [illegible] ہر سال [illegible] جلسہ دستار فضیلت

کے بعد فارغ التحصیل علماء کے ہمراہ حضور تاجدار گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا کے دربار گوہر بار میں حاضری دیا کرتے تھے فقیر سیدی حضرت صاحب علیہ الرحمہ کے صاحبزادہ قاری فضل احمد رضا علیہ الرحمہ کو گود میں لئے ہوئے تانگہ میں حضرت صاحب کے پیچھے بیٹھا تھا طلباء و مریدین تانگے کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے مفتی عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ بھی پیدل [illegible] کے ساتھ پیدل تشریف لا رہے تھے مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے اس وقت بہت سے علماء کرام علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی طرف اشارہ کر کے ایک دوسرے کو بتا رہے تھے کہ وہ مولانا محمد عبد القیوم جا رہے ہیں بہت قابل ہیں بڑے ہی [illegible] ہیں۔

جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں دورہ حدیث کی تکمیل کے بعد حضرت مولانا عبد [illegible] صاحب فاضل جامعہ رضویہ خطیب اعظم [illegible] کی درخواست پر مولانا مفتی محمد عبد القیوم علیہ الرحمہ کو [illegible] کے مدرسہ اہل سنت میں صدر مدرس مقرر کر کے بھیج دیا۔ رمضان المبارک کی تعطیلات میں حضرت نے آپ کو گاؤں سے بلوایا اور فرمایا آپ کے استاد مولانا غلام رسول جامع مسجد خراسیاں محلہ لوہاری دروازہ میں مدرسہ قائم کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ وہاں خدمت تدریس انجام دیں۔ آپ فاضل تدریس کی ذوق وہاں پورا ہو گا مگر تنخواہ [illegible] میں زیادہ ہے آپ کا کیا خیال ہے؟ مفتی محمد عبد القیوم علیہ الرحمہ نے ہر بار یہی فرمایا جیسے حضور کا حکم ہو گا اگلے دن حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم صاحب [illegible] کے ذریعہ مسجد خراسیاں کے مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں لوہاری گیٹ لاہور تشریف لائے۔ درحقیقت رب تبارک وتعالیٰ نے آپ کو یہیں کے لئے پیدا فرمایا تھا۔ مدرسہ کے افتتاح اور پہلے سالانہ جلسہ میں سیدی حضرت محدث اعظم علیہ الرحمہ کے ہمراہ فقیر بھی حاضر ہوا تھا۔ علامہ عبد الغفور ہزاروی قدس سرہ [illegible] اور سلطان الواعظین مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلوی مدظلہ اور حضرت علامہ [illegible] مولانا مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ بھی تشریف لائے تھے اور بہت سے علماء کرام مشائخ اہل سنت نے روح پرور خطاب فرمایا تھا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا علامہ اللہ بخش واں بھچراں علیہ الرحمہ سیدی محدث اعظم علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے

بھی [illegible] امام دین [illegible] پنڈی سے جامعہ نظامیہ رضویہ میں مدرس مقرر کر دیئے گئے۔ جامعہ رضویہ اس وقت کیا تھا صرف مسجد خراسیاں کی محدود جگہ کا نام تھا اور متصل ہی عبد الصمد [illegible] اوباش لوگوں کا اڈہ تھا، بمشکل بڑی محنت کی ہے اس پر قبضہ کر کے طلباء کو دے دیا گیا۔ حضرت قبلہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کے وصال کے بعد شیخ المعقول علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ جامعہ رضویہ میں شیخ الحدیث مقرر ہوئے تو جامعہ نظامیہ رضویہ کا سارا بوجھ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے کاندھوں پر آ پڑا۔ آپ نے بڑی جرأت و استقامت سے [illegible] عبد الصمد پر بھی قبضہ کیا [illegible] کی مسلسل جد وجہد اور انتھک [illegible] سے جامعہ نظامیہ رضویہ کی عظیم الشان عمارت بھی تعمیر ہوئی۔ مختلف [illegible] اور مقدمات کا سامنا بھی [illegible] اور حکمت عملی سے کیا [illegible] کا سلسلہ بھی جاری رہا [illegible] حضرت [illegible] آپ کے قدم [illegible] فقیر [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ میں [illegible] جاتا [illegible] وہاں [illegible] علامہ رسول صاحب مہتمم تھے اور خادم اہل سنت پیر طریقت صاحبزادہ قاسمی محمد فضل رسول [illegible] جانشین [illegible] محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ بھی وہاں زیر تعلیم تھے۔ حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب کی محنت لگن اور شب و روز کی جدوجہد کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب فقیر حاضر ہوتا تو دیکھتا کبھی پانی سے چھڑکاؤ کر رہے ہیں کبھی صفائی بھی خود کر رہے ہیں کتب درسیہ کی جلد بندی بھی خود کر رہے ہیں اور جب رمضان مبارک کے مہینہ میں [illegible] کے حصول [illegible] کے لئے [illegible] حضرت [illegible] بھی خود کر رہے ہیں [illegible] خطیب مقرر بھی نہیں تھے اور پیری مریدی کا سلسلہ بھی نہیں تھا وہ مدرسہ میں بیٹھ کر طلباء کو پڑھاتے۔ جو کچھ کرتا تھا مدرسہ میں بیٹھ کر کیا محنت و [illegible] خلوص میں بڑی برکت ہے۔ [illegible] اسی کا عملی مشاہدہ کیا [illegible] کی محنت شاقہ [illegible] کا نتیجہ ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] اور آج پاکستان کے مرکزی مدارس میں سرفہرست ہے۔ انہوں نے

علاوہ کا [illegible] بہت [illegible] مختصر [illegible] جامعہ [illegible] رضویہ [illegible] طلباء [illegible] بہت [illegible] بھی چھوٹی [illegible]
نظر آتی ہے۔ [illegible] کے علاوہ ملک [illegible] مصنفین محققین ومناظرین [illegible]
قلم وعلمی بھی نظر آئیں گے اور چوٹی کے واعظین بھی نظر آئیں گے۔

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب علیہ الرحمۃ کا ایک منفرد وصف یہ بھی تھا
کہ وہ مخالف اہل سنت [illegible] تحقیق [illegible] تھے
مختلف [illegible] بھی
تھی [illegible] تحصیل [illegible] بہت
[illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] کی طرف [illegible]
تھے کہ [illegible] تحصیل [illegible] عقیدہ
مسلک [illegible] اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ [illegible] سمجھتے تھے [illegible] رضویہ میں
قادری، رضوی، چشتی [illegible] نقشبندی، سہروردی، مجددی [illegible] ہر قسم کے [illegible]
خدمت دین اور اشاعت مسلک کرتے نظر آئیں گے۔

حضرت مفتی صاحب نے ایک طرف تدریس کے میدان میں [illegible]
حاصل [illegible] ہزاروں علماء و فارغ
التحصیل [illegible] مدرسین کی [illegible] دوسری طرف تصنیف وتالیف کے میدان میں شاندار
فتوحات حاصل کیں [illegible] فتاویٰ رضویہ شریف کی تکمیل، تخریج [illegible] مہارت
اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی شہرہ آفاق عربی تصانیف کو اعلیٰ [illegible] معیار سے طباعت
کرانا اور مختلف درسی [illegible] کتب کا اور مختلف زبانوں میں بعض کتب کا ترجمہ کرنا کرانا سیدی حضور
محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی جامع سوانح عمری شائع کرانا ان کے یادگار [illegible] کارنامے
ہیں جو ان شاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک یادگار رہیں گے۔

یہ وہ وقت [illegible] ہے جس کے متعلق سیدنا [illegible] سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

[illegible] (اہل علم وفضل وکمال) سمجھے جاتے ہیں جو جاتا ہے [illegible]
[illegible] جانشین (اپنی [illegible] امام محمد بن اسماعیل) بخاری نے انتقال فرمایا تو [illegible]
[illegible] محدث [illegible] اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال فرمایا تو [illegible] مجتہدین
[illegible] محدث [illegible] مجتہد ہوا [illegible]
[illegible] بھی نہیں چھوڑے

حضرت مفتی محمد عبدالقیوم [illegible] اکابر اسلاف کی یادتازہ
[illegible] وقت [illegible] اہل علم کو اپنا جانشین
[illegible] محدث [illegible] استاذ العلماء
[illegible] اور ثروت سے بے
[illegible]

حدیث [illegible] ایک فقیہ [illegible]
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما [illegible] ﷺ
نے فرمایا: "فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد" ایک فقیہ شیطان پر ہزار
عابد سے بھی زیادہ بھاری ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب العلم)

اس سے بھی حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اور دیگر فقہاء امت کے حسین تعلق جمیل
کا پتہ چلتا ہے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی [illegible] فتویٰ [illegible]
[illegible] معروف محدث جلیل امام اعمش علیہ الرحمۃ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مختلف انواع سوالات کرتے تھے [illegible] امام اعمش علیہ الرحمۃ نے پوچھا آپ کو یہ
علوم کہاں سے آ گئے [illegible] امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا [illegible] احادیث سے جو آپ
نے روایت کی ہیں پھر آپ نے ان کی [illegible] امام اعمش علیہ الرحمۃ
نے [illegible] فرمایا اے فقہاء تم طبیب ہو [illegible] ہم محدث عطار ہیں۔ (مناقب موفق صفحہ ۲۳)

امام [illegible] بھی [illegible] کے محدث [illegible] احادیث کے [illegible]

[illegible] ہر قسم کی [illegible]

[illegible]

[illegible] جاتا ہے اسی طرح

احادیث مبارکہ [illegible] حقیقی [illegible] صحابہ کرام [illegible]

بالخصوص [illegible] مفتی محمد عبد القیوم [illegible] صاحب [illegible]

میں [illegible] وقت محدث [illegible] تھے، آپ نقش

[illegible] شان تھے [illegible]

[illegible] آپ کے [illegible]

[illegible] عظیم [illegible] سے [illegible]

آمین

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

چند معنی خیز اشعار مرثیہ

سانحہ ہے اہم پیر و رحلت عبدالقیوم
حادثہ ہے روح فرسا رحلت عبدالقیوم

معمار سلیقہ ہے تو مفتی ہزاروی
تدریس کی ہے زینت تو مفتی ہزاروی

صدمے سے میرے اپنا قلب و جگر ہے پارہ
اے مفتی ہزاروی اے مفتی ہزاروی

ملک رضا ہے تیرا تو رضا رضا کا
ملک رضا کا منکر نہیں تھے کہ تھا گواہ

حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ [illegible] حضرت سیدی سید صاحب [illegible]

[illegible] علامہ [illegible] سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کے علمی [illegible]

[illegible] یادگار تھے اس مناسبت سے عرض کیا ہے۔

آج تو سید و سردار بھی جاتے ہیں
مفتی اعظم و رضا لینے کو بھی آتے ہیں

فیض دیتا ہے تو غوث کی نظر کرم
کس حسین انداز سے عشاق بھی جاتے ہیں

([illegible])

آپ کا انداز فکر ہر فن میں تعمیری تھا
آپ کا اسلوب فکر ہر فن میں معیاری تھا

مفتی عصر رواں رضوی تھا ہزاروی تھا
قادری تھا چشتی و برکاتی و سروردی تھا

صد حیف وہ تدریس کی روح رواں گیا
آئی قضا وہ مظہر محدث اعظم جہاں گیا

افکار باطلہ کا تھا رد جس کا نصب العین
میری تصنیفات کا وہ قدر داں گیا

([illegible] محدث اعظم)

☆☆☆

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی — شہر میں ایک چراغ تھا نہ رہا

تحریر: قاضی محمد فضل [illegible]

[illegible] مفتی محمد عبدالقیوم [illegible]

[illegible] 1968 [illegible]

[illegible] علماء کی ٹیم میں [illegible]

[illegible] کر دیے گئے تھے [illegible]

[illegible] قاضی محمد فضل [illegible]

[illegible]

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی [illegible] مزاج کے حامل تھے

[illegible]

[illegible] اور جوانی کی شان [illegible]

[illegible]

[illegible] شائع کرانے کا شوق بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] کامیابیاں عطا کیں۔

[illegible]

طلباء اور اساتذہ کے لئے لاتعداد [illegible]

[illegible] مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی [illegible]

[illegible]

نظامیہ رضویہ لاہور [illegible] میں تقریباً دو ہزار طلباء و طالبات علوم دینیہ حاصل کرنے میں مصروف تھے
[illegible] اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

گزشتہ چند سالوں سے [illegible] کے [illegible] کے لئے [illegible] اور
رہائش کی ایک الگ عمارت تعمیر [illegible] وقت مفتی صاحب [illegible] دینی تعلیم
کے [illegible] سے مساوی [illegible]
اور [illegible] سے مساوی [illegible] حاصل کر رہی ہیں۔ [illegible]
کے مساوی) کی کلاس بھی شروع ہو جائے گی۔ مفتی صاحب قبلہ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
[illegible] اعلیٰ [illegible] حیثیت سے بھی [illegible]
[illegible] سے [illegible] نصاب اور [illegible]
سے بہتر بنانے کے [illegible] خدمات [illegible]
اور مرکزی [illegible] کی حیثیت سے بھی [illegible] تمام
[illegible] ترجیحات [illegible]
کو ہمیشہ فوقیت دی۔ [illegible] کے ساتھ ساتھ آپ [illegible] سے بھی کبھی غافل
نہیں ہوئے۔ جامعہ میں [illegible] کے مسائل پر فتوے بھی لکھتے لیکن کسی سے اتنا کام
لینے کے اپنے نام کے ساتھ مفتی کا لفظ لکھتے [illegible] نے اپنے تجربہ
[illegible] مفتی صاحب کہہ کر مخاطب کرتا ہے اور
ان کے سوا کوئی دوسرا نام استعمال نہیں کرتا۔ اس طرح قاضی صاحب مرحوم سے مفتی کا لفظ ان
کے نام کا حصہ بنا دیا۔ مگر وہ خود شہرت اور [illegible] کی قربت سے بہت گھبراتے تھے۔ عام جلسوں
میں جانے سے معذرت کر دیتے لیکن پھر بھی [illegible] بات جلسے [illegible]
میں مفتی صاحب کا نام تحریر [illegible] مفتی صاحب [illegible] ہوتے اور کہتے کہ
"بھائی آپ نے میرا نام کیوں [illegible] سمجھیں [illegible] میں ان کو [illegible]

سے خالی ہو گئی ہے۔"

گزشتہ برس حکومت کی ایک مجبوری کے تحت گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل خالد مقبول نے
لاہور کے چند ایک دینی مدارس کا دورہ کیا۔ اس دورے میں جامعہ نظامیہ رضویہ بھی شامل تھا۔
اس موقع پر بجائے اس کے کہ مفتی صاحب قرب شاہی سے کوئی فائدہ اٹھاتے انہوں نے
[illegible] اور علامہ احمد علی قصوری [illegible] کے بھائی صاحب آگئے اور اس مشکل سے
[illegible] چنانچہ گورنر [illegible] کے موقع پر علامہ احمد علی قصوری مفتی صاحب قبلہ کے
ہاتھ [illegible] گورنر صاحب کو جامعہ کے مختلف شعبوں اور بالخصوص جامعہ کی [illegible]
[illegible] مفتی محمد عبد القیوم [illegible] سیاست اور [illegible]
[illegible] تھے۔ لیکن جب بھی [illegible] مشکل [illegible]
[illegible] پیش [illegible] یا اللہ [illegible]
[illegible]
بھی مفتی محمد عبد القیوم [illegible] علامہ احمد علی قصوری کے ساتھ مل کر [illegible] سب
سے پہلے حقانی [illegible] کا اہتمام کیا لیکن مفتی صاحب مرحوم نے [illegible] کو کبھی بھی
[illegible] حقانی سرگرمیوں کو بھی [illegible] شہرت
کے لئے استعمال [illegible] گزشتہ چند برسوں کے دوران جب بھی ان سے ملاقات ہوئی میں
نے ان کے چہرے پر ایک عجیب طرح کی معصومیت دیکھی اور ایک روحانی چمک محسوس کی اس
بات کا اظہار [illegible] محفل میں [illegible] کی ایک محفل میں کر بھی رہا تھا۔ بلاشبہ وہ اس گئے گزرے دور
میں ایک ایسی شخصیت تھے جن سے ملنا اور جن کے چہرے کو تکنا ایک سعادت تھی۔ افسوس!
شہر میں ایک چراغ تھا نہ رہا۔

☆☆☆☆☆☆

علم و عمل کے حسین پیکر

شیخ الحدیث علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی
ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

[illegible]

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] سیادت مطابق شروع کر کے [illegible] میں بھیجے کا حصہ بھی آپ سے شروع کروایا تھا [illegible]

الدولة المكية بالمادة الغيبية [illegible] كلامه المصون [illegible]

[illegible] لعلماء مكة والمدينة، كفل الفقيه الفاهم في احكام قرطاس الدراهم

[illegible] احكام محظورة الحرمين [illegible] الاضحية بالشاة الهندية [illegible]

[illegible]

[illegible] تصنیف و تالیف اور فتویٰ نویسی میں گزاری۔

[illegible]

[illegible] مسکراہٹ تھی۔

نشان مرد مومن با تو گویم
چو مرگ آید تبسم بر لب اوست

آپ "انما یخشی الله من عباده العلماء" کا مظہر کامل اور "من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین" [illegible]

[illegible]

کارناموں اور خدمات دینیہ کے سبب آج بھی زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

[illegible] تبسم [illegible]
ہر نشان از [illegible] جان دیگر است

[illegible] صفات ہے۔ (مقالہ 1992)

قانون فطرت کے تحت منتشر گروہ، فحاشی اور اخلاق باختگی کی حدوں کو چھونے والے ماحول میں اب ایک ایسے باہمت مرد درویش کی ضرورت تھی۔ جو ارادے کا پکا، قوت کا سچا اور قیادت [illegible] میں ایک ایسا فقیر ہو جو کامل [illegible] ساتھ اور فتنہ جنگی کی بجائے پہاڑوں سے ٹکرانے [illegible] کو چیر [illegible] تھا۔ یقیناً استاذی المکرم مخدوم اہل سنت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علامہ اقبال کے اس شعر کی عملی تفسیر نظر آتے ہیں۔

سکون پرستی راہب سے فقر ہے بیزار
فقیر کا ہے سفینہ ہمیشہ طوفانی

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی قیادت، اہتمام اور سرپرستی میں جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] اور [illegible] ترقی [illegible] میں کس تیزی کے ساتھ [illegible] میں مٹی [illegible] سب پر عیاں ہے۔ مجھے ان جملے میں [illegible] ضرورت نہیں البتہ اتنی بات [illegible] کہ یقیناً اس ترقی کے پس منظر میں حضرت مفتی صاحب کا خلوص اور تقویٰ کار فرما [illegible] بزرگ شخصیتوں کی کرامات اور دعا میں ہیں جن کے اثرات سے [illegible] کی حضرت مفتی صاحب نے آپ [illegible] کی اور آج الحمد للہ اس کا پھل دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہا ہے۔ (مقالہ 1993)

☆ اسلاف کی سنت کو زندہ کرتے، اس مشن کو آگے بڑھانے [illegible] قال اللہ و قال الرسول کی صداؤں کو بلند کرنے کے لیے ایک ناگفتہ بہ حالات میں عیاشی و فحاشی کے [illegible] میں ایک مرد درویش اور علم و فضل کے کوہ گراں [illegible] شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے ایک پودا لگایا۔ دنیا حیران تھی، کائنات انگشت بدنداں تھی اور کوئی بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھا کہ کبھی یہ شجر بار آور ہو گا لیکن حضرت شیخ الحدیث کی سوچ اور نظر انتخاب کو داد دینا پڑتی ہے کہ انہوں نے اس تاک کر اہم [illegible] کی تشویش اور تیاری اور [illegible] سے جہالت و گمراہی کی بادِ سموم کے تھپیڑوں سے محفوظ رکھنے کے

میں نے ان کو کیسا پایا؟

مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی

نوٹ: استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبدالقیوم [illegible] جامعہ نظامیہ [illegible] حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی [illegible] چند صفحات پیش خدمت ہیں۔ جن میں انہوں نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے اخلاص، محبت اور جدوجہد کا نقشہ کھینچا ہے [illegible] محمد صدیق ہزاروی کے یہ [illegible] پیش [illegible] کے قلم سے لکھے گئے اور [illegible] ۔ مدیر ماہنامہ لاہور

[illegible] کبھی تعجب میں ڈال دیتی [illegible] ماحول میں صدق و امانت اور دیانت و محبت [illegible] و ماکان اللہ قال الرسول کا ایک مہکتا ہوا پھول کھلا۔

پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس پھول کی عطر بیز مہک نے پورے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور یوں اس گلشن کی خوشبو اطراف و اکناف عرب کے ریگستانوں اور یورپ کے میدانوں سمیت ملک کے قریہ قریہ اور کوچہ کوچہ تک پہنچی یہ پھول جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے موسوم ہے چھتیس سال پہلے (آج سے چھتیس سال پہلے) کے ایک سائبان اور چند چھوٹے کمروں پر مشتمل جامعہ نظامیہ رضویہ کا نقشہ ذہن میں رکھتے ہوئے آج کی رفیع عمارت پر مشتمل اس فلک بوس عمارت کو دیکھئے [illegible] صاحب عزم و ہمت [illegible] مضبوط ارادوں [illegible] عقل [illegible] اور اس ناتوانی کے باوجود [illegible] کامیابی حاصل کی اس عظیم شخصیت سے میری مراد استاذ العلماء حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ

کے چپ چاپ بیٹھے [illegible] کا انتخاب ہے جس کی [illegible] اور [illegible] مستغنی سے
[illegible] ہے [illegible] جائے تو [illegible] ہوگا۔ [illegible] حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی [illegible]
زندگی میں [illegible] آسانی [illegible] اور [illegible] کوئی [illegible] (مقالہ ـ 1994)

☆ گرمیوں میں [illegible] اور سردیوں میں [illegible] میں [illegible]

[illegible]

[illegible] کے نام پر [illegible] سے [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] رسول ﷺ کے [illegible]

[illegible] عوام [illegible] کے لئے [illegible] کے
کھانے اور [illegible] میں [illegible] مسند رشد و ارشاد کا [illegible]
[illegible] میں قدم [illegible] کا۔ لیکن [illegible] تو تب ہے جب غوث اعظم [illegible] داتا گنج بخش
کے [illegible] اور خواجہ اجمیری کے [illegible] کے [illegible] نے
[illegible] عقیدت کے [illegible] کے [illegible]
[illegible]

لیکن عظمت تو تب ہے جب حق [illegible] سے بے پرواہ اور [illegible] سے بے نیاز
[illegible] کے [illegible] ہوئے مسند تدریس کی زینت بنے۔ [illegible]
[illegible] اور [illegible] حال میں [illegible] اور [illegible] حق پر
قناعت کرنے [illegible] کا شوق پورا [illegible]
مزہ تو تب ہے جب [illegible] آسائشوں سے محروم کر [illegible] سے قناعت
کرتے ہوئے [illegible] تحریک [illegible] مدارس کا قافلہ سالار بھی ہو۔

[illegible] اعلیٰ [illegible] شب [illegible]
[illegible] شخصیت [illegible] جس میں [illegible] صد [illegible]
[illegible] شخصیت [illegible] استاذ [illegible] حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم [illegible]
[illegible] صفات ہے۔

[illegible] کے متعلق [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] تنظیم المدارس
[illegible] اخلاقی [illegible]
[illegible] حضرت مفتی صاحب [illegible]
[illegible]

یہ اور بات کہ اس پر کوئی بھی نہ بچے
تیر چھوڑنے والا تیر چھوڑ گیا

(مقالہ ـ 1995)

[illegible] پاکستان [illegible] اسلام [illegible] کی
[illegible] مشتمل عمارت [illegible]
[illegible] عمارت [illegible]
[illegible]؟

یقیناً اس تمام کامیابی کا سہرا اس عظیم شخصیت کے سر ہے [illegible] مقصد سے لگن
[illegible] محنت کا [illegible] ہے۔ [illegible] حضرت مفتی محمد عبد القیوم
[illegible] اپنے [illegible] سے اس گلستان کی آبیاری کی [illegible] علمی گل کی
[illegible] کو شامل کیا۔

منزل مراد تک رسائی کے لئے [illegible]

سفر نہایت پامردی سے طے کیا جس کے نتیجے میں آج الحمدللہ یہاں [illegible] خلق ہے تو جامعہ نظامیہ کے [illegible] حق کھلتی ہے تو جامعہ نظامیہ رضویہ سے اور جب کوئی رہنمائی کا [illegible] والا نظر ہوتا ہے تو جامعہ نظامیہ کے لئے۔ (مقالہ 1996)

☆ عالم اسلام کی اس عظیم اسلامی درسگاہ [illegible] معلم قرآن نے فضل و کرم سے قرآن و [illegible] طالب علم [illegible] حکمت و [illegible] سے منبع علم و عرفان سے ایقان، محدث اعظم پاکستان [illegible] شیخ الحدیث [illegible] حسن انتخاب اور مفتی اعظم پاکستان حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبد القیوم [illegible] جذب صادق کی مرہون منت ہے۔ (مقالہ 1999)

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ کی پر شکوہ وسعت [illegible] عظیم شخصیت کا جو ہر ہمت کا عظیم پیکر اخلاص و للہیت کا حسین مرقع تحریک [illegible] کی بے مثال قوت اور عزم جہد کا پیکر نور ہے۔ اس شخصیت سے میری مراد محسن اہل سنت استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی زید مجدہ العالی کی ذات والا صفات ہے۔

جن کے دم قدم سے اس گلستان کی بہار قائم ہے تعمیر عمارت ہو یا تدریس اساتذہ سب کے سب اسی شیخ طریقت کے فیض و فضل سے بہرہ مند ہیں۔ (مقالہ 2000)

☆ عام طور پر لوگوں کا رویہ ہے کہ وہ کسی بلند و بالا عمارت کی بلندی خوبصورتی کو دیکھ کر [illegible] معماروں کی پختگی کی بھرپور تعریف میں تو رطب اللسان ہوتے ہیں لیکن عمارت کی بلندی [illegible] اور مضبوطی جن ہاتھوں کی کاوش ہے [illegible] اور جس جس قدر کی مرہون منت ہے وہ پردہ غیب میں چلا جاتا ہے۔ گویا عمارت کا حسن جاذب نظر اور قابل ستائش ہوتا ہے معمار کا کمال قابل التفات نہیں ہوتا۔

سطحی نظر رکھنے والے حضرات کسی [illegible] کے علم، کسی خطیب کی خطابت، کسی مدرس کی تدریس اور کسی مصنف کی تصنیف کو دیکھ کر [illegible] تحسین کے گجرے پیش کرتے ہیں ان کی تعریف میں [illegible] قلابے ملاتے ہیں اور ان تمام کمالات کو ان کی ذاتی صلاحیتوں کا ثمرہ قرار دیتے ہیں

لیکن علم [illegible] جو شہرت [illegible] کو مسخر کرنے والا اس کے جوہر خطابت کو نکھار بخشنے والا اس کے تدریس کے فلسفہ [illegible] میں [illegible] کرنے والا اور اس کے قلم کو علم کی صورت میں خام مال فراہم کرنے والا عظیم انسان پس پردہ چلا جاتا ہے۔

لیکن حقیقت پسند صاحب عقل و دانش اور بصارت کے ساتھ ساتھ بصیرت کی دولت سے مالا مال شخص عمارت کے حسن کو دیکھ کر معمار کے فکر رسا اور حسن تدبر کو سلام پیش کرتا ہے۔ اور اس کی نگاہ تدریس، خطابت اور تصنیف و تالیف سے [illegible] کو چھو کر [illegible] استاذ کی قابلیت محنت اور حسن تربیت تک رسائی حاصل کرتی ہے اور اسے تحسین کا گلدستہ پیش کرتی ہے۔

[illegible] کے مطابق جب جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] کی بلند و بالا بلڈنگ اور [illegible] میں جامعہ نے [illegible] عمارت [illegible] جہاں عمارت کا حسن [illegible] نظر [illegible] کا راز [illegible] صانع کی عظمت [illegible] جاتا ہے [illegible] صاحب [illegible] جاتا ہے۔

لیکن اہل بصیرت اس عمارت کی تعمیر [illegible] کو دیکھ کر اس صاحب بصیرت کو تلاش کرتے ہیں جس کی بصیرت کا حسین مرقع انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، خلوص و محنت اور جدوجہد سے عمارت اس شخصیت کی دیانت کو اپنی بصارت کا نہیں بصیرت کا سرمہ بنانا چاہتے ہیں جو [illegible] اسلام کے فروغ [illegible] اسلامیہ کی فلاح [illegible] کی اشاعت و تبلیغ کے لئے [illegible] جدوجہد کی دولت سے مالا مال ہے۔

[illegible] تکلفات کی دنیا سے بے نیاز [illegible] نمود و نمائش کے عالم سے کنارہ کش [illegible] حاشیہ نشینوں اور تعریفوں کے پل باندھنے والے پیشہ ور طبقے سے متاثر نہ ہونے والی شخصیت جن کی [illegible] جس کا اشتہار نہیں محنت نظر آتی ہے اور جن کا اوڑھنا بچھونا [illegible] خدمت دین کے لئے [illegible] اشاعت اسلام کے لئے [illegible] خصوصی [illegible] علوم اسلامیہ کے [illegible] استاذ العلماء و شیخ الحدیث حضرت مفتی محمد عبد القیوم

ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کی ذات والا صفات ہے جن کے دم قدم سے یہ ادارہ قائم ہے اور جن کی شب و روز کاوش کی یہ ایک ادنیٰ سی جھلک ہے جسے ہم سب دیکھ رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب [illegible] کے ذہن رسا اور فکر صائب کا نتیجہ ہے کہ الحمد للہ آج جامعہ نظامیہ رضویہ کا شہرہ چار دانگ عالم میں ہے۔ اس کا فیضان جس "قومی سرحدوں کو عبور کر چکا ہے اور تعلیم و تعلم اور درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں یہ جامعہ امتیازی مقام حاصل کر چکا ہے۔ (مقالہ 2001)

☆ کسی دکان پر بیٹھ کر [illegible] حاصل کرسکتا ہے لیکن ذہنوں سے جہالت کے اندھیروں [illegible] حاصل کرنا کسی باہمت انسان ہی کا کام ہے۔

چمکاتی اور آنکھوں کو خیرہ کرنے والی روشنی میں چلنا تو ہر ایک کو اچھا لگتا ہے لیکن اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتے ہوئے [illegible] منزل تک پہنچنا کسی ان تھک کا ہی حصہ ہوتا ہے۔

سیدھی اور صاف شاہراہ پر سفر کو جاری رکھنا تو ہر ایک کے بس میں ہے لیکن سنگلاخ پہاڑوں کے سینوں کو چیرتے ہوئے ان کی چوٹیوں کو سر کرنا مقصد سے جنون کی حد تک لگن رکھنے والے مسافر ہی کا مقدر ہوتا ہے۔

ساحل سمندر سے جال پھینک کر مچھلیاں پکڑنا تو ہر کوئی کرسکتا ہے لیکن سمندر کی گہرائی میں غوطہ زن ہو کر موتیوں سے دامن کو بھر لانا زندگی کو داؤ پر لگانے والے کسی سچے اور مخلص محنت کش ہی کے حصے میں آتا ہے۔

کسی سجائی محفل میں خطابت کے جوہر دکھانا تو ہر ایک کا کام [illegible] ہے لیکن بکھری ہوئی قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے محفل سجانا کسی مرد قلندر ہی کی ہمت کا ثمرہ ہوتا ہے۔

لاہور شہر کی تنگ و تاریک گلیوں میں تاریخی مسجد جامع مسجد [illegible] کے دامن میں [illegible] چند کے نام سے ایک حلقہ [illegible] کسی ایسے ہی باہمت، ان تھک، جذبہ جنوں کے حامل [illegible] کے جذبہ سے سرشار مرد قلندر کا منتظر تھا جو اس حلقہ [illegible] کو علم دین کے طیب و طاہر پانی سے غسل دے کر جہالت اور فحاشی کی نجاستوں سے پاک کردے، جو [illegible] کی کثافت کو

[illegible] میں بدل دے اور دنیا میں ایک مشعل قائم کر دے کہ باہمت لوگ بھی ناکام نہیں [illegible] اور استقامت کی دولت سے مالا مال لوگوں کی زندگی میں وہ دن ضرور آتا ہے جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر دنیا میں عظمت کا نشان بن جاتے ہیں۔

چنانچہ انتظار کی گھڑیاں آخر کار ختم ہونے لگیں اور [illegible] چند کی انتہا [illegible] سے ہمکنار ہوئیں جس کے نتیجے میں اس حلقہ زمین پر ایک عظیم درسگاہ کی بنیاد استاذ [illegible] شیخ التفسیر والحدیث علامہ [illegible] رضوی [illegible] سے جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے [illegible] جامعہ آج علم و دانش کا عظیم گہوارہ اور دینی مدارس کی [illegible] میں ایک انفرادی مقام سے سرفراز [illegible] شہرہ آفاق درس گاہ کی صورت میں جلوہ گری کے نئے [illegible] اہل سنت شیخ علم و حکمت، [illegible] کے چمکتے ستارے استاذی المکرم شیخ [illegible] حضرت علامہ [illegible] اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف کر دیا [illegible] جائے تو [illegible] اس جامعہ کے [illegible] یہ حضرت شیخ [illegible] کے ساتھ ساتھ ملت اسلامیہ کے اس [illegible] مشعل راہ بن گئے۔ جو [illegible] دین کے لئے تڑپ رکھتا ہے اور [illegible] کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ [illegible] کی مساعی جمیلہ اور [illegible] کی ہے یہ جامعہ کہاں سے کہاں تک پہنچا تو [illegible] اس کی [illegible] عمارت اور ان میں طلباء [illegible] کا ہجوم ان مساعی کا شاہد عادل ہے جہاں لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں میں قائم یہ جامعہ علوم اسلامیہ کے شائقین [illegible] کے ساتھ ساتھ اس کی [illegible] قومی شہرت [illegible] کوششوں کی ایک ادنیٰ جھلک دکھا رہی ہے۔ جو حضرت قبلہ مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ انجام دے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ چند الفاظ جو بطور ہدیہ تحسین عرض کئے گئے حضرت شیخ الحدیث کی ان انتھک کوششوں اور [illegible] کے میدان میں استقلال کے مظاہرہ کے سامنے پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محسنِ اہل سنت، مرجع العلماء

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی

[illegible]

[illegible] کی مجلس قبلہ مفتی صاحب

[illegible] ہو گیا ہے کہ جس سے علم

[illegible] ان کی [illegible] سے چمکتے رہیں گے

[illegible] الحمد للہ

[illegible]

میں آپ [illegible] عقیدت پیش [illegible] سے انقلاب کشائی

کروں گا [illegible] تاریخ کے جھروکوں سے

[illegible] قبلہ مفتی صاحب کی [illegible] اہلسنت و جماعت کی

[illegible] کے پیش نظر [illegible] کے

[illegible] افغانستان [illegible]

میں [illegible] مسلمانوں کے لئے [illegible]

[illegible] حکومت پاکستان [illegible] بھائیوں کے لئے [illegible]

پاکستان کے [illegible] دیکھا کہ

[illegible] کہتے ہیں [illegible]

[illegible] ہندوستان کا ہر [illegible] ہے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے آشنا تھے

آج کا [illegible] اور [illegible] میں

[illegible] کے خلاف [illegible]

[illegible] حضرت قبلہ مفتی صاحب نے اس

[illegible] آپ کو پیش کیا بلکہ علماء اہلسنت کو [illegible] افغانستان کے سرکردہ

[illegible] کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں افغانستان سے [illegible]

[illegible] (سابق صدر افغانستان) مولانا محمد نبی محمدی (وزیر دفاع افغانستان) مولانا [illegible]

[illegible] مولانا محمد [illegible] (مفتی اعظم افغانستان) کو

[illegible] پاکستان سے [illegible]

[illegible] کہ مفتی اعظم صاحب نے [illegible] مولانا

[illegible] پیش کی۔

[illegible] N G O [illegible] ایک [illegible] جو مفتی صاحب نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مفتی صاحب [illegible] آج کے [illegible]

[illegible] ہے۔

قبلہ مفتی صاحب آگے بڑھے اور جامعہ نظامیہ رضویہ کو افغانی بھائیوں کے لئے وقف

کر دیا [illegible] افغانی [illegible] کا انتظام کیا جس میں

افغانستان ہی کے [illegible] مولانا [illegible] صاحب سرفہرست تھے آپ مولانا [illegible]

صاحب کے ساتھیوں میں سے تھے اور افغانی طلباء کی تعلیم اور رہائش اور [illegible] کا معقول انتظام

کیا گیا قبلہ مفتی صاحب کی ان خدمات کو تاریخ [illegible] بہرحال خدائے عزوجل [illegible] کے

حضور آپ کو جو [illegible] ان شاء اللہ۔ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

جب خدا کے فضل اور طالبان کے [illegible] قدرتی [illegible]

تو افغانستان سے انخلاء [illegible] پر قبلہ مفتی صاحب نے جامعہ نظامیہ رضویہ میں ایک عظیم الشان فتح کا جشن منایا جس میں مجاہد اعظم حضور سید [illegible] حبیب الرحمن [illegible] کے ساتھ [illegible] کی مجاہد [illegible] افغانستان [illegible] ہوئے۔ اس پروگرام میں [illegible] العصر، حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی صاحب [illegible] علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب، مفتی [illegible] قادری صاحب [illegible] شیخ الحدیث علامہ [illegible] محمد [illegible] اور دیگر [illegible] قبلہ مفتی صاحب سے [illegible] ایک ایک لفظ سے خلوص ٹپکتا نظر آتا تھا۔

دوسرا پہلو جس کو میں "[illegible]" [illegible] عالیہ [illegible] کے تاجدار حضور سید صاحبزادہ حبیب الرحمن [illegible] محمد چشتی [illegible] تاثرات تھے [illegible] اختلاف پہلے [illegible] سے صرف نظر کرتے ہوئے [illegible] موضوع [illegible] قبلہ مفتی صاحب کی شخصیت [illegible] کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ آپ کی ذات کس طرح [illegible] کی حامل تھی۔

میں نے پہلے ذکر کیا [illegible] اور [illegible] کی شکل میں سامنے آنے لگے تھے [illegible] مفتی صاحب [illegible] میں حاضر خدمت ہوا تو [illegible] ساتھ [illegible] کی اور [illegible] کے خلاف [illegible] رہے ہیں [illegible] سے افسوسناک [illegible] کا ہے۔ اس [illegible] ہونا چاہیے میں نے عرض کی کہ آپ حکم کریں میں ہر طرح حاضر ہوں۔ آپ [illegible] پر خلوص کاوشوں سے ایک جرگہ قائم کیا گیا تاکہ [illegible] کے اختلافات ختم کرائے [illegible] صلح [illegible] جرگہ کے [illegible] میں استاذ العلماء شیخ القرآن علامہ [illegible] تھے۔ دیگر [illegible] جرگہ میں مولانا مفتی محمد شریف [illegible] محمد افضل قادری، علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب، علامہ سید [illegible] حسین شاہ صاحب تھے آپ سوچ رہے ہوں گے [illegible] جرگہ میں قبلہ مفتی صاحب کا نام تو کہیں نہیں ہے مگر یہ ایک خاموش خدمت تھی جو [illegible] جس کا تذکرہ [illegible] سے آپ [illegible] ہوں گے۔

اس [illegible] ایک اہم اجلاس پشاور میں حضرت پیر [illegible] گل صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے گھر پر ہوا۔ [illegible] گل صاحب کے بیٹے نور الحق صاحب (موجودہ رکن قومی اسمبلی) بھی موجود تھے اور [illegible] بھی وہیں حاضر تھے۔ حضور سیدی و مرشدی صاحبزادہ مبارک صاحب کی طرف سے آپ کے صاحبزادہ قبلہ محمد [illegible] صاحب سابق چیف جسٹس [illegible] اور دوسری جانب [illegible] صاحب [illegible] موجود تھے۔

الحمد للہ مفتی صاحب کی کاوشوں سے یہ مسئلہ حل ہوا [illegible] قبلہ مفتی صاحب کی کتنی ایسی خاموش خدمات ہوں گی جو چشم عالم سے پوشیدہ ہیں۔

وہاں ہے [illegible] علم و [illegible] ہیں
تم کیا گئے [illegible] کے دن بہار کے

☆☆☆☆☆☆☆

محسن اہلسنت، مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث، استاذ العلماء

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

کی سوانح حیات پر مجلہ النظامیہ کا ضخیم مفتی اعظم پاکستان نمبر شائع کرنے پر میں صاحبزادگان حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان اور اراکین مجلہ النظامیہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں

منجانب: حافظ محمد صدیق سعیدی

جامعہ غوثیہ سعیدیہ گنگال، راولپنڈی

دورِ حاضر کے عظیم محدث

علامہ محمد جلیل احمد قادری، مدرس جامعہ نظامیہ، لاہور

ہر متحرک اور سرشت مسلمان کی یہ [illegible] ہوتی ہے کہ وہ [illegible] کی [illegible] کی خدمت کرے۔ [illegible] ہاتھوں کوئی بھی ادارہ خالی [illegible] حضور قبلہ مفتی اعظم پاکستان کی خدمات جلیلہ سے ہر ادارہ علم [illegible] واقف ہے [illegible] طرح آپ کی خدمات [illegible] وارث [illegible] آپ کی گمنامی [illegible] رسول اللہ ﷺ کے ہاں بہت شرف قبولیت حاصل کر گئی [illegible] تمام علمی [illegible] ترقی میں [illegible] خوب کہا گیا۔

لیس الخمول بعار علی امرء ذی جلال

فلیلۃ القدر تخفی و تلک اللیالی

ترجمہ: ایک عالم باکمال مرتبے کے لئے گمنامی عار نہیں ہے۔

شب قدر پوشیدہ رہتی ہے حالانکہ تمام راتوں میں وہی بہتر ہے۔

حضور شیخ الحدیث والتفسیر کو [illegible] کے جمع کئے بھی کم [illegible] نصیب ہوئے اور [illegible] کے طوفان سے بھی ساتھ بڑا عقیدت کے پھول بھی ملے اور حسد کے کانٹے بھی ہاتھ لگے حضرت شیخ الحدیث گئے اور آپ کے بعض حاسد بھی گئے وہاں جہاں سب گئے سب کو جانا ہے بوئے گل کا [illegible] عالمگیر [illegible] کا [illegible] جس سے نہ کوئی بچا ہے نہ بچے گا اور دم [illegible] گئے۔

جان کر منجملہ خاصانِ میخانہ مجھے

مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے

لیکن حضور مفتی اعظم پاکستان محدث اعظم کا علم باقی رہا اور [illegible] کائنات کی اس

[illegible] حق کے کلام کے امام تھے جس کے [illegible] عرب و عجم کے [illegible] کو حیات جاوداں بخشی، حضور شیخ الحدیث صاحب نے اپنی مسند حدیث کے گلشن کو جس [illegible] سے آباد کیا تو تروتازگی ان کے لئے فطرت کا انعام ہے۔

آتی ہی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو

گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

حضور شیخ الحدیث کی زندگی سے [illegible] ہی نظر آتی تھیں [illegible] محنت ہی محنت کا [illegible] محنت کی [illegible] ترقی [illegible] علم ہوتا ہے محنت ہی وہ [illegible] ہے جس کا [illegible] ضائع نہیں کرتا اس لئے کہا گیا کہ

[illegible] ہے مگر محنت [illegible] سے [illegible]

[illegible] سے [illegible] نہیں ہے

حضور شیخ الحدیث [illegible] وقت کی [illegible] محنت و مطالعہ کے اس [illegible] برکت تھی [illegible] آپ سے [illegible] کا اندازہ کرنا محال ہے [illegible] ان کے شوق کے [illegible] کسی [illegible] کی [illegible] سے کم نہیں [illegible] کس طرح اس پر [illegible] آپ کے شوق و ذوق کا اندازہ کرنا عام عقلوں سے بالا ہے کیا خوب کہا گیا۔

کچھ اور ہی نظر آتا ہے کاروبارِ جہاں

نگاہِ شوق اگر ہو شریکِ بینائی

نگاہِ شوق میسر نہیں اگر تجھ کو

ترا وجود ہے قلب و نظر کی رسوائی

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قبلہ مفتی اعظم پاکستان کو غیر متناہی محاسن اور کمالات عطا کر رکھے

تھے اس بحر کی سی گہرائی میں خراج عقیدت کے طور پر اس سے بہتر تعبیر اور کیا ہو سکتی ہے۔

سوئے گل میں پوچھتے ہو کیا حال تم اس دیوانے کا
جس نے ایک ہی گل کے اندر سارا گلستاں دیکھا ہو

یکیل شیخ الحدیث ہونا آپ کا خاصہ اور شعار تھا۔ [illegible] شیخ عبدالحق محدث دہلوی [illegible] محدث حدیث کے جواہر [illegible] تو متاخرین میں محدث اعظم پاکستان [illegible] سے چلو بھر [illegible] سربراہ [illegible] مفتی اعظم محدث اعظم [illegible] سے حدیث شریف پڑھ کر [illegible] بخاری شریف اور مسلم شریف پڑھاتے [illegible] معلوم ہوتا کوئی شخص [illegible]۔

ایک بار [illegible] حدیث [illegible] کا تذکرہ شدت سے [illegible] ارشاد فرمانے لگے [illegible] وہ حق فرماتے [illegible] کی کوشش کرتے ہیں اور آپ حدیث سے متعلق [illegible] حدیث سے ان کے [illegible] استنباط کرتے اور [illegible] الوھابیہ قوم لا یعقلون۔

اور شیخ الحدیث [illegible] آپ میں [illegible] پائی جاتی تھیں مثلاً فقیہ [illegible] حدیث [illegible] وغیرہ۔ راقم نے ترمذی و مسلم آپ سے پڑھی تھیں [illegible] چند اقتباس

استنباط مسائل میں اپنی مثال آپ

1 مسلم شریف ج ۲ ص ۲۵۰ باب اثبات حوض النبی ﷺ میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی تفصیلی روایت موجود ہے۔ جس میں آقا ﷺ نے [illegible] اس کے بعد آخر میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ واللہ ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ترجمہ: قسم بخدا مجھے تمہارے متعلق یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ آج کل وہابیوں [illegible] کی بات

بات بڑی جسارت اور پاک ہستیوں پر شرک کی تہمت لگانا ہے۔

2 مسلم شریف ج ۲ ص ۱۵۲، ۱۵۱ باب تحریم الکلب۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے وہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے [illegible] انہوں نے مارنا شروع کر دیا پھر کہا اعوذ برسول اللہ پھر انہوں نے مارنا بند کر دیا۔

[illegible] کہ جب خدا کا نام لیا تو [illegible] اور جب رسول کا نام لیا تو [illegible] حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شعر کو [illegible]

حدیث میں تطبیق کی مثال

1 مسلم شریف ج ۲ ص ۳۱ باب تحریم الاحتکار فی الاقوات حضرت [illegible] سعید بن مسیب [illegible] سے حدیث [illegible] سے شکار [illegible] حضرت سعید سے کہا گیا کہ آپ تو احتکار کرتے ہیں تو حضرت سعید نے کہا کہ معمر وہ شخص تھا جو حدیث بیان کرتا تھا احتکار بھی کرتا تھا۔

تطبیق: جب بظاہر حدیث میں تعارض معلوم ہو تو قبلہ مفتی صاحب نے اصول حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا [illegible] جب عمل کے خلاف ہو تو وہ حدیث یا تو مؤول ہوگی یا منسوخ ہوگی۔ یہاں [illegible] تاویل ہوگی کہ احتکار مطلق منع نہیں ہوگا بلکہ اس وقت منع ہوگا جب کہ [illegible] میں قلت پیدا ہوئی ہو ورنہ اس کی ملکیت ہے جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

2 مسلم شریف ج ۲ ص ۶۳ باب حد السرقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اس چور پر لعنت ہو جو ایک انڈہ چوری کرتا ہے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا حالانکہ باقی روایات اس کے خلاف ہیں تو اس کی تطبیق یوں ہوگی۔

یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہ ہوگی بلکہ اصول یہ ہوگی کہ حضور نے بطور زجر و توبیخ ارشاد فرمایا۔ [illegible]

فن اسماء الرجال میں قبلہ شیخ الحدیث کا کمال۔

1 جامع الترمذی ج ۱ ص [illegible] باب ما جاء ان النبی ﷺ کان [illegible]۔

بظاہر امام ترمذی کے [illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] مجہول ہے اور مجہول کی روایت مقبول نہیں ہوتی آپ [illegible] اس [illegible] جانتے ہیں

جواب نمبر [illegible] مجہول راوی کی روایت سے عدم قبولیت کا تعلق خیر القرون کے بعد والوں کے ساتھ متعلق ہے صحابہ تو سارے عادل ہیں۔

جواب نمبر ۲ [illegible] من اصحاب النبی ﷺ [illegible] کے مجہول سے متعلق نہیں بلکہ [illegible] ثاہد کے لئے ہے کیونکہ اصل مسئلہ تو پہلے بیان ہو چکا ہے۔

2 نحوی مسئلہ پر اعتراض کا جواب۔

جامع ترمذی ص ۳ باب ما جاء فی مفتاح الصلوٰۃ الطہور، حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی چابی طہارت ہے اور اس کا تحریمہ تکبیر ہے [illegible] اس مقام پر مفتی صاحب نے [illegible] نحوی [illegible] کے [illegible] طریقے سے احناف کی تائید کرتے ہوئے جواب دیا۔

اعتراض: مبتدا خبر جب معرفہ ہوں تو اس وقت وہ حصر کا فائدہ دیتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ احناف کے ہاں ایک تکبیر تحریمہ کے بجائے صرف تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے سے افتتاح ہوگا حالانکہ کتب احناف میں مذکور ہے کہ اللہ اکبر کے علاوہ اللہ اجل، اللہ اعظم، اللہ الکبیر وغیرہ کلمات سے تکبیر تحریمہ ادا ہو جاتی ہے۔

جوابات

(۱) مبتدا خبر والا [illegible] کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثریہ ہے۔ (۲) خبر مساوی ہے حقیقی نہیں۔

(۳) خبر واحد [illegible] الشروط [illegible]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبلہ شیخ الحدیث والتفسیر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی صاحب کا وصال......اور ہمارا حال

مولانا غلام نصیر الدین چشتی، معظم [illegible] لاہور

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

(الرحمن ۲۶، ۲۷)

ترجمہ: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہونا ہے۔ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

[illegible]

سیدنا حضرت نصیر [illegible] ہیں

[illegible]

قدیم دور عرب کی تاریخ میں قس بن ساعدہ الایادی کا ایک خطبہ جو [illegible] عکاظ کے میلہ میں [illegible] حضور اکرم ﷺ ابتدائی دور میں آپ بھی تشریف لے گئے اور جب قس بن ساعدہ نے خطاب شروع کیا تو حضور کریم ﷺ سامعین میں تشریف فرما تھے۔

(یاد رہے آپ ﷺ نے اس کے [illegible] الفاظ بھی فرمائے تھے اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا۔

"ان من البیان لسحرا" "بعض بیانوں میں جادو ہوتا ہے"

"قس بن ساعدہ کی سب شاندار تقاریر کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ایہا الناس اسمعوا وعوا، انہ من عاش مات و من مات فات و کل ما ھو آت آت، لیل داج و نہار ساج و سماء ذات ابراج و نجوم تزھر و بحار تزخر و جبال مرساۃ و ارض مدحاۃ و انہار مجراۃ، ان فی السماء لخبرا وان فی الارض لعبرا، ما بال الناس یذھبون ولا یرجعون؟ ارضوا بالمقام فاقاموا ام ترکوا فناموا؟ یا معشر ایاد این الآباء و الاجداد و این الفراعنۃ الشداد؟ الم یکونوا اکثر منکم مالا و اطول آجالا؟ طحنھم الدھر بکلکلہ و مزقھم بتطاولہ"

"اے لوگو! سنو اور یاد رکھو جو جیتا ہے وہ مرے گا جو مرے گا وہ بچھڑ جائے گا جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اندھیری رات، روشن دن، برجوں والا آسمان، چمکتے ستارے، ٹھاٹھیں مارتے سمندر، گڑے ہوئے پہاڑ، بچھی ہوئی زمین، بہتے دریا شاہد ہیں کہ یقیناً آسمان میں کوئی خاص قوت ہے اور زمین میں عبرتیں ہیں آخر یہ لوگ کہاں چلے جاتے ہیں کہ وہاں سے پھر واپس نہیں آتے؟ کیا وہاں رہنے پر رضامند ہو گئے؟ یا پھر چھوڑ کر سو گئے؟ اے ایاد والو! تمہارے آباؤ اجداد کدھر گئے؟ ان عاد و ثمود کا کیا حشر ہوا؟ کیا مال و دولت میں وہ تم سے بڑھ چڑھ کر نہ تھے؟ کیا ان کی عمریں تمہاری عمروں سے زیادہ نہیں ہوتی تھیں؟ زمانے نے سب کو زمانے کی چکی میں پیس ڈالا اور ان کی شان و شوکت کو پارہ پارہ کر دیا۔"

ابن ماجہ کی روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں سب سے زیادہ دانا اور زیرک وہ مسلمان ہے جو موت کو سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے اور جو لوگ موت کے مابعد کے لیے سب سے اچھی تیاری کرنے والے ہیں وہی دانا اور سمجھدار ہیں۔ ذوق کا یہ شعر اہل ذوق کے لیے۔

کیا وہ جینا؟ جس میں ہو کوشش نہ دین کے واسطے
دیکھے وہاں کے بھی کچھ ؟ یا سب یہاں کے واسطے

مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے جس میں حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے تو اٹھتے اور فرماتے اے لوگو! اللہ کو یاد کرو آ چکا ہے

راجفہ، پہنچی جس کے متصل پیچھے آنے والی آ پہنچی موت آ پہنچی مع ان تکالیف کے جو اس میں ہیں۔..... موت ہر شخص کی قیامت صغریٰ ہے اور بڑی قیامت کا مکمل مطلب یہ کہ ضروری ہے اعمال صالحہ میں جلدی کرو۔ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

اٹھے جو کام کرنے ہیں کر لو ..... جان اپنی نکلی جاتی ہے

انہی حضرت عظیم البرکت فرماتے ہیں۔

اتر کے چاند ڈھلی چاندنی جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے یہ دو دن کی اجالی ہے

آج 2003 0 7 حضرت مفتی اعظم پاکستان کی زیر نگرانی جامعہ نعیمیہ میں منعقدہ بزم میں مفتی محمد خان قادری درس علم الفقہ دے رہے تھے۔

کام کرنے کے بہت دن ہیں اس وقت ہمارے پاس ہم ہے یک سو بھی ہم سے نہ رہا تو بیداری۔

لمحوں نے خطا کی تھی.... صدیوں نے سزا پائی والا معاملہ ہوگا۔

وقت کی قدر و قیمت سے آگاہی کسی بزرگ کا قول ہے اور ہمارے استاذ گرامی ستادہ حضرت مفتی اعظم پاکستان دامت برکاتہم العالیہ جس کی عملی تفسیر تھے کہ

عمر کہ خدا داد با کم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

میں بھاگ کر پاس سے کاگا ہو سوری نگاہوں سے وصل ہو گئی لیکن گھڑی بھر کی غفلت برتنے سے منزل سو سال مجھ سے دور ہو گئی۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ خود غفلت کو اپنے قریب پھٹکنے نہ دیتے اور اپنے بچوں اور شاگردوں کو غفلت برتتے ہوئے دیکھنا ناپسند فرماتے۔ ان کی ایک ہی ہدایت ہوتی [illegible]!

کار کن کار بگذر از گفتار

کاندریں راہ کار باید کار

اسی لئے آپ پسند فرماتے [illegible] درس و تدریس کے بجائے خلوت گزینی کو ترجیح [illegible] ناپسند فرماتے تھے وہ ایسے عالم اور مدرس کے حق میں [illegible] اور اگر کسی مدرس اور عالم [illegible] [illegible] آپ طلبہ کو استقامت کی تلقین کرتے [illegible] مشکلات کو خندہ پیشانی سے [illegible] کی تلقین کرتے اور فرماتے آپ وارث انبیاء (علیہم السلام) ہیں۔ حضور پاک ﷺ کے وارث ہیں [illegible] آپ ﷺ کی زندگی اور آپ کی سیرت [illegible] رکھتے ہوئے [illegible] حضور پاک ﷺ کی کل زندگی [illegible] پیش نظر رکھنا چاہیے گویا کہ یہ مشکلات [illegible] پاک ﷺ کی وراثت اور سنت سمجھ کر برداشت کرنی چاہئیں علماء اور مدرسین کے لئے فتوحات اور سہولیات تیس سال مکمل ہونے پر آخر میں نصیب ہوتی ہیں اس لئے علماء کو ابتدائی تیرہ سال سخت سے سخت مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہونا چاہیے اور شروع میں [illegible] مدرس عالم خطیب اور دین کے خادم صاحب آرام، سہولیات اور فتوحات کی [illegible] لگا بیٹھیں گے تو پھر دین کا کام کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا [illegible] گے۔

علماء کی خلوت گزینی کے موضوع پر حضرت مولانا جامی کا شعر ہے وہ فرماتے ہیں۔

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخاں

کنجے گرفت و یاد خدا را بہانہ ساخت

دیکھو مولانا جامی علیہ الرحمہ کتنے بڑے بزرگ تھے لیکن وہ محقق مدرس اور مصنف تھے [illegible] حضرت علی شاہ محدث، حضرت پیر مہر علی شاہ کتنے بڑے بزرگ لیکن وہ بھی [illegible]

[illegible] مفتی و محقق تھے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب سے نہایت قریب [illegible] سے عبادت زندگی [illegible]

کوشش کرتے تھے پھر تمہاری کچھ خیر نہیں۔"

وہ میں کدھر جا رہا [illegible] میں تو بات کر رہا تھا اپنے پیارے [illegible] کی [illegible] زندگی کی [illegible] آپ کی بسر کردہ زندگی [illegible] یہ حقیقت [illegible] ہے کہ

لا تحسب المجد تمرا انت آكله

لن تبلغ المجد حتى تلعق الصبرا

[illegible]

بزرگی اور شرف تک رسائی تو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ تو "سہیل" کو نہیں پکڑ لیتا۔ مفتی صاحب بعد میں پہلے تو خود لکھتے تھے اور آخر میں تو زیادہ تر ساجد میں لکھوا دیتے تھے مفتی صاحب کے دو الفاظ تھے اور آپ کے یہ دونوں عزیز بہت سب سے خوب سمجھتے ہیں۔

ولہ طمعان ازی و شری — وکلا الطعمین قد ذاق کل

ان کے پیچھے [illegible] سمجھے ہیں

ایک عالم کی موت پر ایک عالم کیوں روتا ہے؟

علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں سابقہ امتوں میں جب کسی نبی اور رسول کا انتقال ہو جاتا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ دوسرے نبی اور رسول کو مبعوث فرما دیتے جو اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم تک پہنچانے کا فریضہ سر انجام دیتے لیکن امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول اور نبی نہیں آتا۔ اب یہ فریضہ تبلیغ علماء امت کے سپرد ہے کہ وہ دین اسلام اور شریعت کے احکام لوگوں تک پہنچائیں اور وہ پہنچاتے ہیں۔

علماء کی مثال ایسے ہے جس طرح زمین کے لئے بارش ہے اور جسم کے لئے روح اور [illegible] ہے اور جس طرح ستارے آسمان پر ہیں اور آسمان کی زینت ہیں اور شیاطین کو بھگانے کے لئے سنگباری کا کام دیتے اور یہ ستارے سرچشمہ نور ہیں جن سے روشنی حاصل ہوتی ہے علامات اور نشان راہ ہیں کہ ان کے ذریعے سے راستے معلوم کئے جاتے ہیں تو یہ علماء بھی اسی طرح ہیں کہ علماء زمین کے ستارے ہیں اور زمین کی زینت اور معمور ہیں [illegible] جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔

اور تیسرا وہ سرچشمہ ہدایت ہیں جس کے ذریعے جہالت کی تاریکیوں میں اور ضلالت و گمراہی کے تیرہ و تار ماحول میں ہدایت معلوم کی جاتی ہے۔

چوتھا یہ کہ عقائد صحیحہ کی ان کے ذریعے پہچان حاصل ہوتی ہے اور حلال و حرام کا پتہ

ہوتا ہے حق و باطل میں فرق واضح ہوتا ہے علماء بھی ستاروں کی طرح زمین کے شیطانوں سے لڑتے رہتے ہیں۔

بعض اہل دانش کا کہنا ہے کہ سورج (دھوپ) پانی اور ہوا زمین کی زندگی اور عافیت کا ذریعہ [illegible] موجود ہے جبکہ علماء دین کی بھی ضرورت ہیں کہ ان کا کوئی متبادل نہیں ہے علماء سے محبت کی وجہ [illegible] امر کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ ان کو یہ مقام محبوبیت محض اس علم شریعت کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے جو یہ علوم حق اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ یہ نبیوں کے وارث ہوتے ہیں اور نبیوں نے مال و دولت کا کسی کو وارث نہیں بنایا ان کی وراثت علم شریعت ہوتا ہے اسی لئے علماء متقین فقہاء محدثین اور [illegible] معلمین، مبلغین [illegible] کی موت پر غمگین، افسردہ اور رنجیدہ ہوتے ہیں جیسا کہ ایک شاعر کہتا ہے

لعمرک ما الرزیۃ فقد مال — ولا فرس یموت ولا بعیر

ولکن الرزیۃ فقد شیخ — یموت بموتہ خلق کثیر

تیری زندگی کی قسم! مال مویشیوں کی ہلاکت کوئی بڑی مصیبت نہیں ہوتی لیکن کسی عالم دین کی موت بڑی مصیبت ہوتی ہے کیونکہ اس کی موت سے کثیر مخلوق موت اور ہلاکت کے منہ میں چلی جاتی ہے ایک شاعر بہت اچھی بات کہہ گیا۔

وما کان قیس هلکہ هلک واحد — ولکنه بنیان قوم تهدما

قیس کی موت فقط ایک فرد کی موت نہیں ہے وہ تو ایک قوم کا ایک قلعہ تھا جس کے منہدم ہونے سے پوری قوم اور ملت بظاہر غیر محفوظ ہو گئی ہے۔

محترم حضرت قبلہ محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب فرما رہے تھے کہ حضرت مفتی صاحب کی وفات سے بھی قوم کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

آسمان کو بھی [illegible] آپ کے جنازے کے وقت تو آسمان بھی رو رہا تھا اور زمین والے بھی [illegible] سب کی آنکھیں اشکبار تھیں اور خصوصاً علماء سے پ

[illegible] دیکھی نہ جاتی تھی، ہماری طرح ہر کوئی کہہ رہا تھا

بگذار تا بگریم چوں ابر در بہاراں
کز سنگ نالہ خیزد وقتِ وداعِ یاراں

خسرو علیہ الرحمہ

چھوڑ دو تاکہ ہم بہار کے بادلوں کی طرح رو لیں کیوں کہ
پیاروں کے وداع ہونے کے وقت تو پتھر بھی رو پڑتے ہیں

علاوہ مشائخ و [illegible] آپ سے حاصل [illegible] ہوتے ہوئے [illegible] کر دل [illegible] میں [illegible] حضرت امام اہل سنت اشاہ احمد رضا تشریف لا چکے ہیں۔ جب حضرت عبد [illegible] صاحب تشریف لائے تو اور [illegible] مقرر و علماء نے [illegible] دعوت [illegible] صاحب [illegible] تشریف [illegible] فرمائیں [illegible] مفتی صاحب [illegible] اچانک [illegible] تو سارا سماں [illegible] چلا ہے۔

لا پرتاں دے ولاے او گئے
اوگئے اور دلی دے جانی او گئے

تھوڑا اس وقت ہمارے ساتھ رہو!

میرے طالب ساتھیو! اس سانحہ ارتحال کے اعلیٰ اور [illegible] اثرات کے ساتھ ہمیں ہر وہ لمحہ بھی سامنے رکھنی ہیں چند امور [illegible] کے لئے میرے ساتھ رہیے۔

واقعہ اولیٰ بے شک لوگوں پر موت کا آنا سنت جاریہ ہے، اور قانونِ قدرت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل نفس ذائقۃ الموت (آل عمران:۱۸۵)

"ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔"

ہمیشہ [illegible] صرف اللہ پاک کی ہے "هو الحی القیوم" یعنی جو قیوم ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور جو کچھ بھی [illegible] کل من علیہا فان کل نفس ذائقۃ الموت کی [illegible] کار فرما ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں [illegible] کے لئے تعزیت اور تسلی ہے کہ اس کائنات میں [illegible] ہمیشہ [illegible] صرف [illegible] ہے۔

[illegible] جیسے کہ ارشاد خداوندی ہے۔ (انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون) [illegible] بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

[illegible] وصال [illegible] موت [illegible] جسم [illegible] سے چھپ گئے [illegible] اللہ [illegible] صورت میں [illegible] آپ ﷺ [illegible] کے بعد [illegible] حق کا [illegible] پھر آیا کہ

(وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم و من ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و سيجزي الله الشاكرين) (آل عمران:۱۴۴)

ترجمہ: اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو صلہ دے گا۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے " والأديان لا تزول بموت الأنبياء "

[illegible] علیہم السلام کی موت سے دین ختم نہیں ہوتا [illegible] علیہ
السلام کی موت سے دین ختم نہیں ہوتا تو علماء دین کی موت سے بدرجہ اولیٰ دین پر زوال نہیں
آسکتا شرط یہی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سنت کے مطابق [illegible] اکابر علماء حق نے اپنی زندگی میں دین
پھیلانے کے لئے رجال دین کی ایک بہترین جماعت تیار کر دی ہو جو ان کے قائم مقام ہو کر
آگے صحیح عقائد [illegible] دین و صحیح اخلاص جانشین ثابت ہو سکیں۔ اور الحمد للہ ہمارے [illegible]
[illegible] حضرت مفتی صاحب نے [illegible] تعداد میں [illegible] متعلقین [illegible] اہل علم
جماعت اپنے حلقوں سے [illegible] آپ کے تلامذہ
کی فہرست پر نظر ڈال کر معلوم کی جا سکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ

ھل تکفی الدموع والاحزان؟   ھل یکفی العزاء والکلام؟

کیا صرف رونا دھونا [illegible] تعزیتی تقریبات منعقد کر کے [illegible]
[illegible] کہ ہم سبکدوش ہو گئے" [illegible] جس طرح [illegible] حق سے
ساتھ محبت کا اظہار کریں ان کی مدح کریں ان کا [illegible] اسی طرح ہم پر یہ بھی
واجب ہوتا ہے کہ ہم [illegible] اسلاف کرام [illegible] زندگی [illegible] کریں ان کے نقش قدم پر چلیں
کتاب و سنت کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط سے مضبوط کریں تا کہ ہمیں یہ توفیق نصیب ہو کہ جہاں ہم
"اولئک آبائی فجئنی بمثلھم" کا فلک شگاف نعرہ بلند کریں وہاں ہم پہاڑوں
کی طرح یہ کہہ کر [illegible] ہمت اور توفیق سے [illegible] کہہ سکیں۔

اذا مات منا سید قام سید   قؤول لما قال الکرام فعول

ایک آخری بات

حضرت گرامی [illegible] معزز طالب علم ساتھیو!

اس موقع پر [illegible] میں مجھے ایک بات عرض کرنی ہے جس سے [illegible] صرف نظر اور غفلت

[illegible] ہوتی ہے، دوسرا [illegible] یہ ہے کہ ہمارے شیوخ عظام اور علماء کرام آخرت کی طرف سفر کر جاتے
ہیں، ان کی رحلت ان شاء اللہ العزیز خیر کی طرف [illegible] کے بعد طالب علموں کا اور [illegible]
علاوہ علاقے کا [illegible] کیا ہونا چاہیے ان کی سب [illegible] ہیں۔ ایک دو باتیں عرض
کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب [illegible] پر عمل کرنے کی توفیق [illegible]
ہمارے [illegible] یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ [illegible] میں اہل علم کی کمی نہیں ہے جو علم و
فضل، عمل و تقویٰ اور حسن عقیدہ و مسلک کی برکتوں سے مالا مال ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور
حسن مسلک میں [illegible] ثابت قدم رکھے اور ہمیں [illegible]
اور [illegible] میں [illegible] اور دین کے لئے خواص و اہلیت کی [illegible] نصیب فرمائے [illegible]
عصر حاضر کے ایک عرب [illegible] الشیخ علامہ خالد [illegible] نے [illegible] ذهاب الأمة
عند الله [illegible] کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے [illegible] جو سعودی عرب سے
نکلنے والے عربی مجلہ الدعوۃ میں چھپی ہیں [illegible] وہ لکھتے ہیں۔
ترجمہ: (1) مسلمان اس وقت بڑا خوش ہوتا ہے [illegible] فرحت ہوتی ہے جب وہ
دیکھتا ہے علماء امت میں سے ایک جلیل القدر عالم دین کے انتقال کے موقع پر اس کے جنازہ میں
شرکت کے لئے لوگوں کا ایک جم غفیر جمع ہے [illegible] عامة الناس کے
علاوہ علماء و مشائخ کی ایک کثیر تعداد [illegible] خشوع و خضوع سے [illegible] اشکبار آنکھوں [illegible] دعائے
مغفرت کرتی [illegible] رحمت [illegible] بلندی درجات کے لئے دعا میں اٹھے ہوئے
ہاتھوں کے ساتھ شریک جنازہ ہے۔ [illegible] یہ دیکھ کر فرحت محسوس کرنے لگتا ہے جملہ مشائخ
کرام اور علماء عظام [illegible] کہ علماء نے باہم "لحمک لحمی جسمک جسمی"
[illegible] تمام [illegible] اوصاف سے متصف چل رہے ہیں اور وہ دعا کرنے لگتا ہے

اللھم الف علی الحق قلوب المسلمین واجمع ذات بینھم واھدھم سبل السلام۔
لیکن [illegible] مشکل یہ ہے کہ [illegible] علماء [illegible] اور ان کا [illegible]

[illegible] وقت کا [illegible] اور صرف [illegible] سلسلہ [illegible] کی طرف [illegible] کر جاتا ہے جب کہ لازم یہ ہے اور ضرورت و حاجت اس امر کی ہے کہ [illegible] و مشائخ بلند ہمتی اور اولوالعزمی اجتماعی شعور و صلاحیت کے جذبے کے ساتھ ایک دوسرے کے قدم سے قدم [illegible] جس میں امت مسلمہ [illegible] عظمت رفتہ کی بحالی کا سامان [illegible] وقت [illegible] ہیں۔ فالی اللہ المشتکیٰ وھو المستعان

2 دوسری بات یہ ہے [illegible] چاہیے [illegible] مشغول [illegible] اللہ تعالیٰ پر توکل [illegible] رکھنا چاہیے امت مسلمہ میں [illegible] علماء و صلحاء [illegible] عقیدہ [illegible] حال [illegible] کبھی [illegible] ہیں [illegible] مستعدی کے ساتھ [illegible] کی طرف رجوع کر [illegible] علم و فضل کے [illegible] حاصل کریں [illegible] صحبت کے [illegible] سے روشنی پائیں اور [illegible] قلوب کو [illegible] مشورہ لیں اور ان کے ساتھ نیک [illegible] کے آداب کے ساتھ پیش آئیں۔ [illegible] ضرورت ہے۔ [illegible] صحبت میں بیٹھ کر ان سے استفادہ کر سکیں۔

ہمیں ہر علمی کام اور روحانی عمل باہمی مشاورت سے کرنا چاہیے۔ آپس میں الفت و محبت اور دینی کاموں میں خلوص و للہیت سے للہ فی اللہ تعاون ہونا چاہیے اور علماء سے محبت و عقیدت کا اظہار ان کے وصال فرمانے کے بعد شروع نہیں ہونا چاہیے بلکہ ان کے کوچ کرنے سے بلکہ کچھ عرصہ قبل سے بھی پہلے شروع ہو جانا چاہیے۔ [illegible] کا قول [illegible] کہ

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارے
یاد آئے گی تجھے میری وفا میرے بعد

هذا و اسأل الله سبحانه و تعالى بمنّه و كرمه و جوده و احسانه و فضله أن يتغمد علمائنا بواسع رحمته و يسكنهم بحبوحة جنانه و اسأل الله رب العرش العظيم بأسمائه الحسنى و صفاته العلى أن يغفر لأستاذنا الكريم فضيلة الشيخ حضرت العلام المفتي محمد عبد القيوم الهزاروي قدس سره و أن يجعله في جنات النعيم و أن يجعل لانقطاع بعدم شيخ مستمر غير منقطع و أن يوفق أولاده و حفدته الصلبية و الروحانية بخدمة الإسلام و المسلمين ادعوا الله تعالى أن يؤلف على الحق قلوب المسلمين أهل السنة و الجماعة و يجمع ذات بينهم و يهديهم سبل السلام انه ولي ذلك و القادر عليه حسبنا الله و نعم الوكيل نعم المولى و نعم النصير

اور اس [illegible] 21 [illegible] ختم بخاری شریف کے مبارک موقع پر [illegible] سب [illegible] قبل حضرت شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبد الستار سعیدی صاحب و شیخ الحدیث علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب و حضرت ناظم صاحب [illegible] ہیں [illegible] ختم بخاری [illegible] حضرت محدث اعظم [illegible] حضرت مفتی صاحب کے روحانی تصرف کی وجہ سے کوئی کمی محسوس نہیں ہوئی .... کہ

وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو اس چاند کی جو تہ مزار چلا گیا
فقیر

☆☆☆☆☆☆☆

کاروانِ عشق و مستی را امیر

حافظ خادم حسین رضوی، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

مضت الدهور وما اتين بمثله
ولقد اتى فعجزن عن نظرائه

زمانے گزر گئے لیکن وہ ان جیسا نہ لا سکے اور جب کوئی آیا تو وہ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز رہے۔

جس عظیم رجال کے بے حقیقی سے مذکورہ بالا شعر کی تشریح ممکن ہے سرمایہ ملک و ملت مفتی اعظم استاذی سیدی وسندی قبلہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات ستودہ صفات بھی تھی۔

جب بدعت کو سنت کے نام سے اور صلح کلیت کو وسعت نظری کے عنوان سے متعارف کیا جا رہا تھا تو آپ کی ذات جہت شخصیت اہل حق کے لئے مینارۂ نور اور باطل کے مقابلہ میں مضبوط چٹان کا کام دے رہی تھی۔

اسی طرح جب دین کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک میں مغربی تعلیم پروان کی طرح بڑھایا جا رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ دینی مدارس میں دینی تعلیم کو ثانوی حیثیت اور مغربی تعلیم کو ترقی و عروج کا ذریعہ قرار دے کر روایت دی جا رہی تھی تو دینی مدارس کے تابناک مستقبل کے لئے آپ کی شخصیت امید کی ایک کرن تھی۔

شمع کشتہ کو جلا سکتی ہے سوز عشق اگر
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

جس پرفتن دور میں قرب شاہی کو سب سے بڑا اعزاز سمجھا جانے لگا ہو اور لوگ شاہوں کے دربار سے وابستہ ہو کر حکمرانوں کی مدح سرائی کو پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنا لیں جیسے انہیں مقصد

حیات بنا لیا ہو ایسے دور میں بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حکمرانوں کے سامنے اظہار حق بلند کرنے والے مرد حق حضرت قبلہ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ الاحد رہے۔

فقر ما تا ذوق عریانی نداد
آں جلال اندر مسلمانی نماند

گداز فقرے کہ عریانی دہد
خنک آں فقرے کہ سلطانی دہد

آپ کے تشریف لے جانے کے بعد امت مسلمہ کو جس عظیم صدمہ سے دوچار ہونا پڑا اس کی تلافی و تدارک تو اس لئے ناممکن ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"موت العالم ثلمة فی الاسلام لا تسد" عالم ربانی کی موت اسلام میں ایسا رخنہ ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

ایک دوسری حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا

"موت العالم مصيبة لا تجبر" عالم ربانی کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

لیکن قضا و قدر کے سامنے ایک مومن کے لئے سوائے تسلیم و رضا اور صبر کے اور کون سا راستہ ہو سکتا ہے؟

اس لئے کہ جب ہمارے آقا و مولا حضور پر نور ﷺ اس ظاہری دنیا سے تشریف لے گئے جن کے لئے سب کچھ بنایا گیا ہے تو اور کس نے یہاں رہنا ہے؟

ولو كان فی الدنيا بقاء لساكن — لكان رسول الله فيها مخلداً
وما احد ينجو من الموت سالماً — وسهم المنايا قد اصاب محمداً

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے توسل سے آپ کی علمی اور روحانی ورثہ کو آپ کے مشن کے ساتھ اخلاص اور دیانت سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جو تیری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

از قلم: حافظ محمد کاشف جمیل

[illegible] جو [illegible] شہادت [illegible] استاذ العلماء [illegible] شیخ الحدیث والتفسیر اہل سنت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ منفرد علمی اور روحانی شخصیت تھے اہل سنت و جماعت کے مقتدر اور مستند علمائے کرام میں بھی آپ ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔

آپ کی وفات نے [illegible] علم و فضل [illegible] کا شانہ اہل سنت [illegible] روشنیاں گم ہو گئیں اور [illegible] ایک درخشاں آفتاب غروب ہو گیا۔ آپ کی رحلت سے [illegible] پریشان [illegible] گوشے گوشے [illegible] آپ کے اہل خانہ، آپ کے شاگرد، مرید، آپ کے احباب، آپ کے [illegible] آپ کے تلامذہ، آپ کے خوشہ چین، آپ کے [illegible] آپ کے [illegible] آشناؤں [illegible] اور دیدہ نم ہو کر رہ گئے۔

بوئے گل ، نالۂ دل ، دود چراغ محفل
جو تیری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

آپ کے ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے [illegible] ایک خلق کثیر بہرہ مند ہوئی۔ ہزاروں [illegible] حفاظ قرآن، علمائے کرام، خطباء، [illegible] مدرسین، مناظر اسلام و پیران طریقت آپ کے خوشہ چین ہیں۔

آپ کے حالات و آثار کو جاننے والا پورے وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہے کہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ان مقدس شخصیات میں سے ہیں جن کو محبوب حقیقی نے روز ازل سے اپنی

[illegible] سے منتخب فرما کر انہیں مخلوق کے لئے وسیلۂ فیض و رحمت بنانا پسند فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمۃ میں وہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں جو [illegible] کی خاص نشانی پہچان ہوتی ہیں۔

آپ صاحب صورت بھی تھے اور صاحب سیرت بھی، صاحب دنیا بھی تھے اور [illegible] شیخ القرآن بھی تھے شیخ التفسیر بھی [illegible] خطیب بھی تھے [illegible] کردار بھی [illegible] صاحب فصاحت بھی [illegible] مدرس علوم شرعیہ بھی تھے معلم علوم [illegible] بھی۔ آپ [illegible] جمال بھی [illegible] جلال بھی [illegible] مدرس بھی تھے [illegible] ہدایت بھی [illegible] صاحب [illegible] دعوت بھی [illegible] اسلاف بھی تھے اور [illegible] مرجع [illegible] بھی [illegible] آپ ایک جامع شخصیت تھے آپ پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

حضور سرور کائنات ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ اطلبوا العلم من المهد الى اللحد۔ حضرت شیخ الحدیث والتفسیر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی عملی تفسیر تھے۔ آپ [illegible] اللہ تعالیٰ نے آپ کو طالب علمی ہی [illegible] توفیق عطا فرمادی۔ جس کی وجہ سے آپ [illegible] علمی سفر [illegible] آپ کو [illegible] کا عظیم شاہسوار سمجھا اور جانا جاتا تھا اور آپ کو علم و عمل کا بحر بے کراں جانا جاتا تھا آپ تعلیم و تبلیغ دین میں اس قدر مصروف رہے کہ آپ کو تبلیغ رشد و ہدایت سمجھا جاتا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی ساری زندگی علم دین کے [illegible] تعلیم میں گزار دی اور ساری زندگی اسی مقصد پر نثار کر دی۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور کے ابتدائی دور میں آپ کو انتہائی کٹھن مراحل سے گزرنا پڑا مگر آپ نے صبر آزما حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور آپ مصیبتوں اور جھگڑوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے تبلیغی مشن کو جاری رکھا

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

علامت دین کا جذبہ آپ کی رگ رگ میں بسا ہوا تھا وقت آخر تک خدمت دین کی

اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی پیچ و تاب رازی کبھی سوز و ساز رومی

آپ کی زندگی اور اوصاف حمیدہ کو دیکھ کر بے ساختہ زبان پر علامہ اقبال کا یہ شعر آ جاتا ہے کہ

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

آپ کی راتیں عبادتوں اور دن خدمات دین کو پورا کرنے میں بسر ہوتی تھیں کہ

کچھ تو جاگتے ہوئے رہتے ہیں شب کو آنسو
کچھ تیری یاد کے جگنو بھی طلب کرتے ہیں

آپ اگرچہ آج ظاہری طور پر ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن میرا ایمان ہے کہ آپ رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے کیونکہ آپ کا نام زندہ رہے گا۔

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
شخصیت و کردار

از مفتی محمد [illegible] ہزاروی، مہتمم جامعہ [illegible] ملتان

حضرت مفتی اعظم پاکستان دنیائے اہلسنت کے علم و عمل اور اخلاص کے مظہر اتم تھے۔ شیخ [illegible] مفتی اعظم [illegible] مدرس، محقق، فاضل، مصنف اور علم و عمل کے پیکر تھے۔

آپ کی زندگی کے ماہ و سال صبح و شام دین متین کی خدمت میں گزرے۔ آپ نے 1953ء کی تحریک (ختم نبوت) ہو یا تحریک ختم نبوت 1974ء میں ہو یا 1977ء کی تحریک نظام مصطفی ﷺ ہو [illegible] ملتان [illegible] تحریک میں بڑے مخلصانہ انداز سے اپنے تلامذہ اور متعلقین کے ساتھ حصہ لیا اور خاموشی سے بھرپور مالی معاونت فرمائی۔

آپ کی زندگی جہد مسلسل کا نام ہے۔ آپ کی حیات مستعار کا اگر جائزہ لیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ آپ نہ فارغ بیٹھتے اور نہ دوسروں کو فارغ بیٹھنے دیتے۔

آپ کا مشن ان کی تحریک [illegible] کام اور وقت کا کام تھا۔ آپ اپنے بزرگ دوست احباب کو حسب حالات دینی، ملی، قومی، سیاسی اور مسلکی کام کرنے کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ [illegible] آپ کو کبھی درس و تدریس میں، کبھی تصنیف و تالیف میں، کبھی تنظیم المدارس کے امور میں، کبھی قومی و ملی اور مسلکی معاملات میں، کبھی تعمیراتی کاموں میں اور کبھی مخالفین کی سازشوں کا سد باب کرنے کے لئے منصوبہ بندیوں میں مصروف رکھتے تھے۔ آپ کی مساعی جمیلہ اور جہد مسلسل کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم ﷺ کے تصدق آپ کو بے مثال کامیابیوں سے نوازا۔

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان ملک کی سب سے بڑی تنظیم ہے جو پورے نظم و اتحاد کے ساتھ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مخلصانہ مثبت کردار ادا کر رہی ہے۔ ملک کے ہزاروں قابل ذکر

دینی مدارس کو سند کے لیے اسباب تعلیم اور مرحلہ امتحان [illegible] ہے جس کی
سند عالیہ، عالمیہ، خاصہ اور عامہ کو بالترتیب میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے برابر تسلیم
کرنا، جس کی بنیاد پر سینکڑوں علماء نے پی ایچ ڈی کی، انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد، جامعہ
ازہر مصر، اور طرابلس یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور آج وہ محکمہ تعلیم، قومی و صوبائی اسمبلی اور سینٹ
میں پہنچ کر دینی، ملی اور قومی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت قبلہ سن 1974ء سے [illegible] تک صدر المدرسین حضرت قبلہ علامہ
سید ابوالبرکات شاہ [illegible] اہلسنت [illegible] سید محمود احمد رضوی، سید احمد
سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور مظہر [illegible] حضرت قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اکابر
کے متعین کردہ نظام تعلیم کو چلایا۔

یہی وہ مرد حق آگاہ ہے جو نام و نمود، شہرت اور منافقت کی دنیا سے ہمیشہ لاتعلق رہا۔
[illegible] اہلسنت اور [illegible] سے ہمیشہ [illegible] کی عصبیت سے محفوظ رہے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] شیخوپورہ [illegible] دینی ادارے جو آپ [illegible]
میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ علماء کرام اور خانقاہوں کے وارث مشائخ کے قابل
تقلید نمونہ تھے، حضرت موصوف سے مرحوم کے ختم پر [illegible] مشائخ میاں جمیل احمد صاحب (سجادہ نشین
شرقپور شریف) کے صاحبزادے میاں خلیل احمد صاحب شرقپوری نے فرمایا!

حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان سے وہ کارنامے انجام ہوئے اور وہ دینی خدمات انجام
دیں جو دور حاضر کے بڑے بڑے علماء اور پیر بھی [illegible] سکے دیکھو! جامعہ نظامیہ رضویہ
لاہور، اور جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ کی عمارت کی وسعت ظاہری، اعلیٰ حسن ہزاروں طلباء کے
لئے لنگر کا انتظام ہم نے پورے ملک میں کہیں نہیں دیکھا یہ حضرت قبلہ کی کرامت ہے نشر
و اشاعت کے سلسلہ میں ہم لوگ بہت پیچھے تھے، درس نظامی متون، شروح اور حواشی کے سلسلہ میں
دوسرے لوگوں کے مرہون منت ہوتے تھے، وہ کیفیت ہمارے اکابر کی تصنیفات و تالیفات سے
خاطر خواہ [illegible] تھیں۔ تمہیں [illegible] علماء اہلسنت کی کتب دیکھیں۔

حضرت قبلہ مفتی اعظم کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ انہوں نے [illegible] اہلسنت استاذ العلماء
حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی سربراہی میں حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی
حضرت علامہ مولانا عبدالستار سعیدی، و دیگر ارباب علم و فضل کی ایک پوری ٹیم مقرر فرما دی

جنہوں نے [illegible] کی تعلیمی ادارہ [illegible] کے علاوہ تصنیف و تالیف کے میدان میں اس قدر کام کیا کہ
الحمدللہ ان حضرات اور ان کے علاوہ بہت سے دیگر اہل علم اور اصحاب قلم نے اہلسنت پر یہ احسان
کیا کہ آج مارکیٹ میں ہر عنوان پر وافر کتب موجود ہیں۔ اللہ پاک مزید توفیق عطا فرمائے
اس سلسلہ میں بہت سی درسی اور فنی کتب کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی مدرسہ
رضویہ (عربی، اردو، فارسی) کی تخریج جدید [illegible] اور ترجمہ کے ساتھ [illegible] جلدوں میں طبع ہو کر
منظر عام پر آ چکی [illegible] استاذ گرامی حضرت قبلہ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا منہ بولتا کارنامہ ہے۔

تدریسی شغف

حضرت قبلہ مفتی اعظم نے تقریباً نصف صدی تک پوری توجہ، انہماک، یکسوئی اور
تسلسل کے ساتھ درسی، تعلیمی خدمات کی [illegible] ہے [illegible] زندگی کا مقصد وحید ہی گویا یہ
خدمات دینی تھا، [illegible] بھی باقاعدگی سے ساتھ سبق پڑھاتے [illegible] طلباء کو پڑھایا، حسب
عادت محنت سے مطالعہ کرنے اور سبق یاد کرنے کی تاکید فرماتے معمول تھا۔ [illegible]
ہیں جو جامعہ نظامیہ کی جان اور روح رواں بنے ہوئے ہیں۔
طلباء کے علاوہ حضرت مولانا عبدالستار سعیدی، حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی جو جامعہ
نظامیہ رضویہ کے انتظامی معاملات کے روح رواں اور حضرت کے [illegible] مولانا غلام فرید
ہزاروی کے ساتھ الوداعی ملاقات کی، زندگی بھر یاد رکھنے والی محبت بھری باتیں کیں۔

انداز تدریس

آپ کے ہزاروں شاگرد اس بات کے گواہ ہیں کہ تدریسی اور تعلیمی معاملات میں بڑی
محنت کرتے، خود بھی ہر سبق کا مطالعہ کرتے اور طلباء کو مطالعہ کی تاکید فرماتے، پوری توجہ سے
عبارت سنتے، صیغے، ترکیب اور وجوہ اعراب کے بارے میں طلباء سے پوچھتے اور ان کی اصلاح
کرتے، تکرار و مطالعہ کی بار بار تاکید فرماتے اور طلباء کرام کو فرماتے کہ ہر فن کی ایک ایک کتاب یاد
ہونی چاہیے اس سلسلہ میں کافیہ، قطبی، میبذی، تلخیص المفتاح، ہدایہ، الحکمۃ، مسلم العلوم، کنز
الدقائق اور سراجی وغیرہ کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ کا انداز تدریس آسان اور سادہ ہوتا تھا ہر

طالب علم کو اجازت ہوتی تھی کہ وہ جو بھی سبق کے بارے میں سوال کرے اگر چاہے تو بار بار سوال کرسکتا ہے اور جب چاہے سمجھ سکتا ہے۔ البتہ جو ساتھی سبق سے وقت کوتاہی کرتا یا [illegible] تو اس کی سرزنش ہوتی تھی اس میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔ مجھے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ابتدائی طالب علم ہونے کا شرف حاصل ہے اور مختلف اسباق میں علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ سید حسین شاہ شرقپوری، علامہ [illegible] شرقپوری اور مولانا مشتاق احمد صاحب کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل ہے ہم نے شارح بخاری علامہ سید احمد سعید حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب اور ان کے شاگرد رشید حضرت قبلہ مفتی اعظم صاحب رحمۃ اللہ مرقدہ سے شرف تلمذ حاصل کیا

1975ء کی بات ہے استاذ گرامی حضرت قبلہ مفتی اعظم صاحب ملتان تشریف لائے ہوئے تھے ہم وہاں جامعہ رضویہ مظہر العلوم سے حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا محمد شریف صاحب سے مل کر جامعہ رضویہ انوار العلوم میں حضرت قبلہ علامہ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے جا رہے تھے راستے میں حضرت نے فرمایا میں چاہتا ہوں ملتان شریف میں درس نظامی کا کام مضبوط ہونا چاہیے جتنا ممکن ہو [illegible] خوب محنت کرو میں نے عرض کیا مدارس چلانے کے لئے شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے [illegible] لوگوں سے [illegible] کا رابطہ نہیں میں ادارہ کس طرح چلا سکوں گا تو مسکرا کر فرمایا۔

آپ فرمانے لگے شاہ صاحب بھی [illegible] لوگوں سے تعلق بھی ہے [illegible] بھی متعارف ہیں۔ مجھے دیکھو کہ [illegible] سے بھی [illegible] ﷺ کا صدقہ ہے جامعہ نظامیہ رضویہ بھی ترقی کر رہا ہے۔

استاذ گرامی کے حکم کے مطابق ادارہ شروع کیا حضور سیدی [illegible] علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی اور حضور سیدی پیر طریقت مولانا [illegible] خان صاحب [illegible] نے افتتاح فرمایا۔

الحمدللہ آج یہ ادارہ تنظیم المدارس کے قائدانہ رکن کی حیثیت سے کام کر رہا ہے کئی مرتبہ ملکی سطح پر امتحانات میں مختلف کلاسز کے طلباء نے اول دوم سوم آنے کا اعزاز حاصل کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت موصوف کی نگاہ کرم کا صدقہ اور ان کی کرامت ہے۔

مرشد کے عرس کی آخری حاضری

گزشتہ سال [illegible] میں حضرت محدث اعظم پاکستان استاذ الاساتذہ حضور قبلہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر ہر سال کی طرح بڑی عقیدت ومحبت کے ساتھ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے میں نے دیکھا کہ حضرت نے مزار پر انوار پر بڑی سادگی عقیدت ومحبت کے ساتھ حاضری دی [illegible] ایک کونے میں اپنے شیخ کامل کی خدمت میں حاضر ہیں اور [illegible] سے بالکل بے نیاز ہیں [illegible] یکسوئی میں ایسے عقیدت [illegible] معلوم ہوتا تھا [illegible] آخری وقت [illegible] حال سے عرض کر رہے ہوں۔

مرشد گرامی!... آپ نے جو ذمہ داری میرے سپرد کی تھی اسے پورا کر دیا ہوں ابھی [illegible] یہ میری آخری حاضری ہو۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان [illegible] عالم میں سلف کے علم [illegible] مظہر [illegible] محقق استاذ [illegible] فاضل مصنف [illegible] آپ کی زندگی کے [illegible] کی خدمت میں گزرے۔

یاد آخر

27 [illegible] کی شام کو وہ چاند جو [illegible] سرزمین پر طلوع ہوا تھا لاہور کی [illegible] روشن کرتا ہوا اچانک [illegible] اور [illegible] سے [illegible] وہ نقوش ثبت کر گیا جو [illegible] جگمگاتے رہیں گے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

☆☆☆☆☆☆☆

چراغ سے جلتا ہے چراغ

حافظ محمد نواز بشیر جلالی

متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ (درجہ حدیث) لاہور [illegible] مجلہ نظامیہ، لاہور

[illegible] روشنی [illegible] سرور عالم ﷺ [illegible]

[illegible] روشنی [illegible] ہے۔

جن کے آنے سے روشن زمانہ ہوا
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

[illegible] روشنی [illegible] صحابہ [illegible] سرکار مدینہ ﷺ [illegible] حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی [illegible] شعاعوں سے چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں [illegible] تشنگان علم کی پیاس بجھا رہے ہیں تشنگان علم [illegible] سے عرض کرتے ہیں۔

قانون قدرت یہ ہے کہ جو بھی آیا اسے جانا ہے

كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام

ہر چیز فانی ہے باقی تو صرف رب العزت کی ذات والا صفات ہے کل نفس ذائقة الموت کے تحت ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے تو آپ ﷺ کے ظاہری طور پر اس دنیا سے

[illegible] جانے کے بعد اس مسند پر روشنی کا سلسلہ کون چلائے گا؟ امت محمدیہ کا استاد کون ہوگا؟

سرور عالم ﷺ کی نگاہ [illegible] امت کے [illegible]

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ [illegible] 33ھ تک [illegible] حضور کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کا درس [illegible] حضرت عبد اللہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] 33ھ سے لے کر 66ھ تک [illegible] حضرت [illegible] 66ھ سے [illegible] 96ھ تک درس حدیث [illegible] کے بعد حضرت حماد بن ابی سلیمان [illegible] 96ھ سے [illegible] 120ھ تک [illegible] امام اعظم ابو حنیفہ [illegible] 120ھ سے لے کر 150ھ تک درس حدیث [illegible] امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن شیبانی، امام [illegible] امام شافعی جیسے عظیم محدث ہیں۔

حتی کہ یہ چراغ سے چراغ جلتے رہے [illegible] کی روشنی بڑھتی گئی پھر ایک وقت ایسا بھی [illegible] شیطانی [illegible] چراغ حق کی روشنی پھیلانے والا سرہند شریف کا [illegible] مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی اس چراغ کی روشنی کا مظہر بنا [illegible] حضور کریم ﷺ کی حدیثوں کا درس ہوتا رہا برصغیر [illegible] حضرت [illegible] شاہ احمد رضا [illegible] بریلوی کی صورت میں [illegible] چراغ جلا اس چراغ سے پھر پاک و ہند میں عشق رسول کی وہ شمع [illegible] حضور نبی ﷺ کی محبت کے چراغ روشن کیے

اور لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور
کے مصداق ہے۔ پھر یہ سلسلہ یونہی جاری رہا چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہوا کوئی صدر الافاضل سید نعیم
الدین مراد آبادی کی صورت میں چمکا کوئی غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ
کی صورت میں کوئی محدث اعظم پاکستان حضرت ابو الفضل محمد سردار احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی
صورت میں کوئی حافظ الحدیث سید محمد جلال الدین شاہ رحمہ اللہ کی صورت میں کوئی فقیہ اعظم مولانا
ابو الخیر نعیمی کی صورت میں کوئی حضرت قبلہ سید ابو البرکات شاہ رحمہ اللہ کی صورت میں یہ چراغ
پھر اس کی کرنیں کا چپہ چپہ روشن کرتی رہیں یہ چراغ مختلف علاقوں کو اپنی روشنی سے منور کرتا
ہوا سیالکوٹ ... حضرت داتا علی ہجویری کی نگری میں۔ یہ چراغ 1956ء سے مستقل طور پر اپنی
روشنی سے جہالت کے اندھیروں کو ختم کرتا رہا اس چراغ کی عمر تو صرف 71 برس ہوئی جس میں
سے 61 برس نور کی روشنی پھیلانے میں گزار دی۔

49 سال تک حضور اکرم ﷺ کے فرامین لوگوں تک پہنچانے والا جس کے درس
حدیث سے فیض پانے والوں میں بڑے بڑے مدرس، شیخ الحدیث اور مبلغ دین پیدا ہوئے،
وہ عظیم محدث اپنی زندگی سراپا محبت بنا ہوا، 26 اگست بروز منگل کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملا اور یہی
طور پر اس چراغ کے بارے میں یہی کہتا ہوا آگیا ہوگا کہ

یونہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی۔

افسوس کہ مفتی اعظم پاکستان کی صورت میں چمکنے والا یہ چراغ عشق رسول کا پیکر، عظیم
مبلغ، جب بجھا تو عالم یہ تھا جس کو اعلیٰ حضرت کے اس شعر سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

عرش پہ دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

اب محبوب حق تک ایک ہی مشن محبوب خدا ﷺ کی محبت کا درس دیتے رہے،
دنیا کی رعنائیوں سے بے خبر حق کو علم و عرفان کا نور دیا، پرچم اسلام کی سربلندی کے لئے دن

ت کا نشان نظر آتا ہے۔ جب کسی کی بہتر سالہ زندگی کی کتاب پر نظر پڑتی ہے تو دیکھنے والے
کو اس کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ پڑھنے والا جب اس حسین کتاب کو کھولتا ہے تو اس میں
صداقت کا علم ہاتھ میں پکڑے ایک محقق، پھر کہیں اس میں محبت رسول کا جذبہ لئے بیٹھے پر مسند
درس ﷺ کا ... سر پر عمامہ شریف باندھے مصطفوی علیہ الرحمۃ کی احادیث مبارکہ کا درس دیتا
نظر آتا ہے۔

قاری کے دل میں اس کتاب کو پڑھنے کا ارادہ پیدا ہوتا نورانی چہرہ سفید ریش،
مسند تدریس پر بیٹھا ہوا ... سال ہر ایک کو ... رسول ﷺ کی محبت کے جام بھر بھر کر پلا رہا ہوتا
برکتیں علم کی جو علم و عرفان سے ... مشکل ... کوئی کمی واقع نہیں
ہوئی تھی ... معلوم ہو کہ ... ایک سال کی
بات نہیں، 49 سال سے یہ سلسلہ شب و روز جاری ہے۔

جس پیرانہ سالی، 49 سال سے علم و عرفان کی شمع فروزاں کرنے والے کا نام کیا ہے؟ تو
پتہ چلا اس شمع کو مفتی اعظم پاکستان، پاسبان مسلک امام احمد رضا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کہتے ہیں
... دیکھنے والا پہلی نظر میں ہی دیکھ کر گرویدہ ہو جاتا ہے۔

بالآخر ان سب خوبیوں کے مالک 26 اگست بروز منگل 2003ء/28 جمادی الثانی
1424ھ بعد نماز مغرب تقریباً ساڑھے سات بجے خالق حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ اس
طرح اس دنیا کا عظیم مسافر اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ خود تو چلا گیا مگر پیچھے گلشن کو سوگوار کر گیا

تقریباً حضرت قبلہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ نے 63 برس دین کی خدمت
کرتے کرتے گزارے، کل عمر 71 برس اس میں سے 61 برس خدمت دین میں گزرے، 12
سال پڑھنے میں اور 49 سال پڑھانے میں اور ان 49 برسوں میں سے 28 سال تک حدیث
شریف کی مشہور کتاب جامع ترمذی جو حدیث کی کتب سے مشکل ترین کتاب ہے بڑے شوق سے
پڑھائی۔ آخری دم تک حدیث شریف پڑھاتے رہے حتی کہ زندگی کا آخری سبق بھی بخاری

شریف (حدیث شریف کی کتاب) پڑھایا۔

الحمدللہ راقم الحروف کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ سے آخری دن (بروز منگل) کو جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور سے جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ جاتے وقت جامعہ میں آخری وقت جامعہ سے مل گئے۔ راقم الحروف کے ساتھ اس وقت [illegible] قبلہ مفتی صاحب سے [illegible] پر بس میں [illegible] آپ سے [illegible] وقت [illegible] نظامیہ [illegible] شفقت [illegible]

"ٹھیک ہے بیٹا تمہاری جو مرضی [illegible]"

[illegible] وجہ تسمیہ [illegible] ان کے وقت آپ کے وصال کی خبر ملی تو اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ نے مجھے آخری [illegible] کیوں دی تھی [illegible] آپ کی محبت [illegible] بہت زیادہ مہربان تھی کہ آپ نے [illegible] آخری لمحات میں بھی [illegible] اور دین اسلام کی خدمت کی تاکید فرمائی۔

اب آخر میں حضرت قبلہ مفتی صاحب کی حدیث شریف (ترمذی شریف) کی سب سے پہلی کلاس کے تلامذہ اور سب سے آخری سال (یعنی اس سال) کے تلامذہ کے نام پیش کر رہا ہوں۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دورۂ حدیث کا آغاز اور تلامذہ کے اسماءِ گرامی (1974ء)

ویسے تو جامعہ نظامیہ رضویہ قائم تو 1956ء میں ہوا مگر دورۂ حدیث شریف کی کلاس 1974ء میں پہلی مرتبہ شروع ہوئی۔ اس کلاس سے جن خوش نصیب حضرات نے مفتی اعظم پاکستان علیہ

[illegible] دورۂ حدیث شریف پڑھنے کا آغاز کیا ان کی تعداد آٹھ 8 ہے اور الحمدللہ وہ سب کے سب [illegible] ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا [illegible] صاحب ناظم تعلیمات جامعہ [illegible]

(2) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ

(3) حضرت علامہ مولانا سید [illegible] شاہ [illegible] بخاری صاحب [illegible] خطیب [illegible]

(4) حضرت علامہ مولانا محمد بشیر نقشبندی صاحب پاکپتن شریف

(5) حضرت علامہ مولانا محمد یوسف شاہ صاحب [illegible]

(6) حضرت علامہ مولانا [illegible] شاہ صاحب [illegible] انگلینڈ

(7) حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (مرحوم) [illegible]

(8) حضرت علامہ مولانا [illegible] (مرحوم) [illegible]

1974ء میں جب جامعہ نظامیہ رضویہ میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز ہوا تو اس دورۂ حدیث شریف کے طلباء کی تعداد 8 تھی اور مفتی صاحب کی محنت [illegible] سے ہر سال تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اب الحمدللہ 2003ء میں دورۂ حدیث شریف کی آخری کلاس کے طلباء کی تعداد 92 ہے جن کے اسماءِ گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

مولانا سید احمد حسین قادری، مولانا سید شاہد حسین گردیزی، مولانا [illegible] محمد [illegible] بشیر [illegible] مولانا محمد عمران احسن فاروقی، مولانا حافظ ظفر اقبال [illegible] مولانا محمد شفیع [illegible] جاوید [illegible] مولانا محمد [illegible] مولانا شاہد حسین [illegible] مولانا محمد منظور [illegible] مولانا محمد عمران فاروقی، مولانا محمد یوسف [illegible] مولانا بشارت علی [illegible] مولانا محمد مشتاق احمد، مولانا حافظ محمد اسلم [illegible] احمد نقشبندی [illegible] مولانا حافظ محمد [illegible] علی رضوی، مولانا محمد

[illegible] مولانا محمد حبیب، مولانا محمد عبدالمجید، مولانا محمد ضیاء اللہ قادری، مولانا محمد طاہر [illegible] مولانا [illegible] مولانا محمد یعقوب، مولانا سردار احمد رضا، مولانا محمد یونس ہزاروی، مولانا محمد اکبر [illegible] طالب حسین، مولانا محمد رمضان چشتی، مولانا عبدالغفور، مولانا مقصود احمد نقشبندی، مولانا [illegible] محمد، مولانا سجاد حسین، مولانا [illegible] مولانا محمد [illegible] مولانا غلام مصطفیٰ احمد، مولانا شاہد رضا [illegible] مولانا محمد حنیف [illegible] مولانا خواجہ محمد [illegible] افتخار چشتی، مولانا [illegible] اقبال، مولانا [illegible] بخش، مولانا [illegible] محمد سلطان، مولانا محمد [illegible] مولانا محمد شفیق [illegible] مولانا محمد مشتاق [illegible] مولانا محمد [illegible] مولانا محمد جاوید اقبال، مولانا [illegible] عبدالرؤف [illegible] مشتاق [illegible] مولانا سرفراز احمد [illegible] محمد رمضان القادری، مولانا محمد [illegible] شمسی، مولانا [illegible] چشتی [illegible] حافظ وقار احمد، مولانا حافظ خلیل احمد، مولانا حافظ عبدالحی [illegible] محمود القادری، مولانا قاری [illegible] مولانا حافظ محمد افضل [illegible] مولانا حافظ محمد [illegible] مولانا [illegible] ضیاء الرحمن، مولانا رشید احمد قادری، مولانا شہزاد احمد [illegible] مولانا حافظ مقصود احمد [illegible] مولانا محمد صدیق، مولانا محمد یعقوب، مولانا حافظ نذیر حسین، مولانا [illegible] قادری [illegible] مصطفیٰ، مولانا حافظ غلام مصطفیٰ، مولانا حافظ فتح محمد، مولانا عنایت اللہ، مولانا محبوب حسین، مولانا حافظ مقصود احمد، مولانا خواجہ [illegible] الدین، مولانا حافظ محمد خان، مولانا قاری [illegible] مولانا مقصود احمد رضوی، مولانا مقصود احمد [illegible] مولانا محمد [illegible] قادری، مولانا [illegible] نقشبندی، مولانا [illegible] عبدالمجید، مولانا [illegible] رضا قادری، مولانا محسن الدین۔

الحمدللہ جس طرح شروع سے [illegible] آخر تک آپ کی کلاس سے سب طلباء مدرس [illegible] ہے اب بھی آپ علیہ الرحمۃ آخری کلاس میں بھی سب کے سب طلباء آپ کے مشن کو بڑھانے کے لئے عہد کر چکے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مفتی اعظم پاکستان کے ایمان کو تا قیام قیامت جاری و ساری فرمائے اور آپ کے لگائے ہوئے گلشن انتظامیہ میں ہر وقت ہر دم نئی بہاریں رہیں۔

یا الٰہی ایں جامعہ قائم بدار

فیض ایں جاری شود تا [illegible] بہار

☆☆☆☆☆☆☆

علم و عمل کا کوہِ ہمالہ

تحریر: محمد طاہر تبسم القادری، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

کسی شخص کی عظمت، رفعت اور بزرگی کا اندازہ اس کے جسمانی قد کاٹھ، خوبصورتی [illegible] یا کثرت مال سے نہیں بلکہ اس کے کام اور خدمات سے ہوتا ہے۔

اگر جسمانی قد کاٹھ کو معیار مانا جائے [illegible] حضرت بلال رضی اللہ عنہ [illegible] ابولہب کی [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت [illegible] بزرگی کا اندازہ [illegible] صفات کے [illegible] سے ہوسکتا ہے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ (اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے) [illegible] اور آخرت میں بھی اسفل السافلین میں جا پہنچے۔

آج کے دور میں بھی صاحب [illegible] دستار [illegible] نظر آئیں گے [illegible] جمال والے [illegible] مال و دولت [illegible] بھرتے ہیں مگر علمی و مسلکی خدمات اور کام کے حوالے سے دیکھیں تو ایک ہی شخصیت کی طرف ذہن متوجہ ہوتا ہے۔ میری مراد [illegible] اہلسنت [illegible] مفتی اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والتفسیر، جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رضوی [illegible] رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

آپ اپنی ذات میں ایک تحریک تھے، ایک تنظیم تھے، ایک [illegible] تھے، ایک جماعت تھے، ایک ادارہ تھے، جو کام بڑی بڑی جماعتیں، تحریکیں اور تنظیمیں نہ کر سکیں وہ آپ نے کر دکھایا۔ پھر آپ نے ایک جہت میں نہیں بلکہ مختلف جہات میں کام کیا۔ تدریس ہو یا تصنیف، فتویٰ نویسی ہو یا طباعت و اشاعت، اداروں کا قیام ہو یا تنظیم سازی [illegible] میٹنگز میں شرکت ہو یا تحریکوں کی قیادت ہر میدان میں آپ کا کام نمایاں نظر آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا تھا، جو شاید کسی کسی کے حصے میں آتی ہیں۔ مومنانہ فراست و بصیرت، علمی وجاہت، اخلاقی خوبیاں، رعب و دبدبہ [illegible] خصوصی مقاصد [illegible] کے لئے [illegible] محنت، جہد مسلسل [illegible] خلوص، عجز و [illegible] للّٰہیت [illegible] جنون کی حد تک لگن، شوق [illegible] آپ کی امتیازی خصوصیات تھیں۔

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی ہے رخت سفر میرِ کارواں کے لئے

آپ کی مختلف [illegible] جامعہ نظامیہ [illegible] آپ [illegible] شدید مشکلات، مخالفتوں اور رکاوٹوں کے باوجود ترقی کا عمل مسلسل جاری [illegible] اصحاب علم [illegible] تراشے جاتے رہے جن کی [illegible] انسان [illegible] رہے۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

[illegible] یہ وہ وقت تھا کہ جامعہ نظامیہ رضویہ کی شہرت [illegible] جامعہ کا نام، تعلیم، معیار، نظام اور ڈسپلن کے حوالے سے [illegible] مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہمیں [illegible] داغ مفارقت دے گئے [illegible] پڑتے ہیں۔

لائے گل کون عدل کیا خوب تھی تری پسند
[illegible] توڑ کے ویراں کر دیا سارا چمن

آپ کی ایک خاص بات یہ تھی کہ آپ نے [illegible] اور مسلک کے حوالے

[illegible] آپ [illegible] تھے [illegible] سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار تھا اور [illegible] کی حوصلہ افزائی کر کے اس سے بڑے بڑے کام کروایا کرتے تھے [illegible] کہ آپ نیک، مستجاب الدعوات اور صاحب کرامت ولی تھے تو بے جا نہ ہوگا۔

آپ کے وصال کے بعد ایک مولانا صاحب [illegible] سے تشریف لائے جو کہ 1972ء میں جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ میں فراغت کے بعد حضرت مفتی اعظم [illegible] اپنے گاؤں چلا گیا تو وہاں پڑھانا شروع کیا [illegible] امامت و خطابت کرنے [illegible] گاؤں [illegible] آپ ناراض ہوں گے۔

مفتی صاحب [illegible] روحانی تصرف [illegible] وصال [illegible] شدید [illegible] آپ [illegible] کی صحت میں [illegible] آپ [illegible] شفقت کا اظہار [illegible] مشکلات [illegible] کامیابی [illegible] مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے [illegible] خلوص کے ساتھ جاری رکھو [illegible] اللہ کی بارگاہ میں [illegible] مشکلات [illegible] آپ کا [illegible] پاس [illegible] آپ کے [illegible] کی [illegible] پورے ہو گئے۔ یہ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی واضح کرامت تھی۔

ایسے بے شمار لوگ ہیں جن کی آپ نے مختلف علاقوں میں ڈیوٹیاں لگائی ہوئی تھیں [illegible] سے رابطہ بھی رکھتے، حوصلہ بھی دیتے جبکہ عام لوگوں کو اس کی خبر بھی نہ تھی۔ کئی [illegible] نے بتایا کہ جب کوئی مشکل پیش آتی تو آپ خواب میں ہماری رہنمائی فرماتے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کا انداز تدریس اور طرز استدلال

از خامہ: مولانا محمد رضا شرف القادری

اللہ پاک کے فضل و کرم سے ملک پاکستان اور بیرون ممالک میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے عظیم الشان علمی مراکز اور مدارس دینیہ ہیں جو ہمہ وقت تبلیغ دین متین میں مصروف ہیں جہاں طلبہ کو مختلف علوم و فنون منقولات و معقولات کے علاوہ جلیل القدر محدثین عظام [illegible] انداز میں جمیع علوم و کمالات کو دورہ حدیث و تفسیر پڑھائے جاتے ہیں۔ لیکن [illegible] معروف ہے۔ شیخ الحدیث [illegible] مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی قادری رضوی علیہ الرحمہ سے دورہ حدیث شریف کی بات ہی نرالی تھی۔ آپ کا درس حدیث خصوصیات کا حامل ہوتا تھا جس میں صرف [illegible] منطق [illegible] اصول نحو، لغات و کلام و معانی و بیان بدیع، سیرت و تاریخ، حدیث و فقہ، مصطلحات اسماء الرجال کے موتی چنتے تھے۔ آپ کا درس حدیث فقط [illegible] نہیں ہوتا تھا بلکہ صحیح عبارت کے ساتھ ساتھ مسائل مسلمہ اور مختلف فیہ بیان فرماتے پھر جن جن صورتوں میں جن ائمہ کا اختلاف ہوتا وہ بھی بیان فرماتے اور دلائل اختلاف کی وجوہ ترجیح بیان فرماتے اور ساتھ ساتھ ان روایات کی نشاندہی فرماتے جو حنفیہ کا مستدل ٹھہرتی ہیں اور دلائل مختلف سے دیگر ائمہ کرام کے دلائل رد کرنے کا انداز اور طریقہ بڑا دلنشین [illegible] بیان فرماتے۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ حدیث شریف کی کسی بھی کتاب کو بڑی خوش اسلوبی [illegible] اور بڑے ذوق و شوق سے پڑھاتے لیکن حضور مفتی صاحب علیہ الرحمۃ سے دورہ حدیث شریف پڑھنے والے طلبہ بخوبی جانتے ہیں کہ جامع ترمذی پڑھانے میں کچھ زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ یہ ایسی کتاب ہے [illegible] امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ [illegible] ترمذی علیہ الرحمۃ نے اس میں ترتیب و [illegible] رکھا ہے اور دیگر کتب حدیث سے تکرار کے بغیر مذاہب ائمہ اور [illegible] کے ذکر اور انواع حدیث اور احوال رواۃ کے بیان کے اعتبار سے اور حدیث کی اقسام کے بیان کے اعتبار سے یہ کتاب سب سے منفرد اور اہم ہے اور امام ترمذی نے اپنی جامع

میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ نہایت عمدہ اور مفید ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب تمام صحاح میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ صرف انہی احادیث مبارکہ کو درج کیا جائے جو کسی نہ کسی امام کا مذہب ہوں لیکن [illegible] جن کے بارے میں امام ترمذی نے خود تصریح فرما دی ہے کہ یہ کسی امام کا مذہب [illegible]۔ جب ایک حدیث [illegible] صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہو تو امام [illegible] دوسرے صحابہ کرام کی طرف وفی الباب عن فلان و فلان کہہ کر اشارہ فرما دیتے ہیں جہاں کسی [illegible] کیفیت [illegible] تو امام ترمذی [illegible] جہاں [illegible] تو [illegible] بیان فرما دیتے ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب بہت سی خوبیوں کی حامل ہے وغیرہ وغیرہ۔

حضور قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ [illegible] فرماتے کہ یہ حدیث بخاری میں فلاں مقام پر ہے یہ حدیث مسلم شریف [illegible] مقام پر ہے اور یہ حدیث ابوداؤد میں فلاں مقام پر ہے نسائی و ابن ماجہ شریف وغیرہ میں [illegible] مقام پر ہے اور بعض جگہ فرماتے کہ امام ترمذی کا تحسین حدیث کا اپنا انداز ہے یہ روایت سند کے [illegible] ضعیف ہے [illegible] ضعیف ہے [illegible] آپ کی روایت [illegible] ضعیف [illegible] قرار نہیں دیتے تھے بلکہ وجہ تضعیف اور وجہ تحسین بھی بیان فرما دیتے تھے۔

حدیث کی ترجمۃ الباب سے مطابقت اور معنی و تاویل کی صورتیں بیان فرماتے (1) [illegible] (2) [illegible] مقام پر [illegible] مقام پر [illegible]… روایات میں تعارض واقع ہوتا تو تطبیق [illegible] سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے دلائل کا اثبات اور مذاہب باطلہ [illegible] کی تردید خوب وضاحت کر کے فرماتے اور ان سے اجتناب کی تلقین فرماتے۔ بلکہ [illegible] اس بات کا عزم مصمم فرماتے کہ [illegible] کے بعد صرف مسجد کی امامت [illegible] درس و تدریس، وعظ و تقریر، تصنیف و تالیف اور [illegible] میں مشغول رہنا ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا

خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے مسلک پر قائم و دائم رہتا ہے اور مسلک اہل سنت کی ترویج کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے اور سواد اعظم مسلک حق اہل سنت و جماعت بریلوی نے بڑی بڑی قربانیوں سے بھی دریغ نہیں کرتا ہے یہی کام اہل سنت کی تعلیم اور مشن ہے [illegible] حدیث کے درمیان [illegible] حضرت علیہ الرحمۃ کا عقیدہ [illegible] حدیث کا منکر [illegible] گستاخی والے علماء [illegible] دلائل [illegible] ثابت [illegible] بطور تمثیل چند تذکرے [illegible]

علم غیب

عن معاذ بن جبل عن النبی ﷺ قال لا تؤذی امراۃ زوجھا فی الدنیا الا قالت زوجتہ من الحور العین لا تؤذیہ قاتلک اللہ فانما ھو عندک دخیل یوشک ان یفارقک الینا۔ (جامع ترمذی جلد اول ص ۱۴۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے اسے ایذا مت پہنچا وہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا

حضور قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جنتی مخلوق حور جو عام مومن کی خادمہ ہے وہ جنت میں رہ کر دنیا میں دیکھتی ہے کہ میاں بیوی کا آپس میں کیا جھگڑا ہے حالانکہ ابھی ان سے تعلق ہوا نہیں ہوتا ہے لیکن اسے معلومات دنیا کا علم ہے تو حضور ﷺ جو ارض و سماوات کی تمام مخلوقات کے مومنین کے آقا و مولیٰ ہیں جو اپنی امت میں موجود ہیں انہیں علم غیب کیوں نہیں ہو سکتا؟ اس جنتی حور کو ادھر رہ کر ادھر والوں کا علم ہو سکتا ہے تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو بدرجہ اتم ادھر والوں کا اور ادھر رہ کر ادھر والوں کا علم ہو سکتا ہے۔ یہی [illegible]

[illegible] اس حدیث شریف سے روایت مصطفیٰ ﷺ بھی ثابت ہوتی ہے۔

قلم کو ابتدائے خلق سے لیکر ابد تک کا علم حاصل ہے

[illegible] اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا "اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر ما کان وما ھو کائن الی الابد" (جامع ترمذی ج ۲ ص ۳۸)

لکھ، قلم نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا تقدیر لکھ جو ہو چکا اور جو ابد تک ہوگا۔ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ لوح محفوظ [illegible] قلم ایک [illegible] چیز ہے اور لوح ایک [illegible] چیز ہے [illegible] قلم [illegible] معلوم ہوا [illegible] کا علم [illegible] اور فرشتوں کو [illegible] لوح و قلم اور [illegible] حضور ﷺ افضل الخلق بھی ہیں اور افضل المخلوقات بھی ہیں [illegible] حضور ﷺ [illegible] قلم [illegible] فرشتے [illegible] حضور ﷺ [illegible] قلم کا علم [illegible] ثابت ہوا [illegible] قلم کو علم ہوا اور [illegible] مخلوق ہو کے [illegible] کا علم حاصل ہے تو حضور افضل الخلق ہیں انہیں [illegible] علم کیوں نہیں ہو سکتا؟ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو ما کان و ما یکون کا [illegible] علم حاصل ہے اور ثابت اور موجود ہے [illegible] کہ آپ کو علم ہوا اور [illegible] گیا۔

نورانیت مصطفیٰ ﷺ

عن عبد اللہ بن الدیلمی قال سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ تبارک وتعالی خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ ..... الی آخرہ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۸۹)

"حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا فرمایا پھر ان پر اپنا نور ڈال دیا" قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے تبصرہ سے پہلے ایک تمہید لکھنا ضروری ہے کہ مصنف عبد الرزاق کی حدیث شریف ہے کہ

"یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل کل الاشیاء نور نبیک من نورہ"

کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا

جب حضور مفتی اعظم اہل سنت و جماعت نے خود وہابیوں کو یہ حدیث پڑھ کر سنائی تو [illegible] [illegible] عقیدہ [illegible] [illegible] [illegible] قبلہ مفتی صاحب [illegible] مصنف عبد الرزاق کی حدیث [illegible] اسی طرح ترمذی شریف کی [illegible] حدیث بھی [illegible] [illegible] پاس اس حدیث کا کیا جواب ہے؟

بدمذہبوں کا آپریشن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"یقول قال رسول اللہ ﷺ یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضأن من اللین السنتہم احلی من السکر وقلوبہم قلوب الذئاب یقول اللہ ابی یغترون ام علی یجترئون فبی حلفت لابعثن علی اولئک منہم فتنۃ تدع الحلیم منہم حیران" (جامع ترمذی ج ۲ ص [illegible])

"فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو دھوکہ فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے لوگوں کو دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال پہنیں گے ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار لوگوں کو بھی حیران و پریشان کر دے گا۔"

قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

(یخرج فی آخر الزمان) [illegible] یہ وہابی دیوبندی بھی [illegible] سے نکلے ہیں پہلے نہیں تھے۔ (رجال)

[illegible] مردوں کے کیونکہ کبھی کبھی اور کبھی اولیاء اللہ کے مزارات پر جاتی ہیں ختم فاتحہ کا اہتمام کرتی ہیں۔ [illegible] یہ لوگ تھوڑے سے ہوں گے (یختلون) [illegible] لکڑی [illegible] (یلبسون الناس) [illegible] (السنتہم احلی من السکر) [illegible] شکر سے زیادہ میٹھی ہوگی [illegible] لوگوں کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ [illegible] آج جہاد کے نام [illegible] ﷺ [illegible] اسلام [illegible] (ام علی یجترئون) [illegible] (لابعثن علی اولئک منہم فتنۃ) [illegible] رشید گنگوہی کا نام [illegible] [illegible] [illegible] (تدع الحلیم منہم حیران) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نے اس حدیث شریف کا کیا خوب منظوم ترجمہ فرمایا ہے۔

ذئاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ

ایک ہمہ جہت شخصیت

علامہ محمد اسلام سعیدی [illegible] (اہل سنت) پاکستان

[illegible]

تاج علم کو بخشا۔ پھر تاریخ انسانیت کے ہر دور میں [illegible]

[illegible]

چنانچہ [illegible] رسالت سے رب زدنی علما کے دعائیہ کلمات کہلوائے۔

رحمت عالم ﷺ پر دور نبوت کو بند فرمانے کے بعد امت مصطفوی سے [illegible] اس صفت علم و حکمت سے موصوف فرمانے کے لیے چنا گیا۔ علم چونکہ خاصہ انبیاء ہے اسی لیے حضور ﷺ نے [illegible] ورثۃ الانبیاء کا شرف عطا فرمایا

اس وراثت و امانت کے محافظین [illegible] من سلک طریقا یلتمس فیہ

علما سهل الله به طريقا الى الجنة [illegible] اور کبھی ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله [illegible] بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة فرما کر مستحق رحمت و سکون قرار دیا۔

[illegible]

[illegible] فضل العالم على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب [illegible] الحكمة [illegible] العلماء [illegible]

[illegible] ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا [illegible] مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کی بھی ہے۔

[illegible] ورثۃ الانبیاء [illegible] کی روشنی میں چند معروضات قارئین کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔

[illegible]

نے صرف علم ہی کو وراثت نبوت بتا کر علما کو اس کا وارث قرار دیا۔ حدیث انور کے مطلوم و مفہوم [illegible]
خاص اور عام کرو ہے کے مشترک ہے علماء وقت کے علاوہ بھی علماء کرام کے ان اوصاف و
خصوصیات کو چھوڑ کر جو صرف انبیاء کے لئے مخصوص ہیں باقی کی فضائل و کمالات نبوت و اخلاق اور محاسن
اخلاق میں وارث انبیاء ہیں۔

اور بحیثیت [illegible] ایک [illegible] علماء ہی کا ہے جب جملہ انبیاء [illegible]
میں اور بالخصوص [illegible] سید المرسلین ﷺ [illegible]
اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ کے مطابق تمام انبیاء [illegible]
خاص محاسن اور فضائل و کمالات کی جامع ذات ہے تو جملہ انبیاء کے خصوصی [illegible] جناب ﷺ میں
خصوصیات و امتیازات [illegible] ایک مختصر وقت میں کثیر جہات [illegible]
ہے اور وہ بھی اس نوعیت [illegible] کے ساتھ۔ ہر نوعیت [illegible] ﷺ
کی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ والی عظیم زندگی کا اعلان نبوت فرمانے کے بعد جو [illegible]
اس کا نظر عمیق سے مطالعہ کریں تو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ آپ نے اپنی
حیات طیبہ کے اس مختصر دور میں کئی جہات پر بیک وقت پوری محنت شاقہ توجہ اور [illegible]
کیا اس مکمل دور میں آپ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور ادع
الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن پر عمل پیرا
ہوتے ہوئے مکہ و مدینہ طائف و حنین کے بازاروں اور گلیوں میں مسجد نبوی کے محراب و منبر پر جلوہ
افروز ہو کر تبلیغ کرتے [illegible] کے روپ میں نظر آتے ہیں اور اسی دور میں ہی آپ ریاست مدینہ
کے حاکم و فرمانروا بھی ہیں اور ازواج کی ساتھی اور گھروں میں آپ فاحکم بین الناس
بالقسط کا مصداق مظہر اتم بن کر مسند عدالت پر جلوہ گر بھی نظر آتے ہیں اور تاریخ انسانی کے
اسی روشن و منور دور میں آپ بدر و حنین احد و خندق خیبر و تبوک کے میدان کارزار میں سپہ سالار
اسلام بن کر جاھد الکفار و [illegible] کی عملی تصویر نظر آتے ہیں اور اسی دور میں ہی سیرت [illegible]

ایک پہلو سے جو بتو میں بیٹھنے والوں کے لئے معلم کائنات کا بھی ہے

الغرض اعلان نبوت فرمانے کے بعد ۲۳ سالہ دور ظاہری حیات مبارکہ میں کوئی جہت
پہلو انسانیت کا ایسا نہیں جس پر آپ نے کام نہ کیا ہو اور ہر امر کو طریق احسن انجام دیا ہو۔ لہذا یہ
معلوم ہوتا ہے کہ مختصر مدت میں [illegible] اہم امور انجام دینا بھی وصف نبوت ہے۔

جب ہم علماء کرام میں اس مشترکہ وصف کو بالعموم اور بالخصوص وراثت نبوی ﷺ میں
دیکھتے ہیں تو مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمہ اللہ کی ذات جو کہ حقیقتاً وارث کمالات
نبوت ہے ان میں اس وراثت نبوی سے اس عظیم صفت کا ایک وافر حصہ ہے۔

او مفتی صاحب علیہ [illegible] شخصیت بھی ایک ہمہ جہت [illegible] آپ نے بھی
اپنی زندگی [illegible] مختصر [illegible] بہت سے امور [illegible] مختلف جہات پر کام
کرتے ہوئے گزار دی۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کر مسند تدریس پر قدم رکھو فرماتے ہیں تو حیات مبارکہ کے
چند سالوں میں ہزاروں تشنگان علم و معرفت کے دل و دماغ سیراب فرمایا صبح سے لیکر نماز عصر تک
دارالعلوم جامعہ نظامیہ کی مسند تدریس پر بیٹھ کر صرف و نحو، منطق و فلسفہ، ادب و بلاغت، قرآن
و حدیث تفسیر و فقہ کے متعدد اسباق جانفشانی [illegible] پوری لگن سے پڑھاتے تھے۔

اسکے ساتھ مدینہ لاہور کے علاوہ پورے پاکستان میں مختلف دینی محافل میں شریک ہو کر
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر پر عمل پیرا رہے۔

عموماً جو لوگ شعبہ تدریس سے وابستہ ہوتے ہیں تصنیف و تالیف کے میدان سے کم
رغبت و شغف کم ہوتا ہے لیکن مفتی صاحب جہاں بہترین اور سلیقہ مند مدرس ہیں وہاں آپ کے
دم قدم سے شعبہ تصنیف و تالیف بھی آباد ہے اور تدریس و تبلیغ کے ساتھ ساتھ شعبہ تصنیف و تالیف
میں التوسل (عربی) تاریخ نجد و حجاز علمی مقالات، العقائد والمسائل (عربی) امام اعظم کے
اجتہادی [illegible] اور اصول جیسے نادر [illegible] تصنیفی شاہکار آپ کا امت اسلامیہ کے لئے گرانقدر
[illegible] سرمایہ ہیں۔

اور [illegible] مسند [illegible] پر تشریف فرما ہوتے ہیں تو بیسیوں مفتی شاگرد پیدا کر دیے کے ساتھ ساتھ ہر ماہ مسائل پر علمی و تحقیقی فتاویٰ جات تحریر [illegible] بحیثیت [illegible] منتظم [illegible] جال سے دور میں [illegible] مشکل ہے [illegible] تدریس تبلیغ تصنیف [illegible] دینی کے مشاغل [illegible] کے جامعہ [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible] لاہور [illegible] کے [illegible] مفتی صاحب [illegible]

[illegible] کی تعلیمی خصوصیات [illegible] سب سے [illegible] بحیثیت [illegible] عظیم [illegible] المدارس کا انتظام آپ کے ہاتھ رہا۔

[illegible] علماء [illegible] میں [illegible] تحریک میں [illegible] مفتی صاحب علیہ الرحمۃ [illegible] کی حیثیت [illegible] نے بڑی [illegible] آپ نے بڑی [illegible] قائدانہ حیثیت سے [illegible] تحریک [illegible] مفتی صاحب نے اپنے جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے ساتھ پوری قوم کے قدم سے قدم ملا کر [illegible]

[illegible] مفتی صاحب [illegible] شخصیت [illegible] عجیب تھی اور [illegible] علم [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

[illegible] مفتی صاحب کی [illegible] کی قبر پر [illegible] رحمت [illegible] مفتی صاحب کے لئے بلندی درجات کا سبب بنائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

"ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا"

"موت العالِم موت العالَم"

[illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible]

شد	آسماں	[illegible]	و	[illegible]	زمین	[illegible]	
آں	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
اے	[illegible]	عشق	خاک	[illegible]	[illegible]	ا	[illegible]
اے	حسن	[illegible]	[illegible]	کر	[illegible]	[illegible]	

[illegible] الحمد [illegible] [illegible] پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔

[illegible] مفتی اعظم [illegible] کا شمار بھی [illegible] لوگوں میں ہوتا تھا [illegible] کر سکتے ہیں جو الل [illegible] گہری تھی [illegible] کے باوجود [illegible]

میرے مربی و محسن قبلہ مفتی صاحب کا یہ احسان عظیم [illegible] کاروان [illegible] عظیم موقع فراہم کیا اور [illegible] میری راہنمائی فرمائی [illegible] پریشانی [illegible]

اللہ تبارک و تعالیٰ [illegible] بے شمار رحمتوں [illegible] محبوب [illegible] علیہ [illegible] عشق عطا فرمایا [illegible] قبلہ مفتی صاحب [illegible]

حسن سے طور پر خود کو دین متین کی خدمت کے لیے وقف کر دو

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یہدی الیہ من ینیب"

"اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے جسے چاہے اور اپنی طرف راہ دیتا ہے اس کو جو اس کی طرف رجوع کرے"

حضرت مفتی اعظم [illegible] رحمۃ اللہ علیہ بھی اللہ کے ان خاص بندوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنی طرف [illegible] سب سے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رجوع کیا تھا [illegible] مسلسل [illegible] کا عملی نمونہ تھے۔ زندگی میں تصنع اور بناوٹ نام کی کوئی چیز کوئی دخل نہ تھا [illegible] زندگی [illegible] کرتے [illegible] آپ [illegible] ان لوگوں میں سے تھے [illegible] عظیم الشان کارہائے [illegible] محنت [illegible] تھی [illegible] ایک میں اگر آپ [illegible] حدیث میں مشغول نظر آتے تو دوسرے [illegible] فتویٰ لکھتے یا کسی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے نظر آتے تھوڑی دیر کے بعد آپ کو پتہ چلتا کہ وہ شہر [illegible] عظیم الشان مدرسے کی تعمیرات کا جائزہ لے رہے ہوتے ہیں۔ کئی کئی گھنٹے مسلسل [illegible] کے باوجود بھی [illegible] تازہ دم [illegible] کرتے رضویہ عظیم الشان کام کرتے تو صبح کو کسی قسم کی تھکاوٹ ان کے چہرے اور [illegible] سے ظاہر نہ ہوتی۔

تمام عمر عشق مصطفیٰ ﷺ میں بسر کی حضور ﷺ کے [illegible] کامل پیروی ہے وہ جس حیثیت [illegible] میں نظر آئے قابل فخر نظر آئے باپ ہیں تو اولاد کے لیے فخر، بیٹے کی حیثیت سے دیکھیں تو والدین [illegible] بلند کریں بھائی [illegible] کے لیے محبت و شفقت کا [illegible] طرح شاگرد و مرید کی حیثیت سے جائزہ لیں تو مرشد و استاذ معظم کے لیے عظیم سرمایہ اور جب استاذ بنے تو استاذ العلماء [illegible] کے لیے ایک گرانقدر [illegible] لاکھوں

عقیدت مندوں اور شاگردوں کے لیے باعث عزت و افتخار تھے اندرون و بیرون ملک پھیلے ہوئے لاکھوں ہزاروں بندگان خدا کو آپ سے عقیدت کا فخر تھا، عشق رسول ان کے جسم میں خون بن کر دوڑتا تھا اور رسول ﷺ کی محبت ان کی رگ رگ میں شامل تھی [illegible] اسلام کی حفاظت کی [illegible] ان کے نورانی چہرے [illegible] یاد آ جاتا تھا وہ علم و عمل علماء و عقیدت مندوں کا عملی نمونہ تھے [illegible] کے لئے ان کا وجود اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم تحفہ تھا ان کو کسی قسم کی سیاست اور کسی بھی سیاسی پارٹی سے کوئی سروکار نہ تھا۔

آج سے دس سال قبل جب ان سے میرا تعارف ہوا تو [illegible] ایک نظر دیکھنے کی [illegible] میں جاری تھی [illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] مجھے [illegible] ان کی [illegible] سے [illegible] بہت [illegible] تھے [illegible] گفتگو بہت سادہ ہوتی [illegible] کا مقصد [illegible] حق [illegible] رسالت کی حفاظت تھی [illegible] تھے [illegible] امیر [illegible] کو [illegible] ان کی [illegible] کی تعلیم کے بہت حامی تھے اس بات کا عملی ثبوت [illegible] عظیم الشان مدرسہ البنات قائم کر رکھا ہے۔

[illegible] کے تمام اساتذہ و طالب علم اور [illegible] بالکل ایک خاندان کی طرح ان کی سرپرستی میں کام کرتا [illegible] کے تمام انتظامات [illegible] بہت باریکی سے جائزہ لیتے اور کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہ کرتے [illegible] ایک سچے عاشق کی طرح [illegible] پر عمل کرتے [illegible] بہت سادہ تھی کسی کی کسی بھی بات کو بہت سراہتے خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اگر کوئی اچھا کام کرتا اس کی خوب حوصلہ افزائی فرماتے [illegible] اور وقت کی پابندی ان کی عظیم الشان [illegible] تھی [illegible] کا بہت اہتمام فرماتے [illegible] ہمیشہ [illegible] ایک [illegible] ہاتھ میں

[illegible] ان کے [illegible] کا گمان ہوتا۔

عورت نے کہا [illegible] کی چند باتیں [illegible]

[illegible] آخر تک ہمیشہ [illegible]

گفتہ	او	گفتہ	[illegible]
[illegible]	علقمہ	[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی بحری اور [illegible] کے لئے مصروف عمل رہے جہاں [illegible]

تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] صدیق [illegible]

[illegible] ان لوگوں کی صحبت اور [illegible] عمر کی [illegible] ہے۔

[illegible]

کوشش کرتے بلکہ [illegible] سلوک کرتے [illegible] ثبوت ان کی آخری [illegible]

[illegible] ہماری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کی رحمت میں [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں گے۔

اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible] ☆☆ [illegible] ☆☆

کچھ باتیں .... چند یادیں

قاضی عبداللہ [illegible]

حضرت [illegible] بہت ہی بزرگ اور کامل [illegible] تھے ان کے [illegible]

[illegible] مسلم [illegible] غیر مسلم بھی ان [illegible] تھے اور ان کے [illegible]

[illegible] ان کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایمان سے مشرف ہوئے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] کتنے افسوس کی بات ہے؟۔۔

[illegible]

"[illegible] اس کے حال پر چھوڑ دو"۔

[illegible]

[illegible] کے حوالے سے [illegible] کہہ سکتے ہیں کہ میری زندگی کا [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ کی [illegible]

اور اس کے فروغ و اشاعت میں [illegible] سوال کرتے ہو کہ [illegible]

ہے؟ الٰہی کون ہے اور دین کون سا ہے؟

مجھے سو فیصد یقین ہے۔ کہ حضرت جناب مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی سے بھی [illegible] کیا تو وہ رب العزت سے مالک و نبی ہونے کی [illegible] ٹھیک کہتا ہے میرا بندہ عبدالقیوم، اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو......!

جناب مفتی صاحب کا مشہور مقولہ ہے کام، کام، کام ...... مرنے کے بعد آرام [illegible] جو مفتی صاحب جس طرح [illegible] مخلص احباب پہچانتا ہے جسے [illegible] کی عادت حاصل ہو [illegible] جاتا ہے۔ بعض دفعہ مفتی صاحب رات بھر [illegible] صبح [illegible] پہنچے تھے تو گھر جا کے [illegible] سو گئے [illegible] (جامعہ نظامیہ) پہنچ گئے تھے اور آتے ہی پڑھانا شروع [illegible] تھے پھر حسب معمول سارا دن علمی مصروفیات میں گزار کر رات گئے تشریف لے جاتے تھے۔

طویل سفر سے ہر آدمی تھک تو جاتا ہے مگر شب بھر کے سفر کی تھکاوٹ کے [illegible] مفتی صاحب مسند تدریس پر [illegible] آ بیٹھتے تھے۔ طلبہ کا وقت ضائع [illegible] اور ان کی [illegible] ہیں [illegible] شاید ہی کوئی [illegible] طلبہ پر [illegible] قدر شفیق و مہربان ہو

یوں تو مفتی صاحب کی ساری زندگی بڑے بڑے کارناموں سے [illegible] ہوئی ہے۔ مگر اہل علم کو ان کے جس کام سے بہت زیادہ فائدہ پہنچا ہے وہ فتاویٰ رضویہ کی جدید اشاعت و طباعت ہے۔ اس میں مفتی صاحب نے حوالہ جات کی تخریج کے علاوہ عربی اور فارسی عبارات کے ترجمے کا بھی اہتمام کیا ہے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت کی بعض عبارات بلند پایہ علمی مضامین پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مشکل اور پیچیدہ تھیں اس سے ان کا ترجمہ کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں تھی۔ چنانچہ مفتی صاحب نے ملک بھر سے ایسے اہل علم و دانش کو جو یہ کام کر سکتے تھے اور انہیں اس کار خیر پر آمادہ کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔

راقم الحروف کے ساتھ ان کے بہت زیادہ قلبی تعلق و محبت کا سبب بھی یہی [illegible] فتاویٰ

رضویہ [illegible] ابتدائی چند جلدوں کی اشاعت کے بعد [illegible] ہوئی۔ [illegible] ایک نہایت ہی پر وقار تقریب منعقد ہوئی جس میں ملک بھر کے علماء اور دانشوروں نے چیدہ چیدہ [illegible] فتاویٰ رضویہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر میں نے بھی فتاویٰ رضویہ [illegible] کی فصاحت و بلاغت [illegible] کی خصوصیت پر ایک مقالہ پیش کیا جو مفتی صاحب کو [illegible] پسند آیا کہ انہوں نے فتاویٰ رضویہ آٹھویں جلد کے آغاز میں اس کو شامل کر دیا۔ اس طرح یہ [illegible] بعنوان "فتاویٰ رضویہ کا خطبہ" جلد ہشتم میں [illegible] چھپ گیا۔ اس وقت تک چونکہ ابتدائی جلدیں طبع ہو چکی تھیں اس لیے آٹھویں جلد کے ساتھ اس کو چھاپ دیا۔ مگر مفتی صاحب اس سے مطمئن نہیں تھے [illegible] پہلی جلد کے ساتھ ہونا چاہیے تھا تاکہ خطبہ پڑھنے سے پہلے قاری خطبے کی خصوصیت و اہمیت سے آگاہ ہو جائے اور وہ [illegible] خطبے سے لطف [illegible] وصال سے چند سال قبل یہاں (جامعہ نظامیہ) تشریف [illegible] تو فرمانے لگے کہ پہلی جلد [illegible] دوبارہ [illegible] کے ساتھ چھپے گا [illegible] ان شاء اللہ وہ مقالہ بھی اس [illegible] کے ساتھ چھپ [illegible] کہ اعلیٰ حضرت کے بعض رسائل ایسے مسائل پر مشتمل ہیں جو فتاویٰ رضویہ میں شامل نہیں ہیں میرا خیال ہے کہ ان کو بھی فتاویٰ کے ساتھ شامل کر دیا جائے لیکن [illegible] ان سے فتاویٰ رضویہ کی ایک جلد قرار دیا جائے یا کوئی اور صورت اختیار کی جائے؟

میں نے عرض کی کہ [illegible] بہت سی کتابوں کے تکملے لکھے گئے ہیں اس سے میرے خیال میں اضافی رسائل پر مشتمل جلد کو فتاویٰ رضویہ کا حصہ بنانے کے بجائے "تکملہ فتاویٰ رضویہ" کا نام دے دیا جائے۔ اس طرح اس کا علیحدہ تشخص بھی قائم رہے گا اور اصل فتاویٰ کے ساتھ ہم آہنگی بھی ہو جائے گی۔

یہ بات پسند آئی اور فرمایا "ٹھیک ہے اس کو تکملہ فتاویٰ رضویہ کے عنوان سے چھاپیں گے"

اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ مجھے بتائیں کہ اس انسان کا امتحان [illegible]
رہے ہیں کہ وہ صرف مشورہ طلب کرتے تھے بلکہ امتحان بھی لیتے تھے۔

آہ! ملک شفیق مہربان اور ہمدرد، غمگسار ہستی ہمیں اپنے معتقدوں سے محروم کر گئی۔

وہ گل دیکھے تو سمجھ مجھے اس طرح کا
اک اجنبی کے واسطے میں رات ہو گی

[illegible] سے خواب میں دیکھا [illegible] کی [illegible]

[illegible] حضرت [illegible]
[illegible] بہت [illegible] سے فارغ ہوئے
تو جواب دیکھا [illegible] حضور [illegible] جنت کی صورت [illegible]
دیکھا [illegible] کی طرف [illegible] حضرت [illegible]
ہے کہ [illegible] آپ [illegible] قسم کا [illegible] کر رہے ہیں [illegible]؟

انہوں نے جواب دیا۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خصوصی عنایت فرمائی ہے اور کہا ہے کہ تم دنیا میں جس طرح میری توحید بیان کیا کرتے تھے اور حمد و ثنا کیا کرتے تھے وہ انداز مجھے بہت پسند ہے اس لئے جنت میں بھی توحید اور حمد کے بارے میں وعظ کرتے رہو۔ بہت سی سعادتی اور نورانی ہستیاں سننے کے لئے جایا کریں گی۔"

پھر حیرت ظاہر کرتے اس بزرگ سے کہا۔۔۔ یہ جو خواب تم نے دیکھا ہے یہ مولا کریم کی اسی عنایت خاصہ کا مظہر ہے۔"۔۔۔۔۔

راقم سوچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت عامہ سے کیا بعید ہے کہ حضرت مفتی صاحب سے بھی کہہ دیا جائے کہ عبدالقیوم! تم نظامیہ میں بیٹھ کر جس طرح درس دیا کرتے تھے، مجھے تمہارا وہ طریقہ بہت اچھا لگتا ہے اس لئے بہشت میں بھی تدریس کرتے رہا کرو۔ درس میں شامل ہونے کے لئے بہت سے جنتی جایا کریں گے۔

اگر ایسا ہو گیا تو مفتی صاحب کے عرش سے فرش تک [illegible] گے۔ وہ اسی وقت جائیں گے [illegible] میں گھومتے پھرتے نظامیہ کے مرحوم طلبہ کو اپنے مخصوص پنجابی انداز میں کہیں گے۔۔۔۔"
"اوئے!! کیوں وقت ضائع کر رہے ہو! ادھر آ جاؤ۔ گویا کہ [illegible] کے سبق پڑھو!"

پھر وہی نظامیہ جیسا سبق ہوگا ترمذی شریف ہوگی اور کتاب کھلی ہوگی اور مفتی صاحب حقائق و معارف کے موتی بکھیر رہے ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ: ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ومن اصدق من الله قیلا

پتہ نہیں کیا لکھ رہا ہوں اور کیسے تصورات میں کھو گیا ہوں۔ چھوڑ دیجئے ان خیالی باتوں کو آئیے [illegible] علم و [illegible] وصال کی ان کیفیات کی یاد تازہ کریں جو [illegible] برادرم [illegible] میں [illegible] تو نہیں آتے [illegible] اس [illegible] کے ان [illegible] کی حد تک ہوگی ہے۔

چھوڑ کے ہم کو مفتی صاحب چل دیئے یکدم ہائے اللہ،
لے گئے خوشیاں ساری اور دے گئے لاکھوں غم، ہائے اللہ،

اجڑ رہی ہیں ان کی نگاہیں، گونج رہی ہیں سسکیاں، آہیں
ڈوب رہی ہیں ہجر کے دکھ سے نبضیں پیہم، ہائے اللہ!

علم کے طالب آج حزیں ہیں اور مدرس بھی غمگین ہیں
بزم نظامیہ سونی، نگری، ویرانہ برہم ہائے اللہ!

تدریس کی مسند خالی ہے، تعلیم کا اللہ والی ہے
لہرائے گا کون [illegible] کا اب کون علم، ہائے اللہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

...ھا اور سند حدیث حاصل کی۔ آپ کے معروف اساتذہ میں محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمہ، شیخ الحدیث والتفسیر پیر برکات سید احمد علیہ الرحمہ المعروف سید صاحب، شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ، مولانا سید محمد [illegible] شاہ علیہ الرحمہ اور مولانا محب النبی علیہ الرحمہ جیسے وقت کے عظیم لوگ شامل ہیں۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ تقریباً پچاس برس تک دین اسلام کی خدمت میں مشغول رہے۔ [illegible]ء میں آپ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے مہتمم و ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور تاحیات اس منصب جلیلہ پر فائز رہے اس کے ساتھ ساتھ آپ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے تقریباً تیس سال تک ناظم اعلیٰ اور تیرہ سال تک تنظیم کے صدر رہے۔ تنظیم المدارس کے پلیٹ فارم سے مدارس دینیہ کی فلاح و بہبود کے لئے آپ کی خدمات انتہائی قابل قدر ہیں۔ آپ کی تدریس کا دورانیہ نصف صدی پر محیط ہے آپ انتہائی محقق اور قابل استاذ تھے۔

حدیث نبوی ﷺ پڑھانے میں آپ کا ثانی مشکل سے ملتا تھا آپ جب حدیث مقدسہ پڑھا دیتے تو سماں بندھ جاتا حدیث مقدسہ کے علاوہ تفسیر، عربی لغات، اصول، علم معانی، علم بیان، منطق، فلسفہ اور دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ کی تدریس کرنے میں بھی آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔

آپ کے معروف شاگردوں میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، مفتی حبیب الرحمن چیئرمین رویت ہلال کمیٹی، مفتی محمد گل احمد خان عتیقی آزاد کشمیر، مفتی [illegible] اللہ ہزاروی ملتان، مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی، مولانا محمد صدیق ہزاروی، مولانا مفتی [illegible] حسین لاہور، سید غلام مصطفیٰ بخاری [illegible] خطیب راولپنڈی، مولانا خالد نوشاہی برطانیہ، مولانا محمد منشا سعیدی، مولانا حافظ محمد فرید ہزاروی، مولانا نصیر الدین چشتی، مولانا فضل حنان سعیدی اور مولانا غلام حسین صاحب جیسے نامور لوگ شامل ہیں۔

اگرچہ آپ کثیر التصانیف نہیں تھے کیونکہ آپ کا زیادہ تر رجحان اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی کتب کو جدید اسلوب میں اعراب لگا کر شائع کرنے کی طرف رہا اس کے

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ایک مثالی شخصیت

سردار احمد حسن سعیدی
مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

کہنے کو تو بس ایک مشت خاک ہے انسان
بڑھ جائے تو وسعت کونین میں سما نہ سکے

بعض لوگوں کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ صدیوں بعد جنم لیتے ہیں ان کا خلا پر نہ ہو سکے گا۔ درحقیقت یہ لوگ زندگی میں تو شخصیات سے کہیں بڑھ کر ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عوام و خواص کی نظروں میں وہ معتبر سمجھے جاتے ہیں اور جب وہ رخصت ہوتے ہیں تو ان کے کمالات ہر خاص و عام کی زبان کا ورد بن جاتے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث والفقہ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قدس سرہ کا شمار بھی ان عظیم لوگوں میں ہوتا ہے آپ کا وصال کر جانا مسلمانان عالم کے لئے ایک بہت بڑا صدمہ ہے۔ آپ کے جانے سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پر ہونا واقعی مشکل ہے۔ آپ کا وصال فقط چند افراد کا نقصان نہیں ہے بلکہ پورے کے پورے ادارے اور عالم اسلام اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ 28 دسمبر 1933ء بمطابق 29 شعبان المعظم 1352ھ کو [illegible] تناول ضلع مانسہرہ کے ایک معروف دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی دینی تعلیم آپ نے اپنے والد مولانا حمید اللہ ہزاروی علیہ الرحمۃ اور چچا مولانا محبوب الرحمن علیہ الرحمہ سے پڑھیں پھر حصول تعلیم کے لئے آپ مختلف مدارس اور شہروں میں آتے جاتے رہے آپ نے وقت کے بڑے بڑے جید اساتذہ سے فیض علم حاصل کیا تا آنکہ 1955ء کو آپ نے معروف دینی درسگاہ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور اور 1958ء کو جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد میں دورہ حدیث شریف

باوجود آپ نے چند تحقیقی کتابیں تحریر کی ہیں، جن میں تاریخ نجد و حجاز، العقائد والمسائل اور کئی علمی مقالات وغیرہ شامل ہیں۔ ان کتب میں تاریخ نجد و حجاز خاصے کی چیز ہے جس کے مطالعہ سے دور حاضر میں مسلمانوں کی زبوں حالی کے بہت سے اسباب معلوم ہو جاتے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی شخصیت کے کئی پہلو تھے، ہر پہلو بہت جاندار، بہت شاندار تھا۔ آپ جامع المعقول والمنقول تھے، تفسیر و حدیث، فقہ و اصول کے علاوہ [illegible] بلند پایہ منطقی [illegible] آپ بہت کلاس [illegible] تھے۔ آپ اسلامی حمیت کی علامت، جرات و ہمت کا پیکر [illegible] کردار پر جلال [illegible] اور باوقار شخصیت کے مالک تھے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ آپ دور حاضر میں فاروقی انداز فکر کی بہترین مثال تھے۔

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ [illegible] کے بادشاہ تھے سستی و کاہلی تو آپ سے کئی [illegible] دور [illegible] آپ [illegible] انتہائی متحرک و فعال انسان [illegible] وقت تیاری کی حالت میں [illegible] ایک بجلی سی تھی جوان [illegible] میں دوڑ رہی تھی [illegible] کے باوجود آپ مکمل [illegible] انسان تھے [illegible] اٹھارہ گھنٹے روزانہ مصروف کار رہنے کے عادی تھے۔

عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض لوگ بڑی قدر و منزلت کے مستحق ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں ان کو وہ حقیقی مقام و مرتبہ نہیں مل پاتا جو ملنا چاہیے تھا البتہ دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد ہر طرف سے ان کے لئے تعریف و توصیف کی بارش ہونے لگتی ہے۔

عمر بھر سنگ زنی کرتے رہے اہل وطن
یہ الگ بات ہے دفنائیں گے اعزاز کے ساتھ

مفتی صاحب علیہ الرحمان خوش بختوں میں شامل ہیں جن کی ان کی حیات میں ہی بہت پذیرائی ہوئی ان کی عزت و توقیر کی گئی عوام و خواص کی طرف سے ان کو وہ مقام دیا گیا جس

کے وہ حقیقت میں مستحق تھے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آپ محبوبیت کے مقام پر فائز تھے محبوب تو پھر محبوب ہوتا ہے۔

آپ کے وصال پر لوگوں کو آپ کی بے پناہ مقبولیت کا بخوبی احساس ہوا جب عوام اور علماء، مشائخ سب صدمے کی کیفیت سے دوچار تھے ان کے آنسو تھمتے نہیں تھے اور ان پر یہی کیفیت تھی کہ آج امت مسلمہ ایک عظیم راہنما سے محروم ہوگئی ہے... شیخ الحدیث حضرت پیر حسین الدین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کے وصال پر بہت جذباتی انداز میں [illegible] ہو گئے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ [illegible] کہتے [illegible] مفتی عبدالقیوم کو آپ کے شاگرد اور متعلقین رو رو کر کہہ رہے تھے کہ اب ہمیں [illegible] کرے گا [illegible] اور [illegible] اسلام رسول ﷺ کی عظمتوں اور پاکیزگی کو سمجھیں گے۔

مفتی اعظم پاکستان کی یہ مقبولیت، یہ محبوبیت اور یہ عظمت کوئی راہ چلتے ہوئے نہیں ملی بلکہ آپ کا یہ مقام [illegible] جہد مسلسل کا نتیجہ ہے اس کے پیچھے [illegible] بے شمار مصائب [illegible] ہے یہ ایک طویل داستان ہے مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے پچاس سال سے زائد عرصہ تک اسلام کی خدمت کی، ملت اسلامیہ کی سربلندی، عظمت ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کام کیا [illegible] شر انگیز فتنوں کے سدباب کے لئے [illegible] دور حاضر میں عالمی [illegible] کی طرف سے [illegible] اسلام [illegible] اور دینی مدارس کے خلاف کی گئی سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا [illegible] اس کے خلاف آواز اٹھائی اور [illegible] ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے [illegible] جب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے [illegible] معاملات سنبھالے تو اس وقت بہت مشکلات تھیں [illegible] اور پیسے کی بہت قلت تھی [illegible] کا خرچ چلانا بھی انتہائی مشکل تھا، ان حالات میں سینکڑوں طلبہ کی

تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا ان کے لئے قیام و طعام کا بندوبست کرنا کوئی آسان مرحلہ تو نہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم تھا، رسول اللہ ﷺ کی عنایت حاصل تھی اور داتا علی ہجویری کے قرب و دعا کی برکات کا اثر تھا کہ آپ نے اپنی مسلسل محنت، کوشش، خصوصی لگن اور صبر و استقامت سے ان تمام مشکل مراحل کو حسن و خوبی طے کیا اور اپنی منزل کو پالیا۔

آپ ابتدائی دور کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ رات کو کھانا ختم ہو جاتا اور آنے والے طلباء حضرات کے لئے میرے پاس کچھ بھی نہ ہوتا لیکن صبح ہونے سے پہلے پہلے اللہ کی طرف سے ایسا انتظام ہو جاتا کہ بے شمار سامان دارالعلوم میں جمع ہو جاتا۔ اس طرح روز بروز مشن کی سچائی پر میرا ایمان اور پختہ ہو جاتا اور مجھے پورا یقین ہو جاتا کہ میں جس راستے پر گامزن ہوں یہی حق اور سچائی کا راستہ ہے۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے مشن کے حصول کے لئے بڑی مشکلات کا سامنا کیا کوچہ نہال چند جہاں آپ نے جامعہ نظامیہ قائم کیا اوباش لوگوں کی آماجگاہ تھی جب دینی کام شروع ہوا تو ہر طرف سے مخالفتوں کا ایک ہجوم امڈ آیا۔ دوسری طرف ان آوارہ لوگوں کی طرف سے آئے روز طلبہ اور اساتذہ کو تنگ کیا جانے لگا۔ بے ہودہ آوازے کسے جاتے، کئی مرتبہ پتھراؤ اور طلبہ زخمی ہوئے لیکن آپ نے کسی رد عمل کے بجائے صبر و استقلال کو اپنایا اس کے بدلے اللہ رب العزت نے آپ کو وہ عزت و شوکت عطا فرمائی جو کسی کسی کو ملتی ہے۔

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی جرات و بہادری مسلمہ تھی آپ فرماتے تھے کہ ابتدائی دور میں کچھ مخالفین دعا کے بہانے مجھے ایک گھر میں لے گئے اور خطرناک ہتھیار دکھا کر کہنے لگے تم یہ علاقہ چھوڑ کر چلے جاؤ ورنہ ہم تمہیں جان سے مار ڈالیں گے۔ میں نے ان کو جرات اور بہادری کے جذبے سے بھرپور جواب دیا کہ اگر دین حق کی راہ میں مجھے موت آ جائے تو میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہوگی۔ میرا یہ جواب سن کر ان کی ہمت جواب دے گئی اور میرا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ یہ سب کچھ دین حق کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف میری حفاظت فرمائی بلکہ

مخالفین کے مقابلہ میں سرخرو فرمایا۔

مفتی اعظم پاکستان حق بات کہنے سے کبھی نہیں گھبراتے تھے آپ نے اہل اقتدار کے سامنے کلمہ حق بلند کیا حتی کہ ملک کے صدر کے سامنے بھی آپ نے اسی بے باک انداز میں گفتگو کی جو آپ کا طرۂ امتیاز تھی۔

قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ بے داغ اور صاف ستھرے کردار کے مالک تھے اس دور میں جب حالات درشت، درپیش اور ناچاقی تھی اور ایک الیکشن کی صورت اختیار کر گیا تو آپ نے اپنے صاف ستھرے دامن اور کردار کو ان تمام آلائشوں سے محفوظ رکھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات کے موقع پر آپ سے نظریاتی اختلاف رکھنے والے علماء بھی نہ صرف آپ کے نماز جنازہ میں شریک ہوئے بلکہ انہوں نے آپ کے کردار کی بہت تعریف کی

آپ کے قریبی بہت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ مشرف حکومت کے ابتدائی دور میں جب حکومت کو علماء میں سے سب سے زیادہ باکردار، اصول پرست مخلص محب وطن اور بے لوث شخص کی ضرورت محسوس ہوئی تو صرف آپ کا نام ہی سامنے آیا۔

ایک سابقہ حکومت میں جب صوبے کی سب سے طاقتور شخصیت نے زکوٰۃ کے ایک مرتبہ آپ کو کسی اہم عہدے میں لگانے کی کوشش کی تو وہ مفتی صاحب ہی تھے جنہوں نے ایک مفتی اور سچے مخلص کی طرح برملا کہہ دیا آپ اس جگہ شریک نہیں ہو سکتے اور پھر اس عمل پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہر قسم کی ترغیب و ترہیب کے باوجود آپ اپنی بات پر ڈٹے رہے یہاں تک صوبے کی اس مقتدر شخصیت کو اپنے موقف سے دستبردار ہونا پڑا۔ یہ تو ایک دو مثالیں ہیں ورنہ ایسی کئی جرات مندانہ مثالوں سے آپ کی زندگی بھری پڑی ہے۔ یاد رہے کہ آپ عرصہ دراز تک مرکزی و صوبائی زکوٰۃ کونسل کے ممبر رہے اور ماضی قریب میں آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن رہے۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک بین الاقوامی شخصیت ہونے کے باوجود بہت سادہ طبیعت رکھتے تھے بالکل عام سادہ غذا استعمال کرتے تھے چونکہ مجھے آپ کا شاگرد ہونے کا فخر حاصل

ہے اس نے زندگی میں بارہا آپ کی خدمت کے مواقع ملتے رہے اور مجھے آپ کے معمولات سے بہت حد تک آگاہی حاصل ہے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ دن کے وقت آپ نے مجھے بلایا، کہا کہ چائے بنواؤ اور ساتھ کچھ نان بھی لیتے آؤ میں نے دونوں چیزیں حاضر خدمت کیں تو کچھ یوں چائے کے ساتھ وہ نان کھالیا یہ معمول اس عظیم شخصیت کا لنچ ہوا کرتا تھا۔ مجھے کئی مرتبہ آپ کے ساتھ سفر کے مواقع ملے بالخصوص شیخوپورہ اور حافظ آباد کی طرف کئی مرتبہ جانا ہوا آپ کسی قسم کا تکلف نہیں فرماتے تھے بلا امتیاز جس قسم کی سواری مل گئی اسی پر سفر اختیار کر لیتے اور میں اکثر محسوس کرتا ”سادگی مجسم“۔ کسی بناوٹ کا تکلف“ بیٹھتے ہیں تو فرماتے نہیں بیٹا مجھے جلدی جانا ہے بہت دیر ہو جائے گی۔ اس وصیت کا شدید مرتبہ پیش کیا

قبلہ مفتی صاحب انتظامی معاملات میں بہت سخت تھے اور کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے ساتھ کام کرنے والے لوگ ہر وقت چاک و چوبند ذہنی اور جسمانی لحاظ سے ہر وقت متحرک رہتے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ مدرسہ اور تعلیم کی کارکردگی بہت شاندار ہوتی بلکہ آپ کے زیر سایہ کام کرنے والوں کو انفرادی طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے بھرپور مواقع ملتے جامعہ نظامیہ کے بہت سے اساتذہ کا انفرادی تحریری و تقریری کام آپ کی اسی سخت گیری کا مرہون منت ہے۔ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ انتظامی امور سے سخت ہونے کے باوجود دیگر معاملات میں بہت نرم دل اور شفیق انسان تھے بالخصوص وہ لوگ جو دین کے ساتھ وابستہ تھے اور پسماندہ علاقوں میں علم دین کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہوتے تھے آپ ان پر بہت شفقت فرماتے ان کو وعظ و نصیحت اور بہترین مشوروں سے نوازتے اس کے ساتھ ساتھ آپ ان سے مالی تعاون بھی فرماتے تھے وصال سے چند روز پہلے ہی آپ نے مختلف مدارس کا دورہ کیا تھا اور تقریباً بارہ لاکھ روپے ان مدارس میں تقسیم کر کے واپس آئے تھے۔

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے ایک بھرپور زندگی گزاری تھوڑے سے وقت میں صدیوں کا کام کر کے چلتے بنے اور دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے اور ہر کوئی یہی کہہ رہا تھا کہ اس

شخص کا پتا بھی نہیں چلا جیسے ان کا مزاج تھا ہر کام جلدی میں، ہر وقت تیزی، شاید آپ کے ذہن میں یہی بات ہو کہ بہت دیر ہو جائے گی۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی پاکیزہ زندگی میں بے شمار کامیابیاں اور کارنامے سنہرے حروف سے جگمگا رہے ہیں تاہم یہ چند کارنامے ایسے ہیں جو شاید اس دور میں کوئی اور شخص سرانجام نہ دے سکتا۔ آپ نے جامعہ نظامیہ کو وہ عروج بخشا کہ آج یہ مثالی ادارہ دنیائے اسلام میں بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ پاکستان اور دنیا بھر کے علماء و مشائخ اور عوام اہل سنت کی نگاہیں ہر مشکل اور اہم معاملے میں اسی عظیم درسگاہ کی طرف اٹھتی ہیں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ جو چار ایکڑ کے وسیع رقبے پر محیط ہے آپ کا عظیم کارنامہ ہے بے مثال ادارے ہیں جن میں اس وقت تقریباً دو ہزار طلبہ و طالبات زیر تربیت ہیں۔

آپ کا ایک اور عظیم تاریخی کارنامہ جو قیامت تک آپ کی یادگار رہے گا کہ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی مشہور تصنیف فتاویٰ رضویہ کو دور حاضر اور مستقبل کے تقاضوں کے مطابق مرتب و شائع کرنے کا اہتمام کیا، فتاویٰ رضویہ ایک فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں کثیر مسائل دینیہ کو انتہائی مدلل طریقے سے پوری شرح و بسط کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے امت مسلمہ پر آپ کا یہ احسان عظیم ہے مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے بہت کام کیا لیکن میں تو کہوں گا کہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک سچے عاشق رسول تھے بلکہ اس دور کے آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی ہو بہو تصویر اور سچے جانشین تھے آپ کا مشن اور انداز ایک ہی تھا۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

واقعی آپ جیسے عظیم لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی حق ہے کہ آپ کا خلاء تا ابد پُر نہیں ہو سکے گا۔

☆☆☆☆☆☆

تحریک نظامِ مصطفےٰ اور

استاذ العلماء مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

از قلم محمد منشا تابش قصوری

مارچ ۱۹۷۷ء کے انتخاب میں جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب دھاندلی سے کام لیتے ہوئے پیپلز پارٹی کو کامیابی سے ہمکنار کیا تو قومی اتحاد پاکستان نے ۱۴ مارچ ۱۹۷۷ء کو تحریک چلانے کا اعلان کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے تحریک نظام مصطفےٰ نے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ہٹلر، مسولینی، [illegible] اور بھٹو جیسے ظالم ترین ڈکٹیٹروں سے بھی اس سے بچ نکلنے کی کوشش میں سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔

[illegible] آنسو گیس کے شیل، پولیس، فیڈرل سیکورٹی فورس جا بجا فوری کارروائی حتیٰ کہ فوج اور جزوی مارشل لاء کے علاوہ [illegible] پاکستان کے غیور مسلمانوں پر [illegible] بچے، بوڑھے، نوجوان، طلباء، وکلاء، علماء [illegible] عشق مصطفےٰ کا مظاہرہ کرتے گئے۔

تحریک نظام مصطفےٰ کی کامیابی کے لئے آگ اور خون کے دریا سے گزرنا ان کے لئے ایک کھیل معلوم ہوتا [illegible] کے [illegible] ملک بھر کی جیلیں ناکافی ہو گئیں قید و بند کی صعوبتوں کے باوجود تحریک گلی بازاروں سے لیکر جیلوں کی سلاخوں کے اندر تک چلنے لگی حد کی بات ہے کہ جیل کے محافظ اور خود تحریک کے حامی و مددگار بننے لگے اور ان پر بھی تشدد کے دروازے کھول دیئے گئے۔ مگر تحریک کچھ اس انداز سے چل رہی تھی کہ ہر روز سورج اس ظالم کے ہر ایک حربے کو ناکام بناتا ہوا غروب ہوتا، پورے پاکستان میں ہر چھوٹے بڑے شہر اور قصبے یہاں تک کہ گاؤں گاؤں، قریہ قریہ بستی بستی تحریک سے منسوب ہوتی گئی، نمایاں طور پر لاہور، ملتان، حیدرآباد، سیالکوٹ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی، اسلام آباد اور پشاور خصوصی طور پر تحریک کے مرکز بنتے گئے۔ چنانچہ تحریک نظام مصطفےٰ میں لاہور کا کردار حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی قائدانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے جو ہر لحاظ

سے مندرجہ لاہوری پر واضح ہے۔ اہل سنت و جماعت کی عظیم الشان مرکزی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے مدرسین و طلباء کرام نے جس جانفشانی و جانثاری کا مظاہرہ کیا اس میں حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی خصوصی تربیت کارفرما تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ کا وجود ہی [illegible] نظام مصطفےٰ کا مرہون منت ہے جس کی خاطر ملک و ملت کا ہر فرد عظیم قربانیاں دیتا آ رہا ہے مگر مملکت پاکستان کو اس نظام کے تحت چلانے کی کسی بھی حکمران نے کوشش نہیں کی اور نوبت بایں جا رسید کہ حکمران طبقہ علماء سے مذاق پر اتر آیا۔ انتخابات کے دوران [illegible] کے نعرے گونجنے لگے۔ (۱) طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے (۲) طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں

[illegible] نے ملک میں جب بڑی تیزی سے [illegible] کی تو اہل سنت پلیٹ فارم پر [illegible] حمیت و غیرت سے اپنے مصطفےٰ کی عقیدت کا علم لئے عاشقانِ مصطفےٰ کو سڑکوں پر آنے کا [illegible] چنانچہ اہل پاکستان قومی اتحاد کے قائدین نے تحریک نظام مصطفےٰ کا اعلان کیا تو لوگ جوق در جوق [illegible] میدان عمل میں اتر پڑے اس جہاد میں جامعہ کے اساتذہ و طلباء نے حضرت ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کے فرمان پر تن من دھن کی بازی لگا دی۔

یہ تحریک ۱۴ مارچ ۱۹۷۷ء سے لیکر جولائی ۱۹۷۷ء تک مسلسل ۱۲۰ روز تک بڑی شان و شوکت سے جاری رہی۔ آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ حضرت مفتی اسلام اور اساتذہ کرام نے [illegible] آزمائش کے دنوں میں بھی [illegible] ناغہ نہیں ہونے دیا، حضرت مفتی صاحب اور مدرسین دوران تحریک اپنے تعلیمی فرائض سے احسن وجوہ عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے تحریکی جلسوں کی رونق بڑھاتے رہے، جنہیں دیکھ کر خاص و عام اور لیڈر حضرات دم بخود تھے۔ یوں تو جامعہ کا ہر مدرس اور ہر ایک طالب علم تحریک نظام مصطفےٰ کا حصہ تھا مگر بعض مدرسین اور طلباء خصوصی طور پر پیش پیش رہے جن میں اولیت کا شرف حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو حاصل ہے

تحریک نظام مصطفےٰ کے شروع ہوتے ہی مدرسین و طلباء کو آپ نے [illegible] سے ہمکنار کرنے کی سختی سے ہدایت فرمائی اور خود بھی میدان عمل میں ایک غیرت مند مجاہد کی حیثیت سے شامل رہے۔ مخصوص صاحب نے جب جزوی مارشل لاء نافذ کیا تو شہریوں کا اپنے گھروں سے باہر نکلنا دوبھر ہو گیا تو مگر اس انتہائی نازک مرحلہ میں آپ باقاعدہ جامعہ سے گھر اور گھر سے جامعہ رضویہ کے

باوجود آتے جاتے رہے بڑی جرأت اور فراست سے جامعہ کے انتظام کی نگہداشت فرمائی۔ مدرسین وطلباء مسلسل کرفیو کے دوران ہر روز ایک باجماعت اور تازہ دم ہوکر پہرے دیتے اور پھر مزید ہدایات سے نوازتے طلبہ کرام اور مدرسین نے تحریک نظام مصطفیٰ میں جوش و خروش سے حصہ لیا [illegible] آپ ہی کی اعلیٰ تربیت کا ثمرہ اور نتیجہ آپ ہی کا کردار تھا تحریک نظام مصطفیٰ کے لئے علمائے اسلام کے جو جلوس جاری ہوا [illegible] آپ سے بھی [illegible] لاہور میں انارکلی اور مسلم مسجد تحریک نظام مصطفیٰ کا مرکز بنی ہوئی تھی اس میں جامعہ نظامیہ رضویہ کے طلباء و مدرسین پولیس اور [illegible] کی گولیوں سے بری طرح زخمی ہوئے تو جامعہ نظامیہ رضویہ میں ایک ہسپتال قائم کر دیا گیا جہاں زخمی طلباء و مدرسین کے لئے مرہم پٹی کے علاوہ ادویات کا اعلیٰ انتظام تھا، باقاعدہ ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کیں جو طالب علم زیادہ زخمی ہوتا اسے شہر کے دیگر ہسپتالوں میں لے جایا جاتا۔

مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی سرپرستی میں جو تحریک میں مدرسین طلباء زخمی ہوئے ان کے تفصیلی کوائف [illegible] آپ کی رہنمائی میں شائع ہونے والی کتاب "تحریک نظام مصطفیٰ میں جامعہ نظامیہ رضویہ کا کردار" ملاحظہ فرمائیے [illegible] ان مجاہدین و غازیان تحریک کے نام درج کئے جاتے ہیں جو جامعہ کے ہنگامی ہسپتال میں زیر علاج رہے۔

حضرت مولانا غلام فرید ہزاروی مدظلہ، حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ، حضرت مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ، حضرت مولانا محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا قاری نذر احمد قادری مدظلہ، حضرت مولانا سیف الرحمن [illegible] مدظلہ، حضرت مولانا محمد جعفر صادق صاحب، مولانا حافظ عبدالرشید شاد صاحب، مولانا محمد حنیف صاحب کشمیری، مولانا حافظ محمد اعظم صاحب، مولانا ظہور احمد صاحب، مولانا حافظ عاشق حسین شاہ صاحب، مولانا حافظ عبدالحق [illegible] صاحب، مولانا حافظ محمد علیم صاحب، مولانا محمد یوسف آفاقی صاحب، مولانا حافظ محمد خان سیالکوٹی صاحب، مولانا محمد یونس [illegible]، مولانا محمد احسان اللہ [illegible]۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت مفتی صاحب نے اپنی سرپرستی میں تحریک کامیاب بنانے کے لئے کیسے کیسے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے مولیٰ تعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند فرمائے اور پاکستان کو نظام مصطفیٰ کی دولت عظمیٰ سے سرفراز فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆

الشيخ المفتي محمد عبدالقيوم رحمة الله عليه

البارع في الفنون والعلوم

الطالب محمد فاروق شريف الجامعة النظامية الرضوية بلاهور

الحمد لله ذي المجد والآلاء المنعم على عباده بما شاء.

والصلوة والسلام على سيدنا محمد خير الورى وعلى آله وصحبه ومن والاه بلغ النبي ﷺ الرسالة وأدى الأمانة ونصح الأمة

وبعد: فبحمد الله سبحانه من هذه الدنيا أصبحت واجبات مهمة تتوقف على كتف العلماء العاملين المخلصين ورثة الأنبياء، ومن هؤلاء العلماء الأعلام صاحب الآداب الحسنة والأخلاق المرضية البهية المفتي محمد عبدالقيوم الهزاروي عليه الرحمة الذي لم يعرف العبرة عن إحاطة ميراثه التي تحلّى بها بفضل الله وكرمه وقد وجدته معروفا بالأخلاق الحسنة المجيدة والفضائل المجيدة من العلم والأدب والحلم والشرف والكرامة والورع وبذكاء الفطانة التي لا بد أن يتصف بها كل أحد من العلماء الربانيين المخلصين الراسخين في العلم

وقد كانت له مهارة تامة في العلوم والفنون

قال أحمد جودت باشا في كتابه "المعلومات النافعة" تنقسم العلوم الإسلامية إلى قسمين

١ العلوم النقلية ٢ العلوم العقلية

١ العلوم النقلية (ويقال لها العلوم الدينية أيضا) على ثمانية أنواع

١ علم التفسير ٢ علم أصول الحديث ٣ علم الحديث ٤ علم أصول

الكلام ٥ علم الكلام ٦ علم اصول الفقه ٧ علم الفقه ٨ علم التصوف

إن لعلم الفقه فروع عديدة ، كلها تحتوى على اربعة انواع

العبادات ٢ المناكحات ٣. المعاملات. ٤. العقوبات

وكان الشيخ مولانا المفتى محمد عبدالقيوم الهزاروى نور الله مرقده وبرد مضجعه بارعا في العلوم النقلية والعقلية فانه جدير بأن يقال له العلامة لان العلامة من له مهارة تامة في العلوم العقلية والنقلية

ولعل السبب الظاهر لمهارته في العلوم والفنون انه رحمه الله تعالى كان حافظ العلوم وكثير الاستحضار وقليل النسيان وجيد الفهم والفهم الثاقب وسليم الذهن

الذكر تمهيدا تدل على مهارته وبراعته في العلوم.

عندما كان رحمه الله تعالى يتعلم في جامعة حزب الأحناف بمدينة لاهور ولم يكمل دراسة الحديث ، جاء السيد ابو العلاء المفتى محمد عبدالله القادرى الرضوى القصورى إلى حضرة رئيس المحدثين العلامة ابى البركات السيد أحمد عليه الرحمة بطلب مدرس يجب لمدرسته التى انشأها وسماه بالجامعة الحنفية بمدينة قصور فأرسل الإمام ابو البركات عليه الرحمة الشيخ محمد عبدالقيوم القادرى الهزاروى

وبدأ يدرس في تلك المدرسة ولم يواجه اية مشكلة لانه تعلم كل فن باجتهاد متواصل وسعى متواتر فلذا كان يدرس كل يوم اثنين وعشرين كتابا. وهذا ادل دليل على كمال براعته في العلوم والفنون.

و إنه رحمه الله تعالى أمضى حياته في الجامعة النظامية الرضوية و هو جدير بأن القول منه إنه رحمه الله تعالى علة غائية لارتقاء هذه المدرسة التى

سيبها في ربوع العالم.

وكنت ادرس لديه انا وزملائى هداية الحكمة لاثير الدين الأبهرى كان يدرس كأنه حافظ وفي يوم من الأيام قال لنا بعد الفراغ من الدراسة انظروا في الكتاب هل هو كما بينت فنظرنا اليه ورأى هو بنفسه أيضا وجعل يدرس كأن المصنف يكتب ما أبين فتعجب كل من شهد واعترف بسعة علمه رحمه الله

ولا ريب أن وفاته ثلمة في الإسلام ولا جرم أن ارتحاله حادثة فاجعة لا يمكن تحملها ولكن قضاء الله يجرى في الكون ونعم ما قال الشاعر

حكم المنية في البرية جار : ما هذه الدنيا بدار قرار

قال الإمام الشافعى رحمه الله تعالى

إذا ما مات ذو علم و تقوى فقد ثلمت من الإسلام ثلمة

ولاشك أن حياته صرفها في خدمة العلوم الاسلامية والتضحية لاجلها وكان يحب التدريس والتعليم حبا جما وما سافر إلى اماكن بعيدة وحضر إلى المدرسة على الوقت واوفى بتعهده

وبرحلته ليس لنا أن نجلس بدون عمل و نتأسف فقط بل علينا ان نبذل جهودنا ومساعينا كلها لأجل التعليم و نشره ولا بد لنا أن نقتفيه ونمشي على منهجه. سقى الله ثراه واسكنه فسيح جنته.

☆☆☆☆☆

ملک کے بڑے بڑے اہل علم و ارباب دستار و جبہ قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے سامنے جھکے ہوئے رہے۔

قاری ملازم حسین سعیدی مدرس شعبہ تجوید و قرأت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

آپ کی شخصیت [illegible] ظاہری و باطنی [illegible] معنوی [illegible]
کے لحاظ سے صحیح معنوں میں ایک عظیم شخصیت تھی جس کی مثال موجودہ تاریخ میں نہیں ملتی۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان عظیم علمی خدمات کے باوجود تواضع و انکساری کا پیکر تھے [illegible] معاملات میں اہل [illegible] اور بے تکلف [illegible] دوستوں سے مشورہ لیتے تھے اور دارالعلوم کے جملہ معاملات بھی مشاورت سے چلاتے۔

حضرت مفتی اعظم [illegible] قومی و ملی تحریک میں اہم [illegible]

[illegible]

اللھم زد فزد فیہ وبارک لہ

الغرض حضرت مفتی صاحب قبلہ کے شب و روز [illegible] علمی و عملی [illegible] مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت اور ترقی کے لیے وقف تھیں [illegible] اہلسنت و جماعت کے [illegible] کہ اہلسنت و جماعت علمی و سیاسی طور پر ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مرقد [illegible] پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور آپ کے [illegible] آپ کے مشن کو [illegible] جمیل عطا فرمائے اور اہل سنت و جماعت کو اپنے محسنین کا قدردان بنائے۔ آمین

میرے استاذ، محسنِ اہلسنت

تحریر: مولانا محمد [illegible] احمد سعیدی، پنڈ دادنخان، ضلع جہلم

استاذ العلماء [illegible] مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث والتفسیر جامع المعقول والمنقول محسن اہلسنت حضرت علامہ الحاج مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی [illegible] قادری رحمہ اللہ ان جلیل القدر علماء میں سے تھے جو [illegible] پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے اور اپنی علمی شعاعوں [illegible] سے ایک دنیا کے اذہان کو روشن کیا۔

جن کے بحر علم سے ہزاروں تشنگانِ علم کو اپنی پیاس بجھانے کا موقع ملا جن کے گراں مایہ علمی خدمات کا [illegible] اعتراف کرتی ہے۔ ان کا شمار جید علماء [illegible] میں ہوتا ہے۔ آپ کی ساری زندگی اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت، قرآن حکیم کی شرح و تفسیر اور درس حدیث میں گزری۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ [illegible] عالم اور دنیائے اسلام کے [illegible] تھے۔ آپ اسلاف کی فکر و ان کے علوم و حکمت کی [illegible] تھے جن کا [illegible] صدیوں میں بھی میسر آنا مشکل ہے۔

آپ پچاس سالوں سے بھی زیادہ عرصے تک خدمت دین میں مصروف رہے [illegible] ہزاروں [illegible] مدارس کی سرپرستی و قیادت کی وجہ سے نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں ایک منفرد مقام حاصل تھا۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ کی شخصیت میں ایک بات بہت واضح ہے اور وہ یہ علمی حلقوں پر آپ کی بلا شرکت غیرے حکومت، یہ حقیقت ہے کہ لوگ کسی عالم کو چاہے کتنا ہی کیوں نہ سراہیں مگر اس عالم کو علماء کے حلقے میں مقام حاصل نہیں تو دراصل اس عالم کے پاس وہ علم نہیں جس سے علماء حضرات متاثر ہو سکیں۔

"علوم وفنون میں مہارت"

منیر احمد جہاں ہاشمی، مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل تھی جس وجہ سے قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ اپنے دور کے عظیم انسان تھے۔

قبلہ مفتی اعظم پاکستان ایک ایسی تحریک کا نام ہے جو روشنی اور عزم سے بھری ہوئی منزل کے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے اور آپ نے ہمیشہ اپنے شاگردوں کو اور تمام اہل اسلام کو صرف اور صرف ایک سبق دیا ہے کہ

عشق مصطفیٰ ﷺ کی اک شمع جلا لو دل میں
بعد مرنے کے لحد میں اجالا ہو گا

اگر کسی نے گھر کے راستے میں آئی ہوئی مصیبتوں اور تکلیفوں اور آزمائشوں کی وجہ سے اپنے ارادے سے ہٹنا چاہا یا اپنے ارادے کو ترک کرنا چاہا تو آپ نے اسے ہمیشہ یہی کہا

یقین پیہم عمل اس طرح تعمیر کرتا جا
کہ عمل کرتے کرتے آپ ہی بیدار ہو جائے

آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ نے بیسویں صدی کی دو بلند و بالا علمی شخصیات سے باقاعدہ تعلیم حاصل کی اور کسب فیض کیا ان میں ایک محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد علیہ الرحمۃ اور دوسرے مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابو البرکات تھے ان دونوں عظیم علمی شخصیات کا رنگ حضور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ میں جوانی سے ہی جھلکنے لگا تھا۔

آپ تمام علوم وفنون کے ماہر تھے درس نظامی کی ابتدا سے انتہا تک کی کتابیں آپ پڑھاتے تھے ہر فن میں آپ کو عبور حاصل تھا اور آپ کے سامنے جو کتاب بھی ہوتی اس کو بخوشی

پڑھاتے تھے اور اس کو اس انداز سے بیان کرتے تھے کہ ہر طالب علم کو بات آسانی سے سمجھ آجاتی تھی۔

قبلہ مفتی صاحب سے جس نے بھی گفتگو کا شرف حاصل کیا یا علم کے حصول کے لئے کلاس میں بیٹھا تو وہ طالب علم یا وہ گفتگو کرنے والا یہی سمجھتا تھا کہ قبلہ مفتی صاحب مجھ سے ہی سب سے زیادہ شفقت کرتے ہیں اور یہ بات درست ہے کہ پیار و محبت، اخلاق، شفقت اور مہربانی یہ سب خوبیاں ان کی فطرت میں شامل تھیں۔

قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ اصول کے بڑے پابند تھے کہ سردی ہو یا گرمی اپنے وقت پر جامعہ میں آکر سبق پڑھاتے تھے اور آپ نے ساری زندگی دین مصطفیٰ ﷺ کے لئے وقف کر دی اور جب آپ کی عمر ۲۳ برس کی ہوئی تو آپ مسند تدریس پر جلوہ افروز ہوئے اور تادم آخر قال اللہ و قال رسول اللہ کا درس دیتے رہے۔

دینی مدارس کے نظام و نصاب اور امتحانی طریق کار کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے آپ نے گراں قدر خدمات سر انجام دیں اس کے علاوہ مرکزی زکوٰۃ کونسل اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے بھی خدمات سر انجام دیں لیکن ان تمام ذمہ داریوں اور مصروفیات کے باوجود انہوں نے اپنے مدرسہ اور بچوں کے سبق پڑھانے کو فوقیت دی ان تمام مصروفیات کے ساتھ ساتھ مدرسہ کی پڑھائی سے بھی غافل نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی حیات سے اس علمی اشتیاق اور کوشش کے اٹھ جانے کے بعد ایک ایسا خلا پیدا ہوا جو شاید مدتوں پُر نہ ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے صدقے قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہزارہ ڈویژن اور مفتی عبدالقیوم ہزاروی مرحوم

سید سہیل الحسن جمیل

بعض علاقوں کی مٹی زرخیز نہیں ہوتی بلکہ انسانوں کی پیدائش کے حوالے سے بھی وہاں شادابی [illegible] علاقہ [illegible] وہاں پیدا ہونے والے افراد معنوی حیثیتوں کے مالک ہوتے ہیں [illegible] تحقیقی اعتبار سے غیر معمولی [illegible] اور قدرتی [illegible] پہلی ان خصوصیات کی وجہ سے [illegible] پہچان [illegible] ہر دور میں [illegible] اور علاقہ [illegible] بھی [illegible] آج بھی یہ علاقہ [illegible]۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مرحوم [illegible] کو بھی [illegible] سے فخر حاصل تھا [illegible] 28 دسمبر 1933ء [illegible] وہاں [illegible] مشہور [illegible] قیام [illegible] جامعہ [illegible] کی گئی تو مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مرحوم سے درخواست کی گئی [illegible] دارالعلوم میں [illegible] ذمہ داری بھی سنبھالیں۔ دارالعلوم [illegible] کی خدمت [illegible] کی فراہمی کے لئے بھی [illegible] علمی مقام [illegible]۔ مفتی صاحب [illegible] مشکل [illegible] پیشانی سے سامنا کیا [illegible] محنت نے [illegible] دارالعلوم [illegible]

مفتی صاحب [illegible] اور ان کے [illegible] فتاویٰ [illegible] مقام [illegible] گیا ہے لیکن [illegible] مکتبہ فکر [illegible] امام احمد رضا کے فتاویٰ [illegible] سے مدون کر کے [illegible] جلدوں میں طبع کر دیا ہے۔ [illegible] ان شاء اللہ [illegible] عنقریب [illegible] ہیں)

مفتی محمد عبدالقیوم [illegible] دارالعلوم میں تصنیف و تالیف [illegible] اشاعت کے حوالے سے بھی

[illegible] مفتی صاحب کو [illegible] کے بارے میں ایک سرکاری رپورٹ ملی جو [illegible] کے ریکارڈ کے لئے ترتیب دی گئی تھی۔ مفتی صاحب مرحوم نے [illegible] اشرف قادری کو [illegible] کی جو [illegible] کے نام سے طبع کی جس میں [illegible] کے [illegible] مفتی صاحب تصنیف و تالیف [illegible] کی کوششوں کا نتیجہ تھا، ان کی تصانیف میں اور بھی کتب شامل ہیں۔

[illegible] ان کتابوں کی موجودگی مفتی صاحب کے علمی شوق کا [illegible] مفتی صاحب [illegible] کی توسیع کا بھی شوق تھا۔ چنانچہ [illegible] دارالعلوم [illegible] کی شاندار [illegible] میں موجود [illegible] کی وجہ سے وسعت کا تقاضا کرتا تھا [illegible] دارالعلوم کی عمارت [illegible] سے مطابق [illegible] طلبہ اور اساتذہ کے لئے الگ الگ قیام گاہیں تعمیر کی گئی ہیں [illegible] کی کوشش کی گئی ہے [illegible] مسجد بھی ہے۔ اس [illegible] کے میدان بھی [illegible] دارالعلوم کی تعمیر اور [illegible] جو مفتی صاحب مرحوم اور ان کی کارکردگی [illegible] کا نتیجہ ہے۔ وفات [illegible] کا آخری [illegible] اور 26 اگست 2003ء [illegible] حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے اور ان [illegible] تعلیمی ادارہ میں ان کی تدفین بھی کی گئی۔

مفتی صاحب سادہ [illegible] سادہ خوراک استعمال کرنے والی شخصیت تھے۔ علماء کی [illegible] کی طرح ان کا [illegible] انتہائی [illegible] اور [illegible] تعصب نام کی کوئی شے آپ میں نہیں تھی [illegible] مسلک پر [illegible] کی عظمت کا پتہ [illegible] کی وفات سے چلتا ہے [illegible] کے جنازے [illegible] علم و ادب کے [illegible] کی عظمت [illegible] حاصل ہوئی ہے جو مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کو حاصل ہوئی۔ اللہ [illegible] ان کی مغفرت فرمائے۔ آمین"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مینارۂ نور

تحریر: پروفیسر محمد عبدالقادر جل بھیروی، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بھیرہ

وہ عظیم ہستی ہم سے جدا ہوئی۔ جس کی زیارت روحانیت سے لبریز تھی۔ جس کی تحقیق عقیدہ اہل سنت تھی۔ جس کی ذات درس نظامی کی ضرورت تھی۔ وہ ہستی جو عالم اسلام کے لئے قدرت کا عظیم عطیہ تھی۔ جس کی سیرت کا ہر ہر لمحہ اہل علم کے لئے سرچشمہ فیض و برکت تھا۔ وہ ہستی جو [illegible] کا مینار اور علم و حکمت کا سنگ میل تھی جو جہالت کی گھٹاؤں میں شمع کا درجہ رکھتی تھی

ایسی ہستی جس کے لئے زمانہ صدیوں چکر لگاتا ہے۔ جس کے لئے مکتوب [illegible] "ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا" [illegible] ہوتا ہے۔

علم کے لحاظ سے آپ میں آسمان کی بلندی تھی مگر مزاج کے اعتبار سے زمین کی عاجزی تھی مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ وہ عظیم ہستی جس نے نصف صدی تک علم و عرفان کے موتی لٹائے اور ہر خاص و عام کو علم کی گوہر پاشیوں سے مستفید کیا۔ جس نے درس نظامی کی تدریس میں انقلاب برپا کیا وہ جس کی ذات سے علم و عرفان کی محفل معمور اور درس و تدریس کی مسند آباد تھی۔

آپ کے فیوض و برکات قیامت تک جاری رہیں گے کیونکہ آپ نے مسند تدریس پر فائز ہو کر وہ باکمال علماء تیار کئے۔ جو آپ کا نام روشن کرنے کے لئے کافی [illegible] اور آپ کے حق میں مستقل صدقہ جاریہ ہیں۔ وہ اپنی وضع کے منفرد انسان تھے۔ ان کو دین اسلام سے مکمل آگاہی نصیب تھی۔

وہ ہمارا سہارا تھے اور ان کی دعائیں ہمارا سرمایہ تھیں مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری کی دینی، علمی، تدریسی، قومی اور ملی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ رب کریم مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے درجات بلند سے بلند فرمائے بے شک وہ اسلاف کی عظیم یادگار تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار اقدس پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین ☆☆☆☆☆☆☆☆

میرے قائد میرے شیخ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: [illegible] اعظم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

برصغیر میں مسلمانوں سے حکومت چھن جانے کے بعد آہستہ آہستہ ان کے علمی و فکری اداروں میں زوال آتا چلا گیا۔ انگریزوں نے اپنا قبضہ مزید مستحکم بنانے کے لئے مسلمانوں کے قدیم نظام تعلیم کے برعکس ایک نیا مغربی انداز کا نظام تعلیم رائج کیا۔ نتیجتاً وہ مسلمانوں سے اپنی معاشرتی بہتری کے لئے قدیم اداروں کو چھوڑ کر مغربی تعلیمی اداروں کی طرف رخ کیا۔ ان حالات میں خطرہ پیدا ہو گیا کہ کتب قرآن، احادیث، تفسیر و اصول تفسیر، حدیث و اصول حدیث، فقہ و اصول فقہ، جیسے گراں قدر اسلامی علوم کا قابل قدر ذخیرہ ضائع ہو جائے اس کو [illegible] محسوس کرتے ہوئے حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی علوم کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ بے مثل محدث، عظیم فقیہ، یگانہ منطقی، مدرس، نابغہ عصر مفتی، بہترین مصنف، باکمال شیخ طریقت، مجاہد ملت، محافظ شریعت، مثالی استاذ ہونے کے علاوہ عارف حق، عالم ربانی، محقق لاثانی، عاشق رسول ﷺ، پاسبان عصمت رسول اور مخدوم و مرشد الاساتذہ بھی تھے۔ آج ہم سے حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کی ذات جدا نہیں ہوئی بلکہ ایک تحریک، ایک انجمن، ایک معلومات کا وسیع ترین خزانہ جدا ہوا ہے۔ یہ خلا کبھی پر نہیں ہو سکتا۔ اساتذہ یتیم ہو گئے ہیں۔ اگر حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ چاہتے تو دین کی خدمت کے لئے تدریس کی بجائے کوئی اور میدان منتخب کر لیتے لیکن اس شعبہ میں قحط الرجال کو دیکھتے ہوئے آپ نے یہ عظیم قربانی دی کہ خود کو دینی علوم کی تدریس کے لئے ہمہ تن وقف کر دیا۔ آپ کا مقصد صرف عالم تیار کرنا نہیں بلکہ عالم گر تیار کرنا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نہ صرف اپنے مقصد میں کامیاب بلکہ اعلیٰ درجے میں کامیاب ہوئے کہ دبستان مفتی اعظم سے فیض یافتہ سینکڑوں علماء سے قطع نظر صرف استاذی المکرم

حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالشکور قادری مدظلہ العالی شیخ الحدیث [illegible]
علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ العالی شیخ الحدیث [illegible] مفتی محمد صدیق [illegible]
مدظلہ العالی ایسی شخصیات کو دیکھا جائے تو [illegible] حاصل ہو جاتا ہے حضرت مفتی
اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
گوشے میں عام کر دیا۔

حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ [illegible] تدریس [illegible]
[illegible]
[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظر شفقت کی طرح جاری [illegible]
مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کتاب [illegible]
[illegible] بالخصوص دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ مفتی اعظم رحمہ اللہ کے تمام پسماندگان کو [illegible] صبر جمیل عطا
فرمائے اور ان کے نقش قدم پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

محسن اہل سنت مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ

”نے ایک بھرپور زندگی گزاری تھوڑے سے وقت میں
صدیوں کا کام کر کے چلتے بنے اور دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے۔“

مولانا سردار احمد حسن سعیدی، مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

جانے والے تیرے قدموں کے نشان باقی ہیں

محدث عصر علامہ محمد عبدالقیوم ہزاروی

تحریر: مولانا مفتی [illegible] لاہور

مجھے حضرت مفتی صاحب [illegible] سے غائبانہ تعارف ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء میں اس وقت ہوا جب [illegible] جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف [illegible] حضرت استاذ العلماء [illegible] محمد حسین [illegible] سابق شیخ الحدیث جامعہ [illegible] حاضر ہوا [illegible] حضرت مفتی صاحب [illegible] محمد سعید [illegible] جامعہ رضویہ [illegible] مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے [illegible] مفتی صاحب [illegible]

پھر جب ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں [illegible] لاہور میں تدریس کے لئے حاضر ہوا تو آپ سے [illegible] ملاقات کا شرف حاصل ہوا اس کے بعد تعلقات میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ آپ کی [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں چند سال تدریس [illegible] سات سال تک فقیر کو [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ میں دورہ تفسیر القرآن پڑھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی [illegible] آپ انتہائی خوش تھے۔

اس کے بعد اگرچہ بعض دیگر مدارس میں بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے مگر جامعہ نظامیہ رضویہ سے تعلق اسی طرح قائم رہا۔ [illegible] مفتی صاحب کی خدمت میں حاضری کا التزام رہا [illegible] کسی کے ہاتھ پیغام بھیج [illegible] کیوں نہیں فرماتے آپ مسجد میں

کیسے ہو گئے ہو ہنستے رہا کرو۔ غیبت کو پسند نہ کرتے تھے اور پریشان رہتے ہیں کہ آئے کیوں نہیں؟ یاد ہو گئے ہوں موت کا بھی تو کوئی پتہ نہیں کب آجاتی ہے۔

حضرت مفتی صاحب سے خلوت وجلوت، سفر وحضر، درس وتدریس میں رفاقت رہی بہت سی چیزیں وہ تھیں ان کی صحبت میں رہ کر حاصل کیں۔ بہت سے ایسے راز ان کے سینہ میں تھے جو نہ سکے۔ وہ سینہ میں دفن ہو گئے۔ وہ میرے استاد بھائی تھے اور پیر بھائی بھی۔ مجھ سے عمر میں بڑے تھے ... تجربہ میں بھی وسیع تھے۔

اہل سنت کے ہاں پیر بھائی اور استاد بھائی کا رشتہ حقیقی بھائیوں سے زیادہ بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ جس طرح نسبی بڑے بھائی والد کی جگہ اور بڑی بہن ماں کی جگہ ہوتی ہے بڑے بھائی کا ادب واحترام والد کی طرح اور بڑی بہن کا ادب واحترام ماں کی طرح کرنا چاہیے اسی طرح بڑے استاد بھائی اور پیر بھائی بھی استاد وشیخ کی جگہ ہوتے ہیں ان کا ادب واحترام بھی استاد کی طرح کرنا چاہیے۔ الحمدللہ فقیر کا اس پر عمل ہے۔

حضرت مفتی صاحب سے اگرچہ باقاعدہ میں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی مگر ان کا ادب واحترام اپنے اساتذہ وشیوخ کی طرح کرتا رہا ہوں بلکہ اس کو حقیقت میں بدلنے کے لئے احقر نے آپ سے اجازت عامہ بھی حاصل کی۔

حضرت مفتی صاحب کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے۔ جو مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں خلیفہ عبدالملک نے ایک مرتبہ محدث امام زہری کے مدرسہ کا معائنہ کیا تو اس مدرسہ کے طلباء میں اصمعی بھی تھے جو بہت بڑے امام لغت گزرے ہیں۔ بادشاہ نے اصمعی کا امتحان لیا اور اس سے کوئی سوال پوچھا تو اصمعی نے اس کا معقول جواب دیا۔ بادشاہ نے اس کا جواب سنکر خوش ہو کر امام زہری علیہ الرحمۃ سے کہا صاحب آپ خلف صالح ... کہ وہ شخص نہیں مرتا جس نے ایسے لوگ پیچھے چھوڑے ہوں جیسا کہ آپ نے چھوڑے ہیں۔

اب جبکہ میں نے یہ سطور لکھنی شروع کیں میری آنکھوں کے سامنے خود بخود چہرہ گھومی

جواب اصحاب شروع ہو گئے اور میرے ذہن پر مفتی صاحب کی زندگی کی ریل چلنے لگی۔ آئینہ ذہن میں مجھے سینکڑوں وہ شاگرد نظر آئیں جو آج کلیدی مناصب پر متمکن ہیں۔ دارالعلوم کی ... نوروں کی جھلک نگاہیں بتا رہی ہیں۔ یہ تو فیض محمد عبدالقیوم کا کمال ہے آپ کی سیرت پاک سے صاحبین تحت مدرس، قاضی، مفتی، خطیب بنا چکی ہیں۔ آپ کی نظر کیمیا نے کوڑوں کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے بے شمار لوگوں کو علم دین کی روشنیوں کا خوگر کر دیا۔

حضرت مفتی صاحب ہمیشہ زندہ رہیں گے کیونکہ انہوں نے اپنے پیچھے تلامذہ میں حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری شیخ الحدیث، حضرت علامہ مفتی محمد گل احمد عتیقی، حضرت علامہ عبدالحسن صاحب ہزاروی، حضرت علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی، حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی، حضرت علامہ مولانا شیر احمد سیالوی ... حضرت علامہ مولانا غلام حسین نقشبندی حضرت علامہ پروفیسر نبی بخش ... قصوری، حضرت علامہ مولانا عبدالتواب صدیقی، حضرت علامہ مولانا مفتی سید مزمل حسین شاہ، حضرت علامہ پروفیسر حبیب الرحمن ہزاروی، حضرت علامہ مولانا عبدالرشید سیالوی، حضرت علامہ مولانا سید غلام مصطفی شاہ بخاری، حضرت علامہ مولانا محمد شریف ہزاروی، حضرت علامہ مولانا افضل حسان ہزاروی، حضرت علامہ مولانا مفتی ہدایت اللہ پسروری، حضرت علامہ مولانا محمد عظیم بٹ، مولانا محمد کرم اللہ بٹ، مولانا نثار احمد شاکر وغیرہم سینکڑوں زیب مسند تدریس اصحاب قلم شخصیات چھوڑی ہیں۔

مفتی صاحب کی ذات روحانی اور جسمانی منبع بخشش تھی روزانہ چار پانچ سو طلباء روحانی اور جسمانی اعتبار سے آپ کے علم سے مستفیض ہوتے تھے اور تقریباً دو ہزار طلباء تو آپ کے زیر اہتمام صبح ناشتہ دوپہر وشام کھانا تناول کرتے تھے۔ ان کی دوسری ضروریات کا پورا کرنا اس کے علاوہ تھا۔

مفتی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ جامعہ کا فنڈ بالکل ختم ہو گیا حتی کہ ایک وقت کے کھانے کا سامان بھی باقی نہ رہا۔ ادھر عید کی چھٹیوں کا وقت بھی سر پر تھا ہم پڑھنے پڑھانے میں مصروف تھے دوپہر کے کھانے کی فکر تھی کہ طلباء کو کہاں سے کھلائیں گے یہ موقع

[illegible] تھے ایک بار ولی صاحب [illegible] مدرسہ میں داخل ہوئیں ان کے ہمراہ [illegible]
صاحب تھے ولی صاحب نے [illegible] داخل ہوتے ہی فرمایا یہی مدرسہ اور یہی مدرسہ کا دروازہ مجھے
دکھایا گیا ہے [illegible] کے خواب میں [illegible] جب بھی کسی چیز کی ضرورت
ہوتی ہمیں اطلاع [illegible] ہم [illegible] جلد جلد [illegible] کا انتظام ہو جاتا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا [illegible]
صاحب نے بتایا [illegible] مدرسہ [illegible] صاحب [illegible] میں بتایا [illegible]
حضرت سلطان [illegible] علیہ الرحمۃ [illegible] شریف [illegible]
سے ہیں۔ ولی صاحب نے فرمایا مجھے سلطان صاحب نے بہت جلد [illegible] کی خدمت [illegible]
[illegible] صاحب نے بتایا ہم [illegible] گئے [illegible]
[illegible] جب یہاں پہنچے تو ولی صاحب [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] ہے جو سلطان صاحب نے مجھے خواب میں دکھایا ہے مفتی صاحب نے فرمایا اس دن سے
الحمد ہمیں کسی قسم کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔

مفتی صاحب نے ہمیشہ قناعت سے کام لیا بلا ضرورت پر راضی ہو کر اپنے وقت کو
کر اعلیٰ اقدار و اعلیٰ مقاصد کے حصول پر صرف کیا۔

مفتی صاحب نے ہمیشہ مدرسہ کی رقم خرچ کرنے میں اس اصول پر عمل کیا۔ آپ کی
ہمیشہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ کم سے کم رقم میں مدرسہ کا [illegible] ہو جائے [illegible] سے
ساتھ [illegible] تک پیدل آتے [illegible] سے تانگہ [illegible] رکشہ وغیرہ پر بیٹھتے تاکہ کرایہ کم سے کم
ہو جائے [illegible] چلے جاتے [illegible] راقم کو فرماتے پیدل [illegible] آخری دن بھی حضرت
مولانا عبدالستار سعیدی صاحب کے کہنے کے باوجود مدرسہ کی گاڑی پر بیٹھ کر جامعہ نظامیہ نہیں
گئے فرمایا کہ میں نے کیسے جانا ہے۔ بس پر چلا جاؤں گا۔

مفتی صاحب نے ہمیشہ ان اصولوں پر عمل کیا ایک مرتبہ تو جان کی بازی بھی لگا دی
[illegible] کے علاقے سے [illegible] تھے جہاں مدرسہ ہے [illegible] مدرسہ نے ایک مرتبہ مفتی صاحب [illegible]

[illegible] اپنے ساتھ لے گئے تنہائی میں جا کر کہا کہ مولوی صاحب ہم تمہیں قتل کرتے ہیں
مفتی صاحب ذرا نہیں گھبرائے بڑے تحمل سے جواب دیا یہی تو میرا مقصود ہے۔ اس پر انہوں نے
[illegible] کر چھوڑ دیا کہ [illegible] یہ مولوی تو ہم سے بھی بڑھ کر ہے۔

مفتی صاحب میں کمال منتقل کرنے والی شخصیات

کمال کسی شخص کی اپنی ذات کے [illegible] صاحب کمال نہیں ہوتا۔ کمال حاصل ہوتا ہے
کسی صاحب کمال کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے [illegible] کی مجلس صحبت میں رہنے سے حضرت
مفتی صاحب کو آپ کے اساتذہ میں حضرت مولانا علامہ محمد عبدالقدوس صاحب ہزاروی علیہ الرحمۃ (والد
[illegible] حضرت مولانا علامہ [illegible] حسن صاحب ہزاروی علیہ الرحمۃ [illegible] استاذ الاساتذہ
حضرت علامہ مولانا [illegible] حضرت علامہ مولانا [illegible] علیہ الرحمۃ شارح
[illegible] جامعہ نظامیہ محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری علیہ
الرحمۃ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا علامہ سید ابوالبرکات احمد قادری اشرفی علیہ الرحمۃ اور دیگر
اساتذہ و مشائخ کے فیض سے [illegible] تک پہنچایا جس کے مبارک ثمرات [illegible] اور محبوبیت کی
شکل میں [illegible] روشن کی طرح خلق کثیر نے دیکھے۔

حضرت مفتی صاحب کی سیرت و کردار [illegible] میں محبوس رہنا ہم شاگردی کے
خلاف ہے [illegible] اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کروں گا۔

گزر تو جائے گی تیرے بغیر بھی لیکن
بڑی اداس بڑی سوگوار گزرے گی

اسکے [illegible] ہیں [illegible] زبان حال پکار رہی ہیں [illegible] چلے جاؤ

ہم تو بھولے تیری راہوں پہ لگے جائیں گے
جانے والے تیرے قدموں کے نشان باقی ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ ایک عالم ربانی

سید غلام مصطفیٰ شاہ [illegible] انتخاری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

اس کی نفرت بھی عمیق اس کی محبت بھی عمیق
قہر بھی اس کا تھا اللہ کے بندوں پہ شفیق
انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اس کو
شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق
مثل خورشید سحر فکر کی تابانی میں
بات میں سادہ و آزادہ ، معانی میں دقیق
اس کا انداز نظر اپنے زمانے سے جدا
اس کے احوال سے محرم نہیں پیران طریق

یوں تو عالم رنگ و بو میں روز و شب موت و حیات کا سلسلہ جاری ہے۔ ہزاروں لاکھوں لوگ عالم ہستی سے رخصت ہوتے ہیں اور دنیا کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف کوچ کرتے ہیں۔ ان کے جانے سے کاروان حیات میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی۔ قافلہ کار تجارت اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتا ہے دنیا کسی عظیم ویرانی کا شکار نہیں ہوتی۔ کارخانۂ حیات معمول کے مطابق چلتا رہتا ہے۔ دو چار دن گزرنے سے غم مندمل ہو جاتے ہیں۔ غم مٹ جاتا ہے دکھ بھول جاتے ہیں۔

مگر وہ جو عشق و محبت کے دیپ جلا کے امت کو اتفاق و اتحاد کے علم کے نیچے جمع کرنے کا خواہاں ہو۔ جو غلام مصطفیٰ کے ہر وقت کوشاں ہو اور ہو جو فکر امت میں مبتلا ہو۔ کبر میں بھی جس کا جذبہ جواں ہو، جس کی زندگی تمام اس نیت کے لئے مشغول راہ ہو۔ جس کی کوشش و کاوش فقط دین محمدی کی ترویج و اشاعت کے لئے ہو۔ حق گوئی و بے باکی میں جو بے نظیر ہو۔ اسوۂ رسول کی جو جیتی جاگتی تصویر ہو، جس کا ہر قول ریشم و دیبا و حریر ہو، ہر طالب دین جس کی محبت کا اسیر ہو۔ جس کا نام ہی باطل کے لئے ضرب و شمشیر ہو۔ جو بدعت و جہالت کی تقدیر ہو۔ [illegible] جب ایسی عظیم ہستی عالم

سے پوشیدہ و پنہاں ہوتی ہے تو بے شک تمام عالم میں افسردگی اور سوگواری چھا جاتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نظام عالم تھم سا گیا ہے۔ ہر قافلہ وہیں جم سا گیا ہے۔ کائنات بہت ادھوری ادھوری سی ہو گئی ہے۔ علم و ادب کی بستی اجڑی اجڑی سی ہو گئی ہے۔ پھر قیامت تک کے زخم مندمل نہیں ہوتے بلکہ مزید بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ غم گھٹتے نہیں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ [illegible] ابھرتے نہیں پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ کہ جو لپٹے نہیں بلکہ دلوں کو اور مجروح کرتے چلے جاتے ہیں۔ فرشتے بھی یہ روح فرسا منظر دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ آج دنیا ایک عالم ربانی سے محروم ہو گئی ہے۔ چرند پرند بھی چہل پہل کو چھوڑ کر بے شک اداس اور سوگ کے عالم سے جاتے ہیں حتی کہ [illegible] تک مچھلیاں اپنی زبان سے دعائے مغفرت کرتی ہیں [illegible] ہوتی ہیں کہ بہت سی مخلوق اللہ [illegible] کی عبادت کے لئے کرتی ہے [illegible] کی دعا کرتی ہے۔ [illegible] وہ صبر و علم [illegible] میں حیرانی کے سوا ان کے پاس بھی کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ [illegible] و برکات کے انمول [illegible] ہوتا ہے۔ اپنی [illegible] کو بند [illegible] کو چھپا [illegible] وہ اصل اہل اللہ ہوتے ہیں۔

بے شک مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ بھی ان شخصیات میں سے تھے کہ جن کے اچانک [illegible] نے پورے جہاں کو غم سے نڈھال کر دیا۔ علم کا ہر فرد سوگ میں مبتلا دکھائی دیتا ہے۔

اٹھتے جاتے ہیں اس بزم سے ارباب نظر
گھٹتے جاتے ہیں مرے دل کو بڑھانے والے

جس سے بہار تھی وہ آئیں رخ ملاقات دے گے
تجھ سے سر و سامان چھوڑ کر چل بسے

لطف تھا جن سے نظارے کا حسیں وہ نہ رہے
جس سے رونق تھی مکان و مکیں وہ نہ رہے

مفتی اعظم پاکستان بقیۃ السلف تھے جنکو دیکھتے ہی اللہ یاد آجاتا تھا۔ رسول اللہ کی [illegible]

[illegible] رسول کی زندہ و تابندہ مثال [illegible] محبت رسول کا درس دیا [illegible]

کی صدائیں بلند کرتے ہوئے اس دار فانی سے رخصت [illegible] وصال بھی [illegible]

کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں [illegible] عاشق رسول [illegible] میں یہ کہا ہے

ہم میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

رئیس المحدثین شیخ الاسلام مفتی اعظم پاکستان [illegible] صورت و سیرت کے لحاظ سے [illegible]

حضرت فاضل بریلوی کے جانشین تھے شب و روز کی محنت [illegible] جمعیت کی طرف سے

آپ کو [illegible] رئیس المدرسین [illegible]

مفتی اعظم پاکستان جیسے عظیم القاب عطا ہوئے۔

گزشتہ برس [illegible] شیخ الحدیث [illegible] محمد عبدالحکیم شرف قادری [illegible]

[illegible] مفتی

اعظم پاکستان جس مقام پر [illegible] آپ کو شیخ [illegible]

شیخ الاسلام کے مقام [illegible] پر فائز تھے۔

طلباء کو الوداعی تقریب میں ایک مختصر مگر جامع خطاب

اے علوم حق و صداقت [illegible] آج [illegible] کس قدر پریشان و پشیمان ہے [illegible]

[illegible] کی طرح [illegible] کا عمل

[illegible] جا رہا ہے [illegible] جا رہی ہے۔ مکان

[illegible]

[illegible] کی جان [illegible]

[illegible] ایک نظر [illegible] ہے۔ یقیناً

پریشان کوئی تکلیف [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] سے محنت و مشقت کر کے تمہارے لئے سامان مہیا کر رہے ہیں۔ [illegible]

[illegible] کیونکہ رسول اللہ نے تمہارے بارے میں فرمایا [illegible]

[illegible] (ترمذی [illegible]) [illegible] کے مہمان ہیں۔ پریشانی [illegible] مہمان

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مکان کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

ہے [illegible] تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان...... میری نظر میں

محمد شریف گل نوشہروی
کاتب فتاویٰ رضویہ

کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام

ہے من آں گل عارض عرب حرم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار اللہ

(ایک میں ہی اس گل رعنا کی تعریف نہیں کرتا، ہزاروں بلبلیں اس کی مدح سرائی کر رہی ہیں۔)

مفتی اعظم پاکستان جناب علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و دینی خدمات کا کون معترف نہیں۔ ایک جہان ان کی خدمات کا مدح سرا ہے۔ آپ کو ہزارہ ڈویژن کی وادی ناصبورہ کا چشم و چراغ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

آپ 28 دسمبر 1933ء کو پیدا ہوئے اور مختلف جامعات سے 1956ء تک مسلسل 23 سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ کو آخر میں [illegible] لاہور میں [illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ کا مہتمم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ مفتی صاحب مرحوم [illegible] حاصل تھا۔

مفتی صاحب مرحوم سے راقم الحروف (محمد شریف گل نوشہروی) کی ملاقات 1989ء کے اواخر میں ہوئی۔ آپ نے جامعہ نظامیہ رضویہ میں رضا فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا، جس کا بڑا مقصد فتاویٰ رضویہ کی اشاعت تھی۔ فتاویٰ رضویہ کی کتابت کا کام مجھے سونپ دیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے فتاویٰ رضویہ کی 24 جلدیں چھپ چکی ہیں اور پچیسویں جلد چھپنے کے لیے پریس میں جا چکی ہے۔ مفتی صاحب مرحوم کو ہر وقت فتاویٰ رضویہ کی تکمیل کی فکر رہتی، مجھے فون پر اور بوقت ملاقات ایسے فرمایا کرتے۔

گل صاحب! جلدی کرو، درمیان میں دوسرا کام نہ کرنا، میں چاہتا

ہوں کہ فتاویٰ رضویہ میری زندگی میں ہی مکمل ہو جائے۔ اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کسی سے لکھوانا نہیں اور اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو کسی سے لکھوانا نہیں۔"

میں جب بھی ملاقات کے لیے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا، مجھے اٹھ کر ملتے اور معانقہ فرماتے، پھر مجھے بہت شفقت سے اپنے پاس بٹھاتے اور واپسی پر بھی مجھ سے ایسی ہی محبت بھرا سلوک فرماتے۔

جب فتاویٰ رضویہ کی جلد آخری مراحل میں ہوتی تو میں ایک دو روز جامعہ میں ٹھہر جاتا تھا، پھر اس کی تصحیح وغیرہ کر دیتا اور صفحات نمبر وغیرہ لگا دیتا۔ اس دوران اگر مفتی صاحب مرحوم کا کہیں جانا ہوتا تو اپنے نائب جناب علامہ مولانا [illegible] صاحب مدظلہ سے فرماتے کہ میں ضروری کام کے لیے جا رہا ہوں، میرے بعد کاتب صاحب جانا چاہیں تو ان کو کچھ دے کر فارغ کر دینا۔"

اب کے جب میں جلد 25 کی تصحیح کے لیے جامعہ میں حاضر ہوا (25 اگست 2003ء بروز پیر) مجھے اطلاع ملی کہ مفتی صاحب علالت محسوس کر رہے ہیں، مجھے پیغام بھیجا کہ گل صاحب سے کہیں کہ مجھے مل لیں، مجھے کہیں جانا ہے۔ میں لائبریری سے (جو دوسری منزل پر ہے) سے پہلے مفتی صاحب کے کمرے میں آیا، آپ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور بہت خوش ہوئے کہ خدا کے فضل سے 25 جلدیں ہو گئیں، باقی کام جلدی ختم کریں۔ مفتی صاحب سے یہ میری آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

آپ کی علمی خدمات کا یہ منہ بولتا ثبوت ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے شیخوپورہ میں [illegible] چوبیس کنال اراضی خرید کر دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ کی ایک نئی شاخ قائم کر دی۔ جامعہ ہذا کی عمارت جدید تقاضوں کے مطابق تعمیر کی گئی ہے۔ جامعہ ہذا میں درس و تدریس اور اساتذہ کی قیام گاہوں کے ساتھ ساتھ کھیل کے میدان بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ اس جدید دار العلوم پر اب تک تقریباً ساڑھے چھ کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں جو مفتی صاحب مرحوم اور ان کی کارکردگی پر عوام کے اعتماد کا نتیجہ ہے۔

وفات کے روز (26 اگست 2003ء بروز منگل) کو جامعہ ہذا کا آخری دورہ کیا اور

جب ایک محقق سے جانے اس حدیث پاک [illegible] جو بصورت [illegible] کی، جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی صاحب مرحوم [illegible] فرماتے تھے [illegible] تعصب [illegible] کرتے کرتے گزرا ہوا تھا۔ بقول اقبال

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

کے مصداق اس سے قائل تھے۔

آپ کی وفات حسرت آیات پر [illegible] ﷺ نے فرمایا [illegible] کی جگہ [illegible] ہے۔"

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی قبر پر روز رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان، نائب اعلیٰ حضرت، جانشین محدث اعظم پاکستان

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ

[illegible] کہ بیماری اور علالت کو معلوم ہے کہ مفتی عبدالقیوم [illegible]، [illegible] کرنے کی بجائے بیماری میں [illegible] کام کرتا ہے۔

اس لئے بیماری شرم کے مارے بھاگ جاتی ہے

[illegible] حافظ محمد عتیق الرحمٰن — حافظ ناصر اقبال سیالوی سرگودھا

مسند تدریس کے شہنشاہ

مولانا ارشاد مصطفیٰ نقشبندی
ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ [illegible] لاہور

حضرت مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث و التفسیر، استاذ المحدثین حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ [illegible] عالم اسلام کے تھے بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ رب العزت حضرت مفتی صاحب [illegible] جامعہ نظامیہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حضرت مفتی اعظم [illegible] عظیم دینی رہنما تھے۔ ان کی [illegible] صدقہ جاریہ کے طور پر ہمیشہ باقی رہے گی۔

حضرت [illegible] المحدثین [illegible] شیخ العرب والعجم حضرت مولانا غلام رسول رضوی علیہ الرحمۃ کے بعد حضرت مفتی صاحب نے نہ صرف مسند تدریس [illegible] کیا کہ جامعہ نظامیہ کی علمی شہرت کا ڈنکا عالم اسلام میں بجنے لگا۔ ایسے درویش صفت [illegible] بعد پیدا ہوتے ہیں۔ کہنے کو یہ جملہ بہت آسان ہے استاذ المحدثین [illegible] کی [illegible] بہت کم شخصیات ہوتی ہیں۔ حضرت مفتی صاحب بجا طور پر اس منصب کے حقدار تھے۔

آپ کا علمی فیضان صرف برصغیر میں نہیں بلکہ دنیا کے بیشتر اسلامی ممالک میں جاری و ساری ہے۔ آپ کے فیض یافتگان پوری دنیائے اسلام میں خدمت دین کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] علمی بصیرت عطا فرمائی تھی کسی بھی موضوع پر اہل علم کی محفل میں جب گفتگو کا سلسلہ شروع ہوتا تو آپ حدیث، تفسیر، عقائد و کلام، تصوف، میراث، منطق، فلسفہ، [illegible] رجال، صرف و نحو، سیرت و تاریخ و دیگر موضوعات پر نہ صرف کوئی رائے پیش کرنے پر اکتفا فرماتے بلکہ رہنمائی بھی فرماتے۔ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ کا مظہر ہوتے ہیں اور حضور سید کائنات جان دو عالم ﷺ کے صحابہ آپ کے کمالات

عالیہ کے مظہر تھے اور علماء و اہل وقت بھی آپ کے دور آپ کے کمالات عالیہ کے معترف ہیں۔ وجدان کہتا ہے کہ حضرت مفتی اعظم کو اللہ تعالیٰ نے جلال و جمال فاروقی کا مظہر بنایا تھا آپ کے شاندار اور جاندار نظم و ضبط نے تنظیم المدارس کو وہ مقام عطا کیا کہ تنظیم المدارس کی سند کسی بھی سرکاری اور غیر سرکاری ادارے میں بے شک سند مانی جاتی ہے جبکہ دیگر وفاقوں کی اسناد ابھی تک مختلف جانچ پڑتال کے مراحل سے گزر رہی ہیں۔

ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ مفتی صاحب جیسی شخصیت کو کسی تنظیم یا ادارے کا سربراہ ہی نہیں بلکہ کسی عظیم مملکت کا بادشاہ ہونا چاہئے تھا۔ حق بات کہنے میں آپ کسی بڑے سے بڑے عالم یا مفتی اور مشاہیر کو ہرگز خاطر میں نہیں لاتے تھے اس لئے کہ آپ کا اپنا کردار عمل کتاب کی مانند تھا۔

یوں تو آپ کی ہر علمی خدمت قابل ستائش ہے "فتاویٰ رضویہ" فقہ حنفی کا شہرہ آفاق علمی خزانہ ہے جس کی عبارتیں عرب و عجم کے علماء، مفتی اور جس کی علمی رفعت کے آگے تو عوام، علماء بھی انگشت بدندان تھے۔ اس فتاویٰ کو اس انداز میں پیش کرنا کہ وہاں تک عوام کی بھی رسائی حاصل ہو۔ اس علمی کاوش نے مفتی صاحب کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے۔

آپ کے متعلق حضرت شرف ملت شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا یہ عقیدت بھرا جملہ ہے کہ "اگر حضرت مفتی اعظم اس عہد میں ہوں تو فرشتے رشک کریں"۔

سبحان اللہ یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے قدموں کے نیچے فرشتے پر فرش بچھایا کرتے ہیں اللہ رب العزت حضرت مفتی اعظم کے مزار پر تا قیامت رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی راہ گرامی چلنے والے مقام و مسلک کو سلامت رکھے۔ آمین۔

استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان
مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ مخزن علم و عرفان تھے
(علامہ محمود الرحمن شیخ طاہر جمیل سرفراز احمد لاہور)

حضرت استاذ العلماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قدس سرہ

مشاہیر اور زعماء قوم کی نظر میں

ملک محمد محبوب الرسول قادری

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت پر پاکستان اہلسنت میں گہرے صدمے اور غم کی لہر دوڑ گئی۔ ہمارے جنازہ کے فقید المثال اجتماع میں جن اہم اور معتبر شخصیات سے ملاقات ہوئی یا بعد میں تعزیت کے لئے آنے والے بزرگوں سے حضرت مفتی صاحب مغفور کے متعلق بات ہوئی تو جو ضروری باتیں تھیں اسے اس مقصد کے لئے محفوظ کر رہا ہوں تاکہ اسے محترم قارئین تک منتقل کر سکوں۔

یوں تو تعزیت کرنے والے علماء، مشائخ، دینی و روحانی شخصیات، سیاسی و سماجی راہنماؤں کی تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ لیکن یہاں چند اہم شخصیات کے مختصر ترین تاثرات قارئین کرام پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

☆ حضرت مفتی صاحب کی رحلت پوری قوم کے لئے بڑا علمی نقصان ہے میں پوری قوم سے تعزیت گزار ہوں۔ (شیخ الاسلام قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی)

☆ ان کا علم آخرت ان کی اگلی منزلیں آسان ہونے کی گواہی دے رہا ہے۔
(پیر محمد شفیق الرحمن، دو عالمگری شریف، آزاد کشمیر)

☆ اللہ نے انہیں سکرات موت سے محفوظ فرما لیا۔ ان کی علمی اور دینی خدمات جلیلہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ (پیر میاں عبدالخالق قادری سجادہ نشین بھرچونڈی شریف، سندھ)

☆ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہلسنت کے لئے اللہ کا انعام تھے میرے والد گرامی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ تھے۔ اللہ ان کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا

فرماتے۔ (علامہ صابر اور جاوید رضا وڑائچ اوقاف آزاد کشمیر)

☆ مسلک امام احمد رضا کا سپوت ہم سے چل بسا۔

(شیخ الحدیث سید محمد معروف شاہ قادری آزاد کشمیر)

☆ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم حقیقی معنوں میں عالم ربانی تھے۔

(قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان)

☆ مفتی صاحب قبلہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں خدا ان کے درجات بلند فرمائے اور اہل سنت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

(حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی۔ ملتان)

☆ مفتی صاحب قبلہ کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا پر ہوتا نظر نہیں آتا۔

(صاحبزادہ حاجی فضل کریم رضوی، فیصل آباد)

☆ حضرت مفتی صاحب قبلہ بہت کڑے وقت میں ہمیں اچانک چھوڑ کر چل دیے۔

(محقق العصر مفتی محمد خان قادری امیر کاروان اسلام)

☆ کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کروں؟ پتہ نہیں یہ کیا ہو رہا ہے۔

(صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی فرزند حضرت مفتی صاحب)

☆ میری جماعت کا فکری راہنما ہم سے جدا ہو گیا۔

(سید ریاض حسین شاہ، راولپنڈی)

☆ مسلک اور عقیدے کے لئے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

(شیخ الحدیث علامہ صاحبزادہ سید محمد عرفان مشہدی، ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان)

☆ نظم وضبط، خلوص اور انتھک محنت نے حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کو ہر میدان میں کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔　(ادیب شہیر علامہ سید محمد فاروق القادری، گڑھی اختیار خان)

☆ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اصولوں پر سختی سے کاربند تھے۔ وہ خود دو ٹوک بات کہنے والے مثالی

ان جیسے لوگ ملکی معاشرے کی اشد ضرورت ہے۔

(جنرل (ر) کے ایم اظہر سابق گورنر سرحد)

☆ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اپنے عہد میں مسلک ومشرب کے لئے جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ہم ان کی سرپرستی سے محروم ہو گئے۔

(مولانا خادم حسین رضوی)

☆ ان کا علمی شہرہ اور نیک نامی ان کی محنت کا ثمر ہے۔

(جنرل (ر) حمید گل سابق سربراہ آئی ایس آئی)

☆ میں ان کا بے حد قدردان ہوں ان کا فیض ان کی وفات سے بند نہیں ہوگا بلکہ جاری وساری رہے گا۔　(میجر (ر) راجہ محمد قاسم احمد، جوہر آباد)

☆ حضرت مفتی صاحب کی وفات کا صدمہ ہر شخص شدت سے محسوس کر رہا ہے۔

(قاری سید صداقت علی قادری، لاہور)

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ کا علم وعمل اہلسنت کی فکر بدلنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ حضرت مفتی صاحب کا فیضان ہے۔ مدرسے کے ناظمین ان کے مشن کو آگے بڑھائیں۔

(پروفیسر صاحبزادہ محبوب حسین چشتی، دربار شریف)

☆ عہد حاضر میں وہ ہمارے ہم مسلک علماء کے سرخیل تھے۔

(ڈاکٹر خالد سعید شیخ، سیالکوٹ)

☆ ایک بزرگ عالم کی رحلت کو پوری قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان خیال کرتا ہوں۔

(پروفیسر قاری محمد مشتاق انور، جوہر آباد)

☆ حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی کے انتقال کی خبر نے یہاں لندن میں بسنے والے مسلمانوں کو بے چین اور مضطرب کر دیا ہے۔ اللہ ان کی قبر کو جنت کی کیاری بنائے۔

(منظوم سیرت نگار علامہ جاوید القادری، برطانیہ)

☆ صورت الحال میں صرف سلام ۔ کی بات لکھا گئی۔

(پروفیسر الطاف عابد اعوان، دو پشان اکیڈمی)

☆ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلوص اور پیار کا پیکر تھے ان کی اچانک وفات سانحہ المناک ہے۔

(سید فیض الانور شاہ، دوریا آباد)

☆ حضرت کا سانحہ ارتحال پورے پاکستان کو سونا اور افسردہ کر گیا

(ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، لاہور)

☆ بہت بڑے بزرگ اور عالم تھے ان کی رحلت پر بے حد رنجیدہ ہوں، کچھ نہیں کہہ سکتا۔

(مولانا غلام محمد سیالوی، کراچی)

☆ ان کی خدمات جمیلہ کا ایک زمانہ گواہ ہے خدا ان کے درجات بلند فرمائے۔

(قاری محمد خان قادری، [illegible] لاہور)

☆ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل تھے ان کی خدمات ان کو ہمیشہ زندہ رکھیں گی۔

(سید حامد مسعود رسول قادری، کراچی)

☆ حضرت مفتی صاحب کی خدمات کا اعتراف ان کے مخالفین کرتے ہیں۔ تحریک ختم نبوت 1974ء میں ان کا کام مثالی تھا ان کا دنیا سے اٹھ جانا قوم پر بڑا نقصان ہے۔

(مفتی عبدالحلیم ہزاروی، میزبی حنفی کراچی)

☆ فتاویٰ رضویہ شریف کی شاندار اشاعت و وضاحت مفتی صاحب کو عہد حاضر میں ممتاز مقام دلاتی ہے وہ مثالی مدرس تھے۔ (مفتی محمد ابراہیم قادری، سکھر)

☆ اب تو ہر سو اندھیرا ہی نظر آتا ہے اب کیا ہوگا؟

(طارق محمود نقشبندی، [illegible] کوئٹہ)

☆ وہ مشن کے سپاہی تھے اور بڑے بزرگ تھے اہلسنت کا سرمایہ تھے۔

(صاحبزادہ سلطان ریاض الحسن قادری، آستانہ حسن دربار حضرت سلطان باہو قدس سرہ)

☆ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قدس سرہ کے خلوص اور محنت میں کوئی دوسرا نہ تھا

(قاری محمد زوار بہادر، جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان)

☆ علماء کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ہمارے علماء میں سے تھے۔ ([illegible] محمد حنفی سیالوی)

☆ حضرت مفتی صاحب کی اچانک رحلت ہمارے عظیم محسن کی جدائی کا پیغام بن گئی ہے۔

(پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

☆ آج حقیقی علماء کی صفیں کم ہو گئیں بہت بڑا خسارہ ہے۔

(پیر سید کبیر علی شاہ، چورہ شریف)

☆ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی حقیقت پسند اور راست گو عالم تھے۔ مدرسین کی بڑی تعداد تیار کر کے اور شاگی گراں قدر خدمات سرانجام دے کر انہوں نے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا۔ (حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، کراچی)

☆ آج اہلسنت یتیم ہو گئے۔ (مولانا عبدالستار سعیدی)

☆ خدمت علم سے کچھ کہنے کے قابل نہیں وہ پوری قوم کے محسن کبیر تھے۔

(قاری طاہر نعیم)

☆ اپنے دیرینہ ساتھی کی رحلت پر افسردہ ہوں ان کے ساتھ میری بہت ساری نسبتیں تھیں۔ اظہار غم کے لئے الفاظ ساتھ نہیں دے رہے۔

(شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی، بہاولپور)

☆ مفتی عبدالقیوم ہزاروی کا کام فتاویٰ رضویہ تک کام آئے گا ان کی خدمات کا ہر کوئی اعتراف کرے گا۔

(مفتی جمیل احمد نعیمی، ناظم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

☆ وہ زندہ دل، مجتہد، بحر علم اور محقق اکمل عالم تھے۔

(مفتی منیب الرحمٰن، کراچی)

☆ استاذ العلماء کی رحلت سے ہم اپنی قسمت پر روتے آنسو بہا رہے ہیں کہ ہم اب کہاں سے فیض یاب ہوں گے

(مخدوم پیر سید محمد شاہ قادری، لاہور)

☆ حضرت مفتی صاحب نے آخری عمر مجھے لکھا جس میں محنت اور خلوص سے کام کرنے کی ہدایت فرمائی (سید … حسین شاہ … جامعہ …)

☆ ان کا مشن تھا۔ کام کام اور صرف مسلکی کام

(صاحبزادہ حافظ … سلطان قادری، … شریف، پنجاب)

☆ حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کے کارنامے ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ حضور … نامت رحمۃ اللہ علیہ بھی … حرف تھے … ان کی جدائی پر ہم رنجیدہ ہیں۔

(… مشتاق احمد شاہ)

☆ مفتی عبد القیوم ہزاروی عقیدے سے … کام کرنے والے … باعمل عالم دین تھے

(مفتی عبد الشکور ہزاروی …)

☆ علماء علم کے لئے … (منظور حیات قادری …)

☆ حضرت مفتی عبد القیوم ہزاروی مسلکی غیرت و حمیت کا استعارہ اور علامتی نشان تھے۔

(مفتی محمد امین قادری، جامعہ … سندھی، کراچی)

☆ مفتی صاحب ہمارے دینی حلقوں کی جان تھے ان کی … وفات اہلسنت کو بہت متاثر کرے گی۔ (صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی۔ جامعہ حزب الاحناف۔ لاہور)

☆ ہمارے بزرگ اور ہمارے بزرگوں کے ساتھی تھے ان کی خدمات کا اثر ساری دنیا میں ہے مسلکی تصلب ان کا خاصہ تھا۔

(صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ۔ جامعہ رضویہ شیرازیہ۔ لاہور)

☆ حضرت مفتی صاحب نے جو کام کیا وہ ان کی حیثیت کے تعین کے لئے کافی ہے۔

(پیرزادہ سید محمد عثمان نوری گیلانی، چک سادہ شریف، گجرات)

… کی جدائی … ان کا …

(پیرزادہ اقبال احمد فاروقی)

☆ مفتی صاحب کا … مسلک حق کے ساتھ بے لوث اور مضبوط تعلق ہے … (… محمد …)

☆ … کی … شان یہ بھی ہے کہ وقت وصال … ہوتی ہے۔ (شیخ الحدیث مفتی علی احمد سندیلوی، لاہور)

☆ حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی سے تعلق … نصف صدی پر محیط تھی وہ عظیم عالم … تھے (مفتی گل احمد خان عتیقی … شریف …)

☆ وہ سچے عاشق رسول اور … تھے۔

(پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین … شریف)

☆ میں نے بڑے بڑے عالم علم کو ان کے سامنے جھکتے دیکھا۔

(صاحبزادہ محمد رفیق رضوی …… لاہور)

☆ ان شاء اللہ ہم مفتی صاحب کے حوالے سے شاندار تذکار شائع کریں گے

(مولانا ابو داؤد بشیر جلالی)

☆ حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کی خدمات اسلامیہ تا قیامت یاد رہیں گی۔

(قاری غلام حسین سعیدی)

☆ آپ کی وفات پورے عالم اسلام کے لئے ایک ایسا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے۔ (مولانا سید غلام مصطفیٰ ریاض البخاری)

☆ آپ کے جانے سے پوری ملت اسلامیہ یتیم ہو گئی ہے۔

(مولانا محمد کرم … ایڈیٹر … نظام …)

☆☆☆☆☆☆☆

یادوں کے چند نقوش

حافظ محمد عطاء الرحمن قادری

مت سہل ہمیں جانو، پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتا ہے

ایسے ہی سالوں میں سے ایک عظیم انسان، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ تھے۔ ان کے حسنِ خلق، تقویٰ و پرہیزگاری، محبت و شفقت اور علم و عمل کے حوالے سے کئی حسین یادیں لوحِ ذہن پر نقش ہیں۔ انہیں صفحۂ قرطاس پر منتقل کرتے ہوئے سوچ رہا ہوں کہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں؟ کسے بیان کروں اور کسے نہ بیان کروں؟

وہ عہد میں ہم نے سوچا کہ سر جھکائیں کہاں سے پہلے
ہر ایک ذرہ پکار اٹھا یہاں سے پہلے یہاں سے پہلے

بہرکیف علالت سے بچتے ہوئے چند باتیں سپردِ قلم کر رہا ہوں۔

فتاویٰ نویسی میں احتیاط:

حضرت مفتی صاحب اگرچہ عظیم محدث، مجتہد، مفتی، مدرس، وسیع النظر فقیہ اور بہترین مصنف تھے لیکن آپ کی وجہ شہرت مفتی ہونے کے حوالے سے ہی ہے، اسی لئے اہل سنت کے کبار علماء نے آپ کو مفتی اعظم پاکستان کے لقب سے پکارا۔ اور یاد رکھیں! آپ کے فتاویٰ کی خصوصیات تو کوئی فاضل ہی بیان کر سکے گا، بے بضاعت نے جو اہم خصوصیت دیکھی وہ فتویٰ نویسی میں آپ کی احتیاط ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں حاضرِ خدمت ہوا تو دیکھا کہ ایک نوجوان اپنے سسر کے ساتھ خدمتِ اقدس میں حاضر ہے اور یہ مسئلہ بیان کر کے فتویٰ کا طالب ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تھی لیکن میرے وکیل نے تین طلاقیں لکھ کر بھیج دیں۔ جواباً مفتی صاحب نے فرمایا کہ وکیل تو بہت ہوشیار لوگ ہوتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ایک طلاق دیں اور وہ تین

طلاقیں لکھ دے۔ ہم آپ کے سوال کے مطابق فتویٰ تو لکھ کر دے سکتے ہیں لیکن اگر آپ نے تین طلاقیں دی ہیں تو یاد رکھیں اب بیوی کو گھر میں رکھنا اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی ہوگی۔" پھر کافی دیر تک خوف خدا اور فکر آخرت یاد دلاتے رہے۔ پھر نوجوان کے سسر صاحب سے فرمایا کہ وہ بھی اسے سمجھائیں۔ کچھ ہی دیر کے بعد وہ نوجوان اشکبار آنکھوں سے حاضر ہوا اور اعتراف کیا کہ میں نے تین طلاقیں ہی دی تھیں"۔

اگر کوئی دوسرا مفتی ہوتا تو صرف فتویٰ دے کر فارغ ہو جاتا لیکن مفتی صاحب اپنی ذمہ داری اور فراست سے بھانپ گئے کہ سائل سوال کرتے ہوئے کچھ چھپا رہا ہے اور یوں اس کی رہنمائی فرما کر شریعت کی خلاف ورزی سے بچا لیا۔

عامل بالحدیث

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ حدیث پڑھانے کے ساتھ ساتھ حدیث پر عمل کا بھی بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ جس یقین سے حدیث کی تدریس فرماتے تھے اسی یقین سے حدیث پر عمل بھی فرماتے تھے۔ احادیث پاک میں سفید لباس کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ اسی لئے مفتی صاحب سفید لباس بہت پسند کرتے تھے۔ جہاں تک میرے مشاہدے کا تعلق ہے میں نے انہیں کبھی رنگین لباس میں نہیں دیکھا۔ ہمیشہ کھلی آستینوں والا سفید کرتا اور شلوار زیب تن فرماتے۔ سر پر سفید رنگ کا ہی عمامہ اور اسی رنگ کی چادر بھی ہوتی۔ جس سے سر اور چہرے کا کچھ حصہ ڈھکا رہتا۔ پہلے پہل میں اسے مفتی صاحب کی ادا اور سادگی کا طریقہ سمجھتا لیکن طبرانی شریف کی مندرجہ ذیل حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ یہ بھی عمل بالحدیث کا ہی ایک نمونہ تھا: الاردیة لبسة العرب والالتفاع لبسة الایمان "یعنی چادر اوڑھنا عربوں کا لباس ہے اور سر اور چہرے کو (چادر سے) ڈھانکنا ایمان والوں کا لباس ہے"۔

تقویٰ و پرہیزگاری:

حضرت مفتی صاحب جہاں علم کا ایک عظیم مینار تھے وہیں عمل کا بھی نہایت حسین

شاہکار تفسیر میں بھی اور اتباع سنت کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ ۱۹ اگست 2003ء کو آپ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ مولانا محمد احمد رضا اشرف قادری (متعلم دورہ حدیث شریف) نے ہوٹل لا کے ... معروف ہسپتال سے آئے۔ مفتی صاحب نے دیکھ کر ارشاد فرمایا ... کے بعد ... میں ... صحت پر ... ہوا اور مفتی صاحب نے تقریباً ... محسوس کرتے ہوئے خاموش رہا۔

پچھلے سال ہی میں مولانا ... قادری ... کی جانب سے ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا ہے "آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی ... مشہور ... سائنسدان ... جز و قلیل (Popsin) بھی سور ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ علماء کرام سے امید ہے اس مسئلہ پر ضرور غور فرمائیں گے۔

گستاخانِ رسول ﷺ کا رد

مفتی صاحب حضور نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق تھے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ آقا کریم ﷺ کے گستاخوں کا رد نہ کرتے۔ آپ کا درس حدیث بدمذہبوں اور گستاخوں کے لیے شمشیر بے نیام تھا۔ آپ عقیدہ کی اتنی پختگی اور تعصب کے باوجود ... فرمایا کرتے تھے کہ افسوس ہے بدمذہبوں کے رد میں اتنی محنت نہیں جتنا کہ ہمارے اکابر تھے۔ جب اکابر کا ذکر شروع ہوتا تو ختم ہونے کا نام نہ لیتا۔ تلامذہ کو بھی عموماً نصیحت کرتے کہ اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بدمذہبوں، گستاخوں کا خوب خوب رد کریں۔

زندگی کا آپ کی بس ایک ہی مقصد رہا
حفظ ناموس رسالت فروغ تعلیم نبی ﷺ

شیخ طریقت سے محبت:

اکابرین اہل سنت سے مفتی صاحب کو محبت اور اپنے شیخ طریقت حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمۃ سے آپ کو خصوصاً بہت محبت تھی۔ اٹھتے بیٹھتے ان

کا ذکر کرتے رہتے۔ زندگی کے آخری ایام میں تو یہ تذکرہ بہت بڑھ گیا تھا۔ محبت و عقیدت کے باعث حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی جامع سوانح لکھنے کا کام میرے سپرد فرمایا۔ وقتاً فوقتاً پوچھتے رہتے کہ کتنا کام ہوا ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ اب یہ سوانح تکمیل کے قریب ہے۔

حسن خلق

اخلاق تو ایسے تھے کہ پہلی ملاقات ہی میں ملنے والا آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ ہر آنے والا ... یہی سمجھتا تھا کہ مفتی صاحب کی شفقت اس پر سب سے زیادہ ہے۔ حیات محدث اعظم پاکستان ... لکھتے ہیں: اکثر خاص خدمت ہو کر ... مشورہ کرتا رہتا تھا۔ انتقال سے کوئی ایک ہفتہ قبل میں نے ... آواز ... محسوس ہو ... کہنے لگے میں نے حدیث کی ... "مطالعہ ... آواز ... بھی ہے"۔

اشاعت کتب

آپ مسلک اہل سنت کے فروغ کے لیے اشاعت کتب کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ بیسیوں کتب آپ نے شائع کروائیں۔ یہاں ان سب کا تذکرہ مقصود نہیں۔ فتاویٰ رضویہ کی ترجمہ و تخریج کے بعد اشاعت آپ کا وہ کارنامہ ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ مرحوم فرمایا کرتے: کبھی کبھی میں یہ سوچتا ہوں کہ فتاویٰ رضویہ کا کام مجھ سے کیسے ہو گیا۔ بہت سوچنے کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے مجھ سے یہ عظیم کام لے لیا۔

دینی مصنفین و محققین خصوصاً نئے قلمکاروں کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے۔ میری کتاب "سیرت صدر الشریعہ" شائع ہوئی تو بہت خوش ہوئے۔ بہت خوبصورت تبصرہ لکھا اور تاکید فرمائی کہ "یہ کتاب مارکیٹ میں ہمیشہ موجود رہے"۔

دینی مدارس کا قیام

آپ نے بہت سے دینی مدارس قائم فرمائے جن میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ سرفہرست ہیں۔ ہمیشہ دینی مدارس قائم کرنے کی کوشش میں لگے رہے۔ ایک مرتبہ جامعہ ... ہوا تو بہت مسرور ہوئے۔ میں اس خوشی کو دیکھ کر حیران تھا کہ آپ نے خود ہی وجہ بیان کر دی۔ فرمانے

لگے" ایک وقت وہ تھا کہ میرے استاذ محترم آقائے نعمت حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب نے مجھے صوبہ سرحد کے کئی مدارس کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا تھا اس وقت دو تین مدارس کا پتہ چلا اور آج مجھے سرحد سے صرف ایک ضلع سے بیس مدارس کی فہرست موصول ہوئی ہے جن کا الحاق تنظیم المدارس سے کرنا ہے۔"

نورانیت:

ایک عجیب چیز جس کا آپ کی زندگی کے آخری ایام میں مشاہدہ ہوا وہ آپ کے چہرۂ مبارک کی بڑھتی ہوئی نورانیت تھی۔ حاضر باشوں کو یہ فرق شدید محسوس ہوا جو ہفتہ میں چند بعد وقفے سے حاضر خدمت ہوتا تھا اسے یہ فرق واضح طور پر محسوس ہوا۔ ظاہر ہے یہ روزانہ بہت مطالعہ کی اور اپنے کام کے کمال پر ہونے کی ایک مرد کامل کا نتیجہ تھی

تھی صبح عید اس کے دل کے آئینے میں
سرور ایک وصل تھا اس کے ہر لمحے میں

مقبولیت:

اگرچہ آپ نے زندگی بھر صرف تدریس فرمائی اور تقریر و خطابت کی جانب توجہ نہ کرنے کے باعث عوام کی نگاہوں سے چھپے رہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے جنازہ میں جہاں علمائے کرام و طلبہ کے ساتھ ساتھ عوام کی کثیر تعداد میں شرکت حیران کن ہے۔ لاہور و شیخوپورہ میں جنازہ کے عظیم اجتماعات دیکھ کر یہی کہنا پڑتا ہے کہ یہ بلا شبہ "ثم یوضع له القبول فی الارض" کا نتیجہ ہے جامعہ نظامیہ رضویہ میں ہونے والی قل شریف کی محفل میں حاضر ہوا، اگرچہ اس سے پہلے شیخوپورہ میں قل شریف کی محفل ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود یہاں بھی علماء و عوام کا ایک جم غفیر تھا۔ جامعہ کی طلبہ اور اساتذہ تھے لیکن مفتی صاحب کی مسند خالی دیکھ کر دل تھام کر رہ گیا۔

وہی بزم ہے، وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆

اٹھتے جاتے ہیں اب اس بزم سے ارباب نظر

تحریر: محمد آصف ہزاروی جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد

استاذ العلماء، پیکر رشد و ہدایت، محسن اہل سنت، دنیائے تدریس کے تاجدار حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر سن کر بے حد دکھ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ رب العزت بوسیلہ رحیم ﷺ کے طفیل آپ کے مزار پر نور و رحمت و تجلیات کی بارش نازل فرمائے۔ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے۔

دکھ تو اس بات کا ہے کہ آپ ہم سے جدا ہو گئے ہیں ورنہ موت نے تو آپ کو وہ عظیم مقام عطا فرمایا ہے جو دنیا کے مقامات سے کہیں بڑھ کر بلند مقام ہے کیونکہ آپ صرف عالم نہیں تھے بلکہ ایک مدرس، مفسر، محدث، فقیہ، سیاست دان، متکلم اعلیٰ کے ساتھ ساتھ عبادت و ریاضت کے میدان میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔

مشائخ عقیدت کا دم بھرتے ہیں علماء جن پہ ناز کرتے ہیں

اس بات کا واضح ثبوت آپ کی نماز جنازہ بھی کہ عوام سے کہیں بڑھ کر علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو آپ کے جنازہ و کندھا دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔

آپ کے وصال کی خبر پر دار العلوم جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد میں قبلہ پیر شیخ القرآن مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی مدظلہ العالی کے حکم پر تعطیل کر دی گئی اور آج دار العلوم میں حضرت کے لئے خصوصی طور پر قرآن خوانی اور ختم پاک کا اہتمام کیا گیا۔ قبلہ والد گرامی جامعہ کے اساتذہ کے ہمراہ نماز جنازہ میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ہمارے ساتھ ایک خصوصی تعلق تھا۔ میرے جد امجد حضرت شیخ القرآن ابو محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے بااعتماد ساتھیوں میں سے آپ کے والد گرامی کا شمار ہوتا تھا حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کی لاہور شہر کے اندر سب سے آخری تقریر بھی جامعہ نظامیہ رضویہ کے اندر ہوئی تھی حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے بڑے خوبصورت انداز سے جلسہ کا اہتمام فرمایا تھا اور حضرت شیخ القرآن کا خطاب بھی بڑا شاندار تھا جس کو آج بھی لاہور کے علماء یاد کرتے ہیں۔ جس میں حضرت

شیخ القرآن سے طرح یاد تھا اس لئے وہ شعر مجھ سے کوئی خط جس میں یہ شعر میری دلی سے ہو رکھا ہے
کا جب تک محمد عبدالغفور ہزاروی زندہ ہے سو شعر ہم اس ملک کی تقدیر نہیں بن سکتا"۔

1983ء سے 2001ء تک کا عرصہ میں نے پنجاب یونیورسٹی اور گورنمنٹ کالج وغیرہ لاہور میں گزارا ہے۔ اس عرصہ کے دوران بطور طالب علم سینکڑوں بار حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے ملاقات کرنے کا شرف ملتا رہا خصوصاً جب میں نے اسلامیات میں ایم اے کے دوران جب میں حضرت شیخ القرآن کی ملی و دینی خدمات کے موضوع پر پنجاب یونیورسٹی کے لئے مقالہ لکھ رہا تھا تو حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے متعدد بار ملاقات کرنے کا شرف ملتا رہا۔ آپ بے حد حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے میری بھرپور رہنمائی فرماتے۔ مقالہ کے سلسلے میں رہنمائی فرماتے ہوئے اور مجھے جمعیت علماء پاکستان کا وہ ریکارڈ اخبارات جب حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان تھے سب عطا فرما دیا جو میرے پاس آج بھی آپ کے عطا کردہ ریکارڈ کی کاپیاں موجود ہیں جن کی مدد سے میں نے اپنا مقالہ مکمل کیا تھا۔ بعد ازاں بھی حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے متعدد ملاقاتیں ہوئیں۔ آپ کے پاس جب حاضر ہوتا تو بڑی قیمتی معلومات سے نوازتے، کیونکہ حضرت شیخ القرآن کے ساتھ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے فرمانے لگے۔

جب حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ نے جمعیت کے قائد منتخب ہونے کے بعد جمعیت پارٹی اور کانگریسی علماء کا تعاقب شروع کیا تو آپ کی للکار سے یہ علماء پسپائی پر مجبور ہو گئے۔ مولانا مفتی محمود صاحب نے اپنے چند علماء کے ہمراہ حضرت علامہ ہزاروی صاحب سے ملاقات کے خواہاں ہوئے تو حضرت علامہ ہزاروی صاحب رحمہ اللہ نے پہلے تو ملاقات سے انکار کر دیا جب ان علماء کی طرف سے اصرار بڑھا تو آپ نے انہیں جواب دیا کہ اگر آپ ملاقات پر مصر ہیں تو سب سے پہلے لاہور میں میرے صاحب مولانا قاضی عبدالنبی کوکب اور مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی سے مل کر انہیں مطمئن کریں اگر یہ میرے صاحب آپ کی ملاقات پر مطمئن ہو جائیں تو پھر میں ان صاحب کے کہنے پر مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقات کروں گا۔ چنانچہ مفتی محمود صاحب اپنے ہمراہ چند علماء کو جن میں مولانا محمد علی جالندھری بھی شامل تھے، جامعہ نظامیہ رضویہ آئے مگر علماء کا یہ وفد ان صاحب کو مطمئن نہ کر سکا اور ناکام لوٹ گیا۔ اس واقعہ سے جہاں علامہ ہزاروی

رحمہ اللہ سے ان علماء کی دینی حیثیت کا حسن بیان کر کے اپنی محبت کا مظاہرہ کیا وہاں اپنے ان عزیز قاضی صاحب اور مفتی صاحب پر بھرپور اعتماد کیا اور انہیں آگے بڑھنے کا موقع عطا فرمایا۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کے ساتھ ہزاروی نسبت کے علاوہ ایک جماعتی تعلق جمعیت علماء پاکستان کا بھی تھا۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی رہائش پر قیام پذیر ہوا کرتے تھے۔ سال 1968.69ء میں تو اکثر مفتی صاحب علیہ الرحمہ لاہور سے تشریف لے جاتے اور جمعیت کے معاملات پر حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ سے ملاقاتیں جاری رہتی تھیں۔ میں نے ایک بار حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے گزارش کی کہ مجھے حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ سے متعلق اپنے تاثرات عطا فرمائیں۔ چنانچہ حضرت نے بڑے ہی خوبصورت الفاظ میں حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ سے متعلق اپنے قلم سے تاثرات لکھ کر عطا فرمائے آپ کی وہ تحریر میرے پاس اب بھی محفوظ ہے۔

اٹھتے جاتے ہیں اب اس بزم سے ارباب نظر
گھٹتے جاتے ہیں مرے دل کو بڑھانے والے

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی زندگی علماء اہل سنت کے لئے ایک مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ قدرت نے جو ادارہ جامعہ نظامیہ رضویہ کو بام عروج تک پہنچایا بلکہ شیخوپورہ کا جامعہ کا کیمپس آپ کی کاوشوں کا مرہون منت ہے اس ادارہ سے دور دراز کے علماء کرام جو بڑی بڑی مجلسیں ادا کر سکیں۔

اک شمع جل رہی تھی سو وہ بھی خاموش ہے

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ ہمارا تعلق اس لحاظ سے بھی بڑا مضبوط رہا کہ آپ نے جامعہ گجرات کے دارالعلوم سے کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی۔ وہاں شیخ الجامعہ حضرت مولانا محب النبی رحمۃ اللہ علیہ سے جو حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کے بھتیجے اور داماد تھے ان سے علم دین حاصل کرتے رہے، اور یہ وہ دور تھا جب حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ گجرات شہر شریف کے آستانہ عالیہ پر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 199 پر ملاحظہ فرمائیں)

میرا دل اور میری جان مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

بقلم محمد اویس رضا قادری۔ لاہور

اگست کی 26 تاریخ تھی اور منگل کا دن تھا۔ وقت تقریباً 9 بجے ایک ایسی غمناک خبر سننے میں آئی کہ جس سے دل دہل گئے، بچے بوڑھے سب پھوٹ پھوٹ کر رو گئے، ہنستا مسکراتا جامعہ ایک دم اندوہناک فضاؤں میں ڈوب گیا۔ مسکراہٹیں غمناک آہوں اور سسکیوں میں تبدیل ہو گئیں۔ یہ خبر کسی ولی کامل مرد قلندر مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پُر ملال کی تھی۔

آپ کا اس فانی دنیا سے اچانک اس طرح چپکے سے رخصت ہو جانا صرف جامعہ نظامیہ کے طلبہ و اساتذہ کے لئے نہیں بلکہ ساری ملت مسلمہ کے لئے بہت عظیم صدمہ ہے۔ اس عظیم سانحہ نے صرف ہمارے دلوں کی بستیوں کو ویران نہیں کیا بلکہ سارے شہر لاہور پر سوگ طاری کر دیا۔ یہ جہاں جہاں چاہنے والوں کے دلوں کو شدید صدمے سے دوچار کیا وہاں دنیا سے نفرت اور اللہ سے وصال کا جذبہ بھی پیدا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ساری حیات پاک تقویٰ، معرفت، عرفان کا باعث تو تھی ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال نے بھی خوب خوب ظلمت کدوں میں عرفان کی ضیاء پاشیاں کیں۔

ایک ولی کامل کا یوں چلے جانا کسی بڑے صدمہ اور المیہ سے کم نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا جام ہے جسے سب نے پینا ہے یا یہ ایک ایسا راستہ ہے جسے سب نے طے کرنا ہے۔ واضح رہے کہ اس راہ پر ہو کر جانے والے اللہ والے اس دنیا میں ہمیشہ دائمی قیام کے لئے نہیں آتے ہیں اور نہ محض کھانے کی حرص اور خبیث نفس کی لذت و خواہشات پر قناعت کرنے کے لئے آتے ہیں، بلکہ فقط اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب و وصال کی شمع عظمیٰ پھیلانے کے لئے آتے ہیں۔ حضور قبلہ مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح دین و اسلام کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب خاص میں جا پہنچے۔ مجھے اس وقت ایک بہت حسین واقعہ یاد آ رہا ہے کہ ہمیں ہماری والدہ محترمہ نے

سنایا تھا۔ آپ (میری والدہ محترمہ) نے کہا کہ میرے ابو جان یعنی راقم الحروف کے نانا جان نائب محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ وصال کے چند روز بعد میرے خواب میں تشریف لائے تو میں نے شکایت کی آپ جلد گھر آ جایا کریں کیونکہ ہم آپ سے اداس ہو جاتے ہیں تو اس پر حضور قبلہ نائب محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بندے کی روح اس وقت لیتا ہوں جب وہ میرے دیدار کا مشتاق ہو جاتا ہے ساتھ میں میری آنکھ کھل گئی گویا انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس فانی دنیا سے جانے کے بعد بھی کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ میں پہلے سے زیادہ سکون و آرام سے ہوں۔ اور واقعی یہ اللہ تعالیٰ کے کامل ولی کی ہی شان ہے۔

دل میں عشق رہا نثار کر دیا لے کے ہے
اک میری ذات کی تھی چاہت رب کے لیے

[illegible]

اور اگر بطور ایک سبب کے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور قبلہ مفتی اعظم پاکستان بھی اپنے رب کے دیدار کے مشتاق تھے اسی لیے تو چپکے سے چل دیئے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور قبلہ مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضور قبلہ مفتی اعظم پاکستان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

﴿بقیہ صفحہ نمبر 197﴾ آج علم و عمل، تحقیق و تدقیق، درس و تدریس کا ایک باب ختم ہو گیا جامعہ نظامیہ رضویہ کی مجلس تدریس سونی ہو گئی ... معرفت مرجھا گیا ہے۔ تشنگان علم و معرفت کی آبیاری کرنے والا، علماء و مدرسین کی ایک بڑی جماعت تیار کرنے کے بعد راہی ملک بقا ہو گئے آپ کی شایان شان آپ کا روضہ مبارک تعمیر کرنا

مثل ایوان سحر مرقد فروزاں ہو تیرا
نور سے معمور یہ خاکی شبستاں ہو تیرا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات و مراتب بلند فرمائے۔

میرے آقائے نعمت حضرت مفتی اعظم پاکستان قدس سرہ

تحریر: محمد عمران محسن قادری (دورہ حدیث)

شیخ المحدثین، رئیس المحققین، استاذ العلماء، حضرت مخزن جود و سخاوت، پاسبان ناموس رسالت، سالار کاروان عشق و محبت، قائد اہلسنت، سیدی سندی مولائی حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی قادری رضوی قدس سرہ العزیز کی ذات والا صفات ان ... ہستیوں میں سے ایک تھے جنہیں قدرت صدیوں بعد ... سے تخلیق کرتی ہے۔ آپ ... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی ... کے عشق مصطفیٰ ﷺ کے ... تھے جن کی کتاب زندگی کا ہر ورق عشق مصطفیٰ ﷺ سے عبارت تھا۔

آپ جب بھی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کا یہ شعر سنتے تو وارفتگی کے عالم میں جھوم جاتے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

قبلہ مفتی اعظم پاکستان کی ذات اقدس ایک ... بہت گہری تھی۔ جس کی ہر ہر جہت ... آفتاب ... کے ... ہے جو ... کی ... نظر آتی تھی۔ آپ علم و عمل ... حسین پیکر ... اور ... کی ایک ... صورت تھے جنہیں دیکھ کر ... یاد آتا تھا۔

آپ کی ذات گرامی علم و معرفت کا وہ آفتاب عالم تاب تھی، جس کی صورت عمل کی کا حسین پرتو، جن کی سیرت ... رسول کی ... جن کا دل عشق نبی سے معمور، جن کی آنکھیں محبت رسول سے مخمور، جن کا سینہ علوم و معارف کا گنجینہ، جن کا قلب ... کی دولت سے ... آقا کی یادوں کا مدینہ، جن کی زبان پر ہر وقت ذکر ... درود ... کے ... جن کی نگاہوں میں حسن یار کے جلوے، جن کے چہرے پر علامت و عصمت کا نور، جن کی آنکھوں میں بادۂ محبت کا سرور، جن کی ... پر ہر ... اور ... پر ہر وقت تبسم کے حسین پھول، جن کی زیارت کرنا ... جن کی صحبت میں بیٹھنا سعادت، علم جن کا زیور، غیرت جن کا تیور، جن کے علم و فضل کی

... کرتی ہے ... جن کے تقدس ... علماء و فضلاء نے ... جن کے گیت محققین ... نے گائے، جن کی بلندی کردار کو سلام اپنوں اور غیروں نے بھی کیا، جن کے چرچے عالم اسلام میں، جن کے تذکرے عالم دوام میں، جن کی شہرت شرق و غرب میں، جن کے محامد و محاسن عرب و عجم میں سنے جاتے ہیں، ایسے لوگوں کے متعلق علامہ اقبال نے کہا۔

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے

آپ کے علاوہ ... آپ نے ... رشد و تبلیغ، تصنیف و تالیف، وعظ و نصیحت کا کام ... انجام دیتے ہیں ... کے مصداق ... کے ... میں اسلام ... ہیں۔

حضور قبلہ مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ... ان شخصیات میں سے تھے جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں اور جب یہ مقدس لوگ ... کی آغوش میں آ کر تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف، تحقیق و تدقیق، وعظ و ارشاد، فضل و کرامت اور علم و بصیرت کی روشنی پھیلا کر اس دنیا کو داغ مفارقت دے جاتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کی ہر ... ہے اور ... کی ... ہو گئی ہے ... اور ... زندگی اپنی ... کھو بیٹھے ہیں۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان کے وصال با کمال سے علم و دانش کا وہ آفتاب غروب ہوا جس کی روشنی کو ... ترسے گی۔ آپ کا غم فراق ایک مکان کا غم نہیں ایک جہان کا غم نہیں ... قیامت گزر گئی۔ وہ ایک آفتاب تھے، ایک ماہتاب تھے، وہ باران کرم تھے، ظلمت کے ... اب کہاں جائیں گے، علم کے پیاسے اب کیا کریں گے؟

آپ شیخ الحدیث تھے، رئیس المحققین تھے، ... تھے، استاذ الاساتذہ تھے، ولی کامل تھے، دانائے عصر تھے، پیکر رشد و ہدایت تھے، عظمت اسلام کے امین تھے، اسلامی اقدار کے علمبردار تھے، علم و عمل میں یکتائے روزگار اور اوصاف و کمالات میں سلف الصالحین کی یادگار تھے

جو زندگی بھر قرآن مجید سمجھاتے رہے، حدیث مبارک کے انوار لٹاتے رہے، جو حدیث کے سبق پڑھاتے رہے، بارگاہ رسول کے آداب سکھاتے رہے، علم کے جواہر لٹاتے رہے، عشق کے چراغ جلاتے رہے، دین کے رفقاء لگاتے رہے۔

قبلہ مفتی اعظم پاکستان کے وصال پر ہر ایک کی زبان پر بس یہی سوال ہے کہ اب کون رہ گیا ہے جو ... کون ... رکھے گا ان ... پر، کون ہم طلبہ کے سروں پر دست شفقت رکھے گا، کون ... کرے گا، کون ... رہ گیا جو کفر کے ... کو مسمار کرے گا، باطل کے ... کو کون بے نقاب کرے گا، دشمنان دین کی سازشوں کو ... مدارس کا جال پھیلائے گا، کون ظلمت کے میناروں کو گرائے گا، کون علمائے حق کو ان کی ... سے آگاہ کرے گا، کون اب ... کی نگاہ میں کھٹکے گا، کون ... کی صدا بلند کرے گا، ہر ... پریشان حال ہے، حوصلے ٹوٹ چکے ہیں، ہمتیں جواب دے گئی ہیں۔ آپ کی ذات والا صفات مرجع خلائق تھی، دینی اداروں کی ہر ورکنگ ہو یا دار ... کو منظم طریقے سے چلانا ہو، مسئلہ دینی ہو، دنیوی، معاشی ہو، معاشرتی، ذاتی ہو یا اجتماعی، لوگ مفتی اعظم پاکستان کی خدمت میں رجوع کرتے، آپ ہر ایک کی ... احساس کا آسان حل بیان فرماتے۔

مفتی اعظم پاکستان کی زندگی تمام رسوم اور عشق رسول ﷺ سے عبارت تھی، آپ کا چلنا، پھرنا، اٹھنا بیٹھنا غرضیکہ آپ کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق تھی، عبادت وریاضت تقویٰ وطہارت میں آپ مقام رفیع پر فائز تھے۔ علم وحکمت کا یہ آفتاب، بے سہاروں کو سہارا دینے والا، شکستہ دلوں کو حوصلہ دینے والا، دکھیوں کا دکھ درد بانٹنے والا، تاریک دلوں کو علم کی روشنی بخشنے والا، ملک الموت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والا، مدارس دینیہ کا جال بچھانے والا، دینی اداروں کو باطل کے چنگل سے محفوظ رکھنے والا، حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان نے صرف ہم طلبہ جامعہ نظامیہ رضویہ کو ہی نہیں بلکہ پوری اہل سنت کو یتیم کر کے 27 جمادی الاول 1424ھ بروز منگل نماز مغرب کی امامت فرمانے کے بعد کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے واصل بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مفتی اعظم پاکستان سیاستدانوں کی نظر میں

مرتب: صاحبزادہ فیضل رسول رضا نورانی

مفتی اعظم پاکستان کو جہاں علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشوروں، وکلاء، صحافیوں، ادیبوں، شاعروں، طلباء حتی کہ شعبہ ہائے زندگی کے تمام افراد نے خراج عقیدت پیش کیا۔ وہاں سیاستدانوں نے بھی حضرت مفتی اعظم کی دینی ملی اور علمی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے مذہب سے لگاؤ کا ثبوت دیا۔ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مفتی اعظم کو ان کی ملی خدمات کے عوض میں جتنا بھی خراج عقیدت پیش کیا جائے کم ہے۔ یہاں ان سیاستدانوں کا خراج عقیدت بحضور مفتی اعظم پاکستان پیش کیا جا رہا ہے۔ جنہوں نے مفتی اعظم کی وفات پر اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی (صدر متحدہ مجلس عمل پاکستان)

علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کی وفات اہل سنت کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ افسوس ہے کہ اہل علم اٹھتے جا رہے ہیں۔

جنرل پرویز مشرف (صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان)

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ مرحوم کو خداوند تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ (جنگ، ۲۷ اگست)

میر ظفر اللہ جمالی (وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان)

وزیر اعظم نے کہا کہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کی دینی اور ملی خدمات پر پوری قوم ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ (نوائے وقت، لاہور)

چوہدری پرویز الٰہی (وزیر اعلیٰ پنجاب)

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کی دینی، ملی اور علمی خدمات کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا ہزاروی نے ہزاروں طلبہ و طالبات کو دینی اور [illegible] قائم [illegible] تعلیمی [illegible] ترقی کے لیے ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔

روزنامہ نوائے وقت 30 اگست، لاہور

میاں محمد نواز شریف (سابق وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان)

سابق وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا کہ مولانا ایک باعمل عالم دین تھے۔ انہوں نے مولانا ہزاروی کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا۔

میاں محمد شہباز شریف (سابق وزیر اعلیٰ پنجاب)

سابق وزیر اعلیٰ نے اپنے تعزیتی پیغام میں مفتی اعظم کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان کی وفات کو سانحہ قرار دیا۔

جنرل (ر) خالد مقبول (گورنر پنجاب)

گورنر نے کہا کہ مولانا کئی کتابوں کے مصنف تھے اتحاد بین المسلمین کے لیے مولانا کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

راجہ محمد ظفر الحق (چیئرمین مسلم لیگ (ن))

راجہ محمد ظفر الحق نے کہا کہ مفتی اعظم کا خلاء مدتوں پورا نہ ہوگا۔

سرانجام خان (جنرل سیکرٹری مسلم لیگ (ن))

سرانجام خان نے کہا کہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ایک بے باک عالم دین تھے۔

سید صابر شاہ (سابق وزیر اعلیٰ سرحد)

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی مسلک حق اہل سنت و جماعت کے بے باک ترجمان تھے۔

مولانا فضل الرحمٰن (سیکرٹری جنرل متحدہ مجلس عمل)

مولانا ہزاروی کی وفات دینی قوتوں کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے۔

علامہ ساجد نقوی (نائب صدر متحدہ مجلس عمل)

علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کا خلا صدیوں پر نہیں ہو سکیگا

پروفیسر ساجد میر (نائب صدر متحدہ مجلس عمل)

پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ مولانا ہزاروی کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ وہ عصبیت تعصب پرستی کے اس دور میں غیر جانبدار رہے۔ انہوں نے لواحقین سے گہری ہمدردی کرتے ہوئے مفتی صاحب کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔

مولانا سمیع الحق (نائب صدر متحدہ مجلس عمل)

مولانا معتدل مزاج عالم دین تھے جن کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

جنرل کے ایم اظہر (سابق گورنر سرحد)

جنرل کے ایم اظہر نے کہا کہ مولانا ہزاروی روشنی کے مینار تھے۔

قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

مولانا ہزاروی کی وفات سے پاکستان ایک محب وطن عالم دین سے محروم ہوگیا۔

رفیق تارڑ (سابق صدر پاکستان)

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ملت اسلامیہ کا ایک عظیم سرمایہ تھے۔

ڈاکٹر طاہر القادری (چیئرمین عوامی تحریک پاکستان)

مولانا عالم اسلام کے ایک درخشندہ ستارہ تھے دینی و سیاسی تحریکوں میں ان کا کردار نہیں بھلایا جا سکتا۔

پیر اعجاز احمد ہاشمی (سیکرٹری اطلاعات متحدہ مجلس عمل)

مولانا ہزاروی تمام خوبیوں کے مالک تھے ان کی وفات سے عالم اسلام ایک ماہر دین سے محروم ہو گیا۔

صاحبزادہ عتیق الرحمن فیض پوری (ممبر اسمبلی آزاد کشمیر)

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اہل سنت کو یتیم کر کے چلے گئے ان کا خلا کئی صدیوں تک پر نہیں ہو گا۔

ارشد خان لودھی (سینئر وزیر پنجاب)

مولانا ہزاروی کی رحلت کسی سانحہ سے کم نہیں ہے۔

میاں خادم حسین وٹو (وزیر اوقاف و زکوۃ)

مولانا ہزاروی کی وفات سے پاکستان ایک محب وطن عالم دین اور روحانی پیشوا سے محروم ہو گیا۔

میاں اسلم اقبال (وزیر سیاحت)

اہل پاکستان بالعموم اور اہل لاہور بالخصوص ایک عظیم مذہبی سکالر سے محروم ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شیخ الحدیث مفتی اعظم علیہ الرحمہ ۔ میری نظر میں

از: نوید احمد قادری، جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

آج اس صاحب کردار کی باتیں ہوں گی
ان کی گفتار، ان کی رفتار کی باتیں ہوں گی

جلاتا تھا اندھیروں میں جو محبت کے چراغ
آج اس عاشق کے پیار کی باتیں ہوں گی

26 اگست کا سورج عالم اسلام کے لئے غم کا پیغام لے کر طلوع ہوا اور رفتہ رفتہ طلوع ہوتا رہا اس طرح عالم اسلام کی عظیم شخصیت بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ اور تنظیم المدارس کے صدر مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی زندگی کا سورج بھی غروب ہو گیا۔ جن کی رحلت سے پورا عالم اسلام روحانی شخصیت سے جدائی پر غم کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے۔

ان کی شخصیت آسمان علم پر درخشندہ ستارہ تھی، آپ العلماء ورثۃ الانبیاء کے عصر حاضر میں حقیقی مصداق تھے، کہ آپ کے علم نے آپ کو کبھی غرور و تکبر میں مبتلا نہیں کیا بلکہ ہر وقت عاجزی سے جبیں باری تعالیٰ کی چوکھٹ پر رکھی۔ انہیں علماء کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔

آپ سچے عاشق رسول تھے، دین مصطفیٰ کی تڑپ رکھنے والے تھے، آپ نے الفاظ سے نہیں بلکہ عمل سے حقیقت کا جامہ پہنایا، مجلس اندر رہ کر دین کی خدمت کی، آپ کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سونا جاگنا کھانا پینا مرنا جینا تمام دین کے لئے تھا۔ یہی وجہ ہے جب بھی آپ سے دین کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ فرماتے "یہ تو بس رب تعالیٰ پر توکل ہے جس سے یہ تمام کام چل رہا ہے"۔

طلباء کے نام صرف ایک پیغام تھا، محنت، محنت اور محنت، پڑھو اور حق و باطل میں تمیز رکھو اور پرچم اسلام کو ہر کونے کونے میں بلند کر دو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے چشمہ علم سے

سیراب ہوئے اور ہو رہے ہیں، مختلف علاقوں میں دینی مصروف عمل نظر آ رہے ہیں۔

ہمیشہ خلوص نیت اور صبر و استقامت کا درس دیتے۔ میں نے اپنی زندگی میں آپ جیسا بردبار کوئی دوسرا شخص نہیں دیکھا کہ 1956ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ کی بنیاد محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی اور علامہ غلام رسول رضوی صاحب کے زیر سایہ تدریس شروع کی۔ تو آپ کو بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنا مقصد پورا کرو اور میں اپنا مقصد۔

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

اور جن کے ہاتھ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

یہ آپ کا جذبہ عشق ہے۔ آج ہمارے سامنے مفتی صاحب کے مدارس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے علم و عمل کا سرچشمہ ہیں۔ حق گوئی آپ کا شعار تھا۔ جب بھی کوئی غلط بات کسی مجلس میں فرماتے اور اگر کوئی بھی بات ہوتی تو اس کو پسند فرماتے اور اگر مدارس کے خلاف پروپیگنڈا ہوتا تو اس کی سرکوبی کرتے۔ کبھی بھی حکومت وقت کی چاپلوسی نہیں کی، دہر گواہ ہے حکمرانوں کی دعوت کرنے کے باوجود وہ آپ کی خدمت میں دنیاوی و اخروی سرمایہ سمجھتے تھے۔ آپ کی رحلت صرف آپ کے رفقاء کے لئے صدمہ کا باعث نہیں ہے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے عظیم صدمہ ہے یہ مقام فکر ہے، ہم پر لازم ہے کہ آپ کے مشن کو آگے بڑھائیں۔ آپ کا مشن کام، کام اور کام تھا۔ سستی کا نام و نشان تک بھی آپ کی ذات میں دکھائی نہ دیتا۔

طلبہ کو اکثر فرماتے تھے کہ پڑھو اور محنت سے پڑھو آنے والا مستقبل تمہارا ہے اگر تم دنیا میں قیادت کرنا چاہو اور فرماتے اپنی عادتوں کو درست کرو کیونکہ یہ وسیع ہے۔ یہ دین کا کام ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں امیر ہوں یا مجبور کا بیٹا ہوں، بلکہ اللہ کی ذات پر توکل کی بات ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کی رحمت سے پیدا ہونے والے خلاء کو جلد از جلد پورا فرمائے۔ آمین

مردِ مومن

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیقی
سیکرٹری بزم محدث جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

اے گردشِ وقت جن کو لوگ مر رہے ہوں میں
وہ لوٹ کر بچھڑے خلق فراموش ہو گئے

کسی بھی تاریخ ساز روحانی شخصیت کی سیرت و کردار اور کارناموں پر لکھنا بڑی کاوش کا تقاضا کرتا ہے، کیونکہ ان پر لکھنے کے لئے اہل علم اور مشاہداتی قابلیت بہت درکار ہوتی ہے۔ قدوۃ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور کارناموں پر لکھنے کے لئے راقم الحروف کو اپنی کم مائیگی اور کم علمی کا بڑی شدت سے احساس ہے لیکن ان کو خراج عقیدت پیش نہ کرنا بہت بڑی بے مروتی اور احسان ناشناسی شمار ہوگی۔

۲۶ اگست کی شام سورج بڑی تیزی سے غروب ہو رہا تھا اس کی سرخی بڑی تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی گویا وہ کسی خطرے کی گھنٹی بجا رہا ہو اور وہ بھی یوں کہ اس سرخی سے جاتے جاتے ہر امید پر ماتم بکھیر دیا۔ شبنمی قطروں نے گلشن کے حسن کو دھوکا دے دیا اس شعر کو

گلشن سے پھول گیا اور رنگ چھوڑ گیا
مہک بکھیر کے آنکھوں کو زنگ چھوڑ گیا

اور چاند بھی طلوع ہوتے ہوئے اس لمحہ پر حیرت سے محو اور اداسی کی تصویر بن گیا ملن دل گرفتہ دل کی وجہ روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگا اداس حالی، آنکھیں ویران، لب خاموش، دل ویران ہو گیا یہ ایک قیامت صغری تھی جو گزر گئی۔ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ وقت کی رفتار تھم گئی ایسے صدمے پر مجبور محسوس ہونے لگے وہ شخص جو اپنے پیاروں کو محبت کرنے والوں کو صراط مستقیم پر لے کر چلنے کا

خوشنود تھے جنہیں گلشن اور بے سہارا اکیلا ہی کیوں چل نکلا۔ اتنی دور جتنی جانب ادائی کرنے جہاں دیکھیں وہاں تک پہنچنا ممکن ہی نہیں۔

مر لاکھ بری ہے تو پھر مرنا ہے
ہائے عمر کی دن بھرنا ہے

یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم بالخصوص ہے لیکن تین جلدی بھی کوئی کارواں وہ پیچھے چھوڑ جاتا ہے کہ آنکھ جھپکنے کا موقع بھی نہیں ہوتا شدت غم کی دھند سے یوں چاروں طرف سے کہ حسرت جذبات تھی کہ آسماں تک جو منجمد کر دو پھر کی کے لبوں پہ ایک ہی سوال تھا کہ اتنی جلدی اتنی جلدی کیا تک نہیں تھی ہیں بیا تک بھی۔

کل اس کی آنکھوں نے کیا زندہ گفتگو کی تھی
گمان تک نہ ہوا کہ وہ بچھڑنے والا ہے

ابھی تو ان کی شخصیت کی خوشبو کا حصار ہمارے اردگرد ہے ابھی گفتگو کی مٹھاس ہمارے چاروں سو ہے ابھی بچوں کی ہری ہنسی میں کسک پیدا کر رہی ہے ابھی تو ان کی آواز کی کھنک کانوں میں گونج رہی ہے ایک ایسی شخصیت جو بہت سے لوگوں کے لئے مرکز و محور تھی جن کی موجودگی میں دور دور تک مہک پھیلتے تھے جن کی دانش لفظ کو معتبر کر دیتی تھیں ان کی زندگی کی روشن ہو گئی تھی مگر انہوں نے روشنی کا سفر ختم کیا اور ہزاروں طالب علم آخری وقت تک اس چہرے سے بیدار ہوتے رہے ہر آنکھ اشکبار تھی مگر اس دن تو آسمان بھی ستارہ ساکت تھا سوگوار سے تھے لوگ آپ کا دیدار کرنے کے لئے بے چین ہو رہے تھے جس نے دیدار کیا وہ بے ساختہ آشنا ہوا جس سے زندگی بھر آشنا رہے گا۔ آپ کے رخ انور پر انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی اور مسکراہٹ دیکھی تھی کہ معلوم ہوتا ابھی گفتگو فرمائیں گے آپ کے چہرے کا اطمینان سکون اور تبسم گواہی دے رہا تھا کہ

نشان مرد مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم بر لب اوست

زندگی کا دیا آخر کب تک موت نے اندھیرے دور کیا کرتا ہے اس کی لو تھرتھرانے لگی اور یہ روشنیاں بجھنے لگیں۔ کہا جاتا ہے کہ جانب یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر تپتی دھوپ ہو اور ہزاروں انسانوں کی آنکھوں کو ہونٹوں سے وقت رخصت پر نم کیا لیکن ایک لفظ بولے بغیر خاموش مگر مسکراتے ہونٹ سب کو الوداع کہہ معلوم نہیں موت نے اس پیکر علم پر رشک کیا ہوگا سب سے اپنی آغوش میں لیا ہوگا حرف آخر یہی ہے کہ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے اپنے فضل کرم سے اس کو پورا فرمائے اور آپ کے مشن کو تاقیامت جاری رکھے اور آپ کی ذات جو کہ ہمارے لئے سنہری چھاؤں کی حیثیت رکھتی تھی رب ذوالجلال اس سایہ کو باقی رکھے (آمین)

☆☆☆☆☆

﴿بقیہ صفحہ نمبر 214﴾

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کا صدقہ مفتی صاحب کی قبر پر کروڑوں رحمتیں و برکتیں نازل فرمائے اور ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے ان کے متعلقین اور طلباء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مفتی صاحب کی کمی ہر موڑ پر محسوس ہوگی۔ جامعہ نظامیہ جو پیدا ہوا ہے اس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اکسیر ہے الفت رسول اللہ ﷺ کی

☆☆☆☆☆☆☆☆

استقامت کے پیکر...... تاج اہل سنت

کوثر زمان، صدر مجلس گنج بخش، لاہور

آج بھی جب مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کا خیال آتا ہے تو یقین ہی نہیں آتا کہ آج وہ ہم میں نہیں ہیں۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی استقامت کے پیکر تھے "الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے"۔ آج جب لوگ کسی کی بیعت کرنے جاتے ہیں تو اس شخص میں کرامت تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ بات تو یہ ہے کہ مفتی صاحب بیعت کرنے سے بیزار تھے۔ مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے طالب علم ہی میرے مرید ہیں۔ مفتی صاحب علم و فضل، تقویٰ اور دیانت کے ایسے گوشہ تھے جو کسی بھی شخص پر عیاں ہے کہ عبادت و کمالات کا منبع تھے۔ مفتی صاحب کا استقامت پر قائم رہنا ہی مفتی صاحب کی کرامت ہونے کی دلیل ہے۔ مفتی صاحب محدث اعظم پاکستان ابوالفضل مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری علیہ الرحمۃ کے مرید تھے۔

آج شہر لاہور کی رونقیں بحال ہیں لیکن مفتی صاحب کے رحلت فرما جانے سے شہر لاہور ویران نظر آتا ہے۔ آج پھر پاکستان کے رہنے والوں کو بریلی شریف سے التجا کرنی ہوگی کہ ایک دفعہ پھر ہمیں حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے تربیت یافتہ شخص مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ اور محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ الرحمۃ کی ضرورت ہے۔ آج پھر پاکستان پر احسان کریں کہ ایسے ہی دو اشخاص عنایت فرمائیں کیونکہ مفتی صاحب سید صاحب کے شاگرد اور محدث اعظم پاکستان کے مرید تھے۔ مفتی صاحب کے رحلت فرما جانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے وہ پورا ہونا ممکن نہیں کیونکہ ظاہراً اسباب ہی ایسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں مفتی صاحب کے پاس اکثر اوقات حاضری دیا کرتا تھا۔ مفتی صاحب سلف کی عظیم یادگار تھے۔

جب مجلس گنج بخش نے مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ کے دو رسائل فضائل شعبان اور سلام اور پردہ شائع کئے اور میں نے مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کئے تو مفتی صاحب کے چہرہ سے مسرت کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا کہ

صاحب آپ یہی کام سنبھال لیں کہ بزرگوں کے رسائل شائع فرماتے رہیں تو آج کے اس دور میں یہ عظیم کام ہوگا۔

مفتی صاحب کے پاس ایک دفعہ میں بھی حاضر تھا کچھ لوگ وہاں حاضر ہوئے اور مفتی صاحب سے عرض کیا کہ ہمیں امام و خطیب چاہیے مفتی صاحب نے فرمایا آپ کی مسجد کہاں ہے تو انہوں نے کہا شاہدرہ میں۔ مفتی صاحب نے فرمایا میں نے بھی وہاں نماز پڑھی تھی تو طالب علم حفظ کر رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی انہوں نے بتایا اب وہ چھوٹی مسجد عظیم الشان مسجد کی شکل اختیار کر گئی ہے انہوں نے کہا کہ ہم ایک مینار بنانا چاہتے ہیں تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ مینار پر لاکھوں روپے خرچ ہوگا آپ اپنے مدرسہ پر توجہ دیں جو پیسے آپ نے مسجد کے لئے چندہ والا سب مدرسہ کے لئے ملے، روپے سے بچے مانگ تاکہ لگاؤ تو اس کی آپ کو زیادہ بھی حاصل ہوگا یہ مدرسہ آباد کرنے کا طریقہ۔ مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں اپنے فرض سے کوتاہی کروں گا تو یہ استاد بھی کوتاہی کریں گے پھر یہاں صبح سے شام تک بیٹھنا استادوں اور طالب علموں کو چست رکھتا ہے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ فرماتے تھے ایک دفعہ بچپن میں ہمارے گاؤں میں کچھ حضرات تشریف لائے تو انہوں نے بچوں سے پوچھا کہ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے کسی نے کہا استاد، کسی نے کہا چوہدری اور کسی نے کچھ۔ جب وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھا عبدالقیوم تم بڑے ہو کر کیا بنو گے تو میں نے کہا کہ میں مولوی بنوں گا۔ مفتی صاحب عقیدہ میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مسلک پر سختی سے کاربند تھے اور عقیدہ میں کسی قسم کی مداہنت کے قائل نہیں تھے۔ مفتی صاحب کے زمانے میں بڑے بڑے طوفان آئے کچھ مولوی حضرات پیسے کی لالچ میں اور کچھ کرسی کی ہوس، وسائل حاصل کرنے کے لئے عقیدہ امام احمد رضا محدث بریلوی سے ہٹ کر ادھر ادھر ہو گئے۔ لیکن مفتی صاحب نے آخری دم تک ہر طوفان کا بڑی جرأت سے مقابلہ کیا اور سرخرو ہوئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ کا مہتمم بنا تو یہاں لوہاری منڈی میں شرابی جواری لوگوں کا اڈا تھا وہ میرے پاس آتے اور کہتے کہ عبدالقیوم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ہم تمہیں جان سے مار دیں گے۔ مفتی صاحب فرماتے تھے کہ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی کہ مجھے دین اسلام کی خاطر شہادت نصیب ہو جائے۔" آپ

بڑی مصلحتیں برداشت کیں لیکن مسلک اہل سنت و جماعت اور حق صداقت سے اپنی بیعت اور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد علیہ الرحمۃ سے اپنی ارادت کو آخری دم تک نبھایا۔

مفتی صاحب حکومت کے جلسوں میں اہل سنت کی نمائندگی فرماتے تھے لیکن آپ کسی صدر اور وزیر اعظم کے سامنے نہیں جھکے ہمیشہ اپنا موقف جرأت بہادری اور بے باکی سے پیش کیا اور اگر کوئی بات ناگوار گزری تو حاکم کے سامنے کہہ دی اور سرزنش بھی فرماتے تھے آخری وقت میں آپ کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ اہل سنت کی قیادت کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا جائے اور آپ نے اس مقصد میں اپنا سب کچھ وقف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے مفتی صاحب کی اس خواہش کو پورا فرمائے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ 25 اگست 2003ء کو معمول کے مطابق صبح جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اندرون میں تشریف لائے ایک بجے تک اسباق پڑھانے کے بعد شیخوپورہ تشریف لے گئے عصر کی نماز تک وہیں قیام کیا مغرب سے پہلے ہی وہاں سے روانہ ہوئے اور سیدھے گھر آ کر مغرب کی نماز باجماعت ادا کی۔ پھر صاحبزادہ عبد المصطفیٰ ہزاروی کو فرمایا قہوہ بناؤ قہوہ بنا دیا گیا تو اس میں لیموں نچوڑنے کو کہا گیا جب انہوں نے لیموں نچوڑ کر قہوہ مفتی صاحب کی خدمت میں پیش کیا تو مفتی صاحب دنیا سے رخصت ہو گئے۔

مفتی صاحب کی نماز جنازہ قذافی سٹیڈیم میں ادا کی گئی نماز جنازہ قائد اہل سنت حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی نے پڑھائی نماز جنازہ میں مفتی منیب الرحمن چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی، حضرت علامہ سید محفوظ شاہ مشہدی، مفتی جمیل احمد نعیمی، حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی، حضرت مولانا محمد شریف رضوی، حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ صاحب، راولپنڈی سمیت جید علماء کرام نے شرکت فرمائی قذافی اسٹیڈیم میں انسانوں کا سمندر نظر آتا تھا جہاں تک نظر جاتی تھی لوگ ہی لوگ تھے جب قذافی سٹیڈیم میں جگہ کم پڑ گئی تو لوگوں نے قذافی سٹیڈیم سے باہر صفیں بنا لیں پھر مفتی صاحب کو شیخوپورہ میں قائم کردہ دینی مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں دفن کر دیا گیا۔ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کی رحلت سے علم و فضل کا آفتاب غروب ہو گیا۔ مفتی صاحب اہل سنت کے وہ عظیم مجاہد اور سرمایہ تھے جن کی خدمات تادیر یاد رکھی جائیں گی۔ (بقیہ صفحہ نمبر 211 پر ملاحظہ فرمائیں)

ہے کبھی جان اور کبھی تسلیم جان زندگی

از محمد عبد الحمید متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اس مختصر سے مصرعے میں حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ نے پوری زندگی کی حقیقت کو محض دو لفظوں "جان اور تسلیم جان" میں سمو دیا۔ اس طرح انہوں نے ہمیں زندگی کے ایک نئے اہم اور نازک پہلو سے روشناس کرایا۔ جسے انسان کی کمال معراج کہا جا سکتا ہے اس مصرع میں علامہ اقبال نے ہمیں بتایا زندگی کوئی کھیل تماشا نہیں جسے ہنسی مذاق میں یونہی وقت گزاری میں بسر کر دیا جائے بلکہ زندگی جہد پیہم کا نام ہے ... بلکہ زندگی تو ایک جہد اور جہد مسلسل کا نام ہے جس کو ہم حقوق کے ... شریعت اور احکام ... سب سے پہلے ادا کریں۔ بعد ازاں ... کی طرف راغب ... کریں۔ تاکہ زندگی کا عظیم مقصد پایۂ تکمیل تک پہنچے علامہ اقبال کے مصرعے کے دو جز ہیں (1) جان (2) تسلیم جان۔ پہلی جز یعنی جان سے مراد یہاں ... حرکت و عمل کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی زندگی جہد مسلسل کا نام ہے۔ جان کا لفظ علامہ اقبال کے کلام میں بالعموم ایک خاص معنویت کا آئینہ دار ہوتا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں

ہو صداقت کے لئے جس دل میں مرنے کی تڑپ
پہلے اپنے قالب خاکی میں جان پیدا کر

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے مصرعہ کا دوسرا جز، اہم تسلیم جان ہے۔ تسلیم جان کے لفظی معنی ہیں "جان کو کسی کے سپرد کرنا" دوسرے لفظوں میں تسلیم جان سے مراد جان کو کسی عظیم اور پاکیزہ مقصد یا عزیز ترین ہستی کی محبت میں قربان کر دینا ہے۔ یعنی حضور اکرم کی محبت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا زندگی کا اہم ترین اور عظیم مقصد ہے۔ اس مصرعہ کا صحیح مصداق مفتی اعظم پاکستان مربی و مشفق محسن اہل سنت علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ ہیں۔ جن میں یہ تمام تر خصائص کوٹ کوٹ کر پائے جاتے ہیں۔ مفتی اعظم پاکستان سیرت و کردار اور عمل جہد مسلسل اجاگر

مشقت اور دل بھرپور قوتوں سے کام لے کر سنگ ہستی پر حسن عمل کے ایسے نقوش ثبت کر گئے ہیں۔ رشد و ہدایت کے ایسے چراغ جلا گئے ہیں۔ جن کی تابانی نے انکی بقائے دوام کا خلعت پہنایا ہے۔ چنانچہ قبلہ مفتی صاحب ایک حقیقت نگار شاعر کے اس شعر کے مصداق جمیل بن گئے ہیں۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

قبلہ مفتی صاحب اپنے حسن عمل اور مسلسل جدوجہد سے سر کئے ہوئے تمام کارناموں سے جب آج بھی دلوں میں زندہ ہیں اور کل بھی زندہ جاوید رہیں گے بلکہ میرا تو یقین کامل یہ کہتا ہے کہ یہ نقوش بھی آپ کے قائم کردہ مدارس اور تنظیمات آپ کے حسن ذوق کی وجہ سے زندہ جاوید رہیں گے۔ گویا کہ مفتی اعظم پاکستان نے اپنی حیات مبارکہ دین متین اور اشاعت اسلام کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ روز و شب بلکہ ہر لمحہ ہر گھڑی خدمت دین اسلام و تحفظ ناموس رسالت کے لئے سربستہ رہے۔ جب مفتی اعظم پاکستان کی سیرت و کردار پر اور عمر پیری پر نظر دوڑائی جائے تو ہر صاحب دل شعور انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس قدر بڑھاپا اور بیماری ناتواں جسم کو کام میں اتنی سرعت اور تیزی کہ اپنی جوانی پر نازاں نوجوان بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔

آپ کے تمام تر خصائل میں سے حق گوئی سب سے منفرد اور ممتاز وصف تھا۔ چنانچہ حق بات کہنے میں کسی کے مرتبے کو خاطر میں نہ لاتے خواہ صدر مملکت ہو یا وزیر اعظم، خواہ کسی بھی اعلیٰ عہدہ پر فائز کیوں نہ ہو حق بات آپ انہیں مخاطب کر کے برملا ڈنکے کی چوٹ پر کہہ دیتے ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ وہ فرمان خداوندی کے "انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" کی عملی تفسیر تھے۔ اور فرمان نبوی "العلماء ورثۃ الانبیاء" کے صحیح مصداق تھے۔ کہ خوف اور خشیت تھی تو اس ذات کی بھی جو تمام پر غالب ہے۔ مفتی اعظم پاکستان کی جرأت مندانہ اور بہادرانہ مثالیں دیکھ اور سن کر ہمارے اندر روح بھی رقص ہو جاتے ہیں ہمارے دلوں میں بھی جرأت اور بہادری کی تڑپ اٹھتی مگر کسے خبر تھی کہ جرأت و بہادری کی داستانیں رقم کرنے والے اچانک ہی صدمہ ہجر و فراق دے جائے گا۔ اور ہمیں زار و قطار رلا جائے گا اور زندگی کے حسین لمحات کو غم و آلام میں

تبدیل کر جائے گا۔

بہرحال قارئین کرام زندگی کا پرشور دریا اپنی روانی اور تندی سمیت اپنے سفر میں مگن تھا اس پرشور دریا کے ساتھ تو کیا دکھاتا ہے اور کیا کچھ بہا جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہر کام پر آنکھیں تھوڑی دیر کے لئے ساکت ہو جاتی ہیں۔ وقت تھوڑا سا اور سرک جاتا ہے۔ مگر واقعات و حادثات اور سانحہ گرم آنسوؤں کے قطرے کی مانند جم جاتے ہیں۔ میرے دل میں بھی ایسے ہی گرم گرم خون کے کئی قطرے گرے ہیں اور زندگی کے آگے بڑھتے ہوئے اس طوفان کے ہاتھوں ٹھنڈے ہو کر جم گئے ہیں۔

زندگی کے اس طویل سفر میں چند لمحوں کی ہمراہی اور قربت بھی وہ تاثر چھوڑ جاتی ہے جو ذہن پر مرتسم ہو جاتا ہے۔ وہ بھی ایک مختصر سفر چند لمحوں کا ہی کچھ نہیں بچا بچا ساتھیوں کا مگر میرے دل و دماغ میں وہ اپنے نقش ثبت کر گیا ہے جس کو سپرد قلم کرنا محال ہے۔

قارئین کرام یہ وہ سب درد بھری تحسین ہمارے شعبہ حیات سے رواں دواں ہو گی عقیدت و محبت کے گورو مرکز مربی و مشفق و محافظ مسلک اور فکر رضا ہم سے تعلق حسی منقطع کر کے روحانیت میں جا گزیں ہو گئے۔ وہ کس قدر دردناک اور ہولناک گھڑی تھی جس کو ہماری حالت زار و ابتر حالت اور مضطرب کیفیت پر ابھی بھی رحم نہیں آیا کہ اس نے ہمارے گوشہ داماں کی وسعت سے کہیں زیادہ غم و آلام کی بوچھاڑ کر دی اور ہمارے سروں سے روحانی پدری سائے کو اٹھا لیا اور ہمیں بے سایہ اور بے سہارا کر دیا۔ اب کون ہمارے سروں پر سایہ علمی اور شفقت کا سہارا بنے گا۔ کئی لوگ تھے جو بچھڑ گئے کئی نقش تھے جو بگڑ گئے۔

کئی شہر تھے جو اجڑ گئے کبھی غم کیا کوئی اور بھی ہے

گویا کہ یہ دنیا ویران سنسان اور خزاں رسیدہ لگتی ہے کئی لمحے اب میرے دل ان ویرانوں اور تاریکیوں میں وحشت زدہ ہے۔ سب ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا لگتا ہے۔ سب ہر سو ظلمت اور تاریکیوں نے ڈیرے جما لئے ہیں سب میں سراپا خوف ہوں۔

ہر ایک لمحہ میرا خوف کی گرفت میں ہے
محافظوں سے کون بچائے گا آ کے مجھے

اب کس سے امید وفائے دین مصطفیٰ رکھوں کیونکہ یہاں پہ کمزور دین مصطفیٰ کے والی نظر آتے ہیں یہاں پر تو ہر کوئی پیٹ [illegible] کی جنگ لڑتا نظر آتا ہے اب کہاں سے ایسا مخلص [illegible] ڈھال کر جسموں لے [illegible] اپنے جسد کو ہر وقت [illegible] دین مصطفیٰ کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ اب پوری حیات دین مصطفیٰ اور ناموس رسالت کی جنگ لڑتے رہے ہمیشہ گستاخان رسول کے ساتھ صف آرا رہے۔

مفتی اعظم پاکستان گستاخان رسول پر بہت ہی سختی، شدت اور حرارت رکھتے تھے۔ آپ کی محبت کا بھی معیار تھا۔ آپ [illegible] رسول اللہ ﷺ کی محبت میں ہر وقت سرشار رہتے تھے یہی وجہ تھی۔ راہ محبوب میں آنے والی مشکل کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے تھے اور اس میں راحت محسوس کرتے تھے اور کبھی بھی زبان پر حرف شکایت نہ لاتے۔ اپنے غم اور درد کسی کے سامنے بیان نہ کرتے

زخمم | درمیان | محفل | [illegible]
خود | گو | باک | کو | بم | مشکل | [illegible]
[illegible] | ترسم | کہ | پنہاں | شود | فاش
غم | خود | با | تو | گویم | بدل | [illegible]

یہی وجہ ہے کہ [illegible] ﷺ نے اپنے غم کو کسی سے بیان کیا آپ کے [illegible] میں آنسو [illegible] محفل میں بھی مجھی رہتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ کہیں میرے غم کی خبر ہو نہ جائے۔ اس لئے میں اپنا دکھ [illegible] میں ہی چھپا کر رکھتا ہوں۔ مفتی اعظم پاکستان کا بھی یہی شعار تھا کہ اپنے غم کو اپنے پاس [illegible]۔ اسی لیے شدت اور [illegible] سے ہی [illegible] جھگڑے کرتے اور چپ چاپ رہنا ان کی عادت ہوتی ہے کیونکہ محبت میں لب کشائی گناہ ہے۔ بقول اقبال

زبان | بار ریاں | [illegible] | [illegible]
حدیث | درد | [illegible] | [illegible] | و | [illegible]

کشادم | چشم | [illegible] | لب | [illegible]
سخن | [illegible] | طریق | ما | [illegible]

یوم وصال مفتی اعظم وسعادت من

از قاری حضور بخش چشتی صاحب

26 اگست بروز منگل صبح 8 بجے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ حسب معمول جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تشریف لائے تو مسجد میں [illegible] تھی تو قبلہ مفتی صاحب کو سلام و زیارت کرنے کے بعد میں پڑھائی میں مصروف ہو گیا۔ مفتی صاحب اپنے کمرے میں تشریف لے گئے، تھوڑی ہی دیر بعد [illegible] شدت [illegible] سے چہرہ انور سے پسینے کے قطرے ٹپک رہے تھے [illegible] میں خیال آیا کہ [illegible] موقع [illegible] خدمت کر [illegible] کمرے کے اندر آنے کی اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر [illegible] آپ سے پوچھا [illegible] ہوا ہے میں نے عرض کی حضور [illegible] پنکھے کے [illegible] آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا! میں سردی گرمی کو تو برداشت کر سکتا ہوں لیکن تمہاری پڑھائی کا نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔ اور میں نے پنکھے کو [illegible] شروع کر دیا۔ آپ حسب معمول اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے اسی دوران آپ نے میرا نام پوچھا اور علاقہ۔ بندہ نے عرض کی حضور نام حضور بخش، علاقہ ڈیرہ غازی خان۔ تو پوچھا کہ ڈیرہ غازی خان کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ حضور [illegible] سے سنا ہے کہ دو بھائی تھے۔ غازی خان اور اسماعیل خان مگر کچھ اختلافات کے باعث دونوں بھائی ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ ایک نے اپنے علاقے کا نام ڈیرہ غازی خان اور دوسرے نے ڈیرہ اسماعیل خان۔ یہ بات سن کر آپ نے تبسم فرمایا

اسی دوران ممتاز الخطباء مناظر اسلام علامہ عبدالتواب صدیقی، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور حاضر خدمت ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا گزشتہ روز مدرسہ نہ آنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے بتایا کہ میری طبیعت خراب تھی، سر درد ہو گیا۔ تو قبلہ مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ مولانا گھر جا کر سبز [illegible] کا قہوہ بنا کر اس میں لیموں ڈال کر [illegible]

پہ ہمیں انشاء اللہ محنت پر سب ہوں گے اور ساتھ ہی فرمایا میرا بھی معمول ہے [illegible]
احساس دلاتے ہوئے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میدان میں تو اکیلا ہے یعنی دیوبندی وہابی
وہابی جس جگہ بھی سر اٹھاتے ہیں اہل سنت وجماعت والے تجھے پکارتے ہیں۔ فرمایا اس چیز کو
مدنظر رکھتے ہوئے تدریس کا کام بھی سرانجام دو اور ان کا مقابلہ بھی کرو اس میں سستی کا مظاہرہ نہ
کرو جہاں کہیں ضرورت ہو وہاں جانا چاہئے صدیقی صاحب نے عرض کیا کہ میں نے کبھی
[illegible] سے کوئی رابطہ [illegible] تو میں معذرت کروں گا۔ اس پر
آپ ناراض ہو گئے۔ جب صدیقی صاحب نے [illegible] حضور کل آدمی میرے پاس آئے تھے میں
نے انکار کیا تو وہ آپ کے پاس آئے تو قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا جو نکاح [illegible] قابل قبول ہے۔

قبلہ مفتی صاحب نے [illegible] کتاب [illegible] کی تصنیف ایک تھی وہ کتاب آپ
سے [illegible] پڑھی گئی پریشان ہو کر فرمایا میں نے دیوبندیوں سے بھی [illegible]
کو علم میں [illegible] جب کتاب [illegible] قبلہ مفتی صاحب دروازے پر
تشریف لائے اور مطالعہ شروع کر دیا [illegible] ہوئے کہ جب [illegible] علماء حیران ہوئے کہ
گرمی کے باوجود مفتی صاحب مطالعہ کر رہے ہیں۔ قارئین کرام یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ
انسان کے بس کی بات نہیں۔

قبلہ مفتی صاحب محو مطالعہ تھے کہ مہمان تشریف لائے مگر مفتی صاحب کو محسوس
بھی نہ ہوا کہ کون آیا ہے بندہ نے مہمانوں کے آنے کی خبر دی۔ سلام کرنے کے بعد آنے کا سبب
پوچھا انہوں نے بتایا کہ حضور آپ کی زیارت کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا
محترم اگر آپ داتا حضور علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے آتے تو آپ کی جھولی بھر دیتے
مہمانوں سے ان کے کام کے بارے میں پوچھا ایک نے کہا کہ میں کاروبار کرتا ہوں اور دوسرے
نے کہا کہ میں مدرسہ میں پڑھتا ہوں تو قبلہ مفتی صاحب مدرسہ کا نام سن کر بہت خوش ہوئے۔

پھر چائے بھی [illegible] اور بہت دیر دعائیں دیں۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے
درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ اور ہم کو ان کے مشن کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
بجاہ النبی الکریم الامین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ ایک گوہر نایاب

ازقلم: غلام یٰسین عاصم، آزاد کشمیر

اگر تاریخ کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسانیت کا
واسطہ ہر دور میں دو طرح کے لوگوں سے رہا ہے ایک تو وہ لوگ جو عام نوعیت کے حامل ہوتے ہیں،
پیدا ہوئے گمنامی کی زندگی بسر کی اور کوچ کر گئے۔ ان کے جانے کے ساتھ ان کا نام بھی ختم ہو گیا
اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے لئے تاریخ [illegible] ان کے عظیم کارناموں کی
وجہ سے تاریخ نے انہیں [illegible] جب بھی تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو ان کا
[illegible] ہمیشہ [illegible] میں نظر آئے گا [illegible]
مسلسل "ذائقۃ الموت" کا قانون قدرت کائنات کی ہر تخلیق شدہ شے پہ محیط ہے لیکن اپنے پیچھے
[illegible] چھوڑ گیا ان کے چلے جانے کے بعد انسانیت ان پر فخر کرتی ہے تاریخ انسانیت
میں ایسے لوگ بھی گزرے جو اپنی ریاضت، عبادات اور جہد مسلسل کے ذریعے انسانیت کو اپنا وجود
کا احساس دلاتے ہیں وہ لوگ انسانیت کی خدمت کر کے نہ صرف فخر انسانیت بن جاتے ہیں بلکہ
فلک ولایت کا تاج بھی اپنے سر پر سجانے کا شرف حاصل کرتے ہیں جب ہم ایسے افراد کے
بارے میں تذکرہ کرتے ہیں تو ایک عظیم نام ذہن پر آتا ہے جس کے سامنے نگاہیں ادب سے جھک
جاتی ہیں اس شخصیت کو مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے نام سے
جانا پہچانا جاتا ہے۔

محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمہ اللہ، مفتی اعظم پاکستان علامہ سید
ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ، استاذ الکل حضرت
علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب علم و فیض والا مولانا عبدالقیوم ہزاروی جب
میدان عمل میں اترا تو تھکنے کا نام نہ لیا [illegible] آپ کے [illegible] کہاں کہاں چلے [illegible]
[illegible] بھائی

تدریس حضرت قبلہ مفتی صاحب کی مسند حدیث و فیضان کی رہی وابستہ پانچ چھ اسباق پڑھانا آپ
کا معمول تھا۔ حدیث شریف جب پڑھاتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک محدث دوران مسند تدریس
پر جلوہ گر ہو کر درس حدیث دے رہے ہیں اور جب آپ سے ملتے تو کسی عالم کا تصور بھی نہیں کیا جا
سکتا آپ نے جامعہ کے معیار تعلیم میں ہر طرح کی علمیت معاف کی کہ جب والی بنے تو مدرسہ میں داخلہ کا
عالم دانا چاہتا ہے تو کسی مدرسہ میں داخلہ کی درخواست طلب کرتا ہے کہ کس مدرسہ میں داخل
ہو جائے تو راستے دکھانے کے لیے کہتے کہ مدرسہ کا نام بتائیں جو معروف ہے۔

تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ اور ختم نبوت بحالی جمہوریت کا معاملہ ہو یا امریت
منسوخ کرنی ہو آپ نے ہمیشہ ان دستہ سپہ سالار لشکر کی حیثیت سے کام کیا، آپ حق گوئی کے علمبردار
حق شناسی کردار کے حامل تھے آپ کی ذات محمود و پیش سے پاک منکر امرا ابرار اور متقی
کا منبع تھی، حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی پوری زندگی جانفشانی سے محنت کرتے رہنے
کے علاوہ اشتہار اور پابندی سے بعد از عصر کلے اور جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ آپ کے پاس
مستقل میں طلاق نام کی کوئی شے نہ تھی حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک فرد واحد نہیں
بلکہ ایک عالمگیر تحریک کا نام تھے۔ ان کی رحلت سے علمی دنیا کے سرسبز و شاداب گلستان میں ایسی
آگ ہی درد علم کے ستار دوکانوں سے بچھ گئی ہے، آپ عملی میدان میں انقلابی جدوجہد کا درس دیا
کرتے تھے، جس انقلاب کے لانے سے حیات کی ظلمتوں کا سینہ چیر کر ایک عالم نور روشن ہو کر ایک
نئے جہان کی تعمیر کرتا ہے۔ یہ شاہراہ انقلاب پھولوں کی سیج نہیں ہوا کرتی بلکہ پہلے کانٹوں سے پیار کرنا
پڑتا ہے جب عمر کے بعد بھی کی دولت سے ہمکنار ہوتا ہے۔

الغرض حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک گوہر نایاب تھے جن کی نظیر ملنا ناممکن ہے۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ... عالم باعمل

از قلم: صاحبزادہ محمد امانت رسول، لاہور

حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی سے میری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں بہت
چھوٹا تھا۔ والد گرامی قدر (مولانا محمد عالم سوس نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ) شرقپور شریف حاضری کے لئے
لاہور سے ہو کر جاتے تو مفتی صاحب سے ضرور ملاقات کرتے، والد گرامی کے ساتھ ایک دو مرتبہ
جامعہ نظامیہ ضرور میں ہمیں بھی جانے کا موقع ملا۔ اس طرح، لاہور مستقل آنے سے پہلے قبلہ مفتی
صاحب سے میری نیاز مندی تعارف کی صورت میں قائم ہو چکی تھی۔

میری ان سے آخری ملاقات ان کی وفات سے چند ماہ پہلے ہوئی۔ میں یہ تو فقط پوچھنے کے لیے
گیا کہ گفتگو کا ایک سلسلہ چل نکلا۔ میں قبلہ ہزاروی صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی دوران
کسی نے مجھے انگلش میں لکھا ہوا خط دیا کہ مجھے پڑھ کر سنائیں۔ وہ خط حکومت کی طرف سے تھا
جس میں جامعہ کے نظام تعلیم کے بارے میں چند سوالات تھے۔ میں نے ان سے کہا ”آپ حکومت
کی طرف سے ملنے والی مراعات قبول کرتے ہیں۔ اس میں حرج بھی کیا ہے اگر
آج ان سے مدد لے لیں، کل یہ لوگ دخل اندازی شروع کر دیں گے۔ میں نے کہا حکومت تو فقط
اتنا کہتی ہے، دینی نظام کے ساتھ سکول کے مضامین بھی شامل نصاب کریں۔“ مفتی صاحب
نے جواب نہیں دیا تھا کہ کچھ لوگ دور دراز علاقوں سے ملنے تشریف لے آئے ان کو تصنیف کرنے میں
مصروف ہو گئے اور میں چائے پینے لگا۔ وعظ و نصیحت کے بعد مفتی صاحب نے دعا دے کر رخصت کیا
اور فرمانے لگے۔ ”چند پیشہ ور خطیبوں، مولویوں اور نعت خوانوں نے ہمارے مسلک کا حلیہ بگاڑ کر
رکھ دیا ہے۔ دوسرے مسلک کے علماء اور عوام ان کے طور طریقے دیکھ کر یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارا
مسلک یہی ہے جب کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی بدعات و خرافات کے سخت مخالف تھے۔

فاضل بریلوی کا علمی فکری سرمایہ ابھی تک چھپ نہیں سکا۔ ہم بریلی شریف سے آپ کی کتابیں
منگواتے ہیں اور امت کے مطابق چھپواتے ہیں۔ مفتی صاحب نے چند کتابوں کا ذکر بھی فرمایا۔

فتاویٰ رضویہ کی مدد سے احادیث اور عربی عبارات کا آسان ترجمہ و تشریح کی ہے۔ تاکہ عوام بھی اس علمی ذخیرہ سے استفادہ کر سکے" میں نے عرض کی مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خانوادوں کے افراد بھی اس عظیم کام میں کتنی دلچسپی لے رہے ہیں۔ وہاں بھی ماشاء اللہ حافظ و عالم [illegible] پیدا ہوتے [illegible] سے اور [illegible] رہتے ہیں" مفتی صاحب نے میری یہ بات سن کر خاموشی اختیار فرمائی اور کوئی جواب نہیں دیا۔

میں گزشتہ سالوں میں جب بھی حاضر ہوا ایک ہی نصیحت فرمائی اور جب بھی [illegible] "بیٹے! آپ نے درس نظامی پڑھا ہے لیکن کسی مدرسہ میں پڑھاتے کیوں نہیں؟" میں نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کی۔ [illegible]

اللہ نے ہر انسان کی فطرت جدا جدا تخلیق کی ہے ہر انسان اپنے ذوق، صلاحیت اور رغبت کے مطابق شعبہ چنتا ہے۔ پاکستان میں ہر شعبہ اور ہر ادارہ میں اچھی صلاحیت لوگوں کا فقدان ہے۔ اور کسی شعبہ میں بھی کام کرنا گویا کہ دین کی خدمت کرنا ہے۔ میں جب اجازت لے کر [illegible] لگے "اب ادارہ [illegible] جوانوں سے کام کرتا ہے" میں نے عرض کیا "آپ تو اب بھی جوانوں سے بڑھ کر کام کرتے ہیں" [illegible] لگے "بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا کرم ہے۔" 2001ء میں والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تو ان کی وفات کے بعد ان کے ہم عصر علماء، مشائخ اور بزرگوں کی زیارت سے دل کو سکون پہنچتا تھا، ان میں [illegible] نظر آتے تھے، ایسا لگتا ہے [illegible] کے اٹھنے سے [illegible] کی تصویر بھی دھندلی ہوتی جا رہی ہے۔

ایک انسان اپنے علم، تجربہ، صلاحیت، روایات، مشاہدہ، مطالعہ اور تربیت سے حاصل نظریات کا خود کو پابند کر لیتا ہے اور ان کی پابندی کے بعد وہ ان نظریات کے پرچار اشاعت کے لئے سرگرم ہو جاتا ہے۔

وہ جتنا ان کی تبلیغ کرتا ہے [illegible] مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت بھی ایسی تھی وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو دوسروں کی بات کو حق سمجھیں

[illegible] سے [illegible] تسلیم [illegible] قرآن کے مفسر، تھے جن کی زبان دل کی رفیق تھی اور دل زبان کا دوست تھا۔

ان کی باتوں میں جھلک تو پائی جاتی تھی لیکن [illegible] آج کی [illegible] تھی وہ مفتی صاحب [illegible] سال تھے وہ فقط جامعہ نظامیہ کا انتظام ہی نہیں چلاتے تھے بلکہ جامعہ میں باقاعدہ اسباق بھی پڑھاتے تھے [illegible] سے ملاقات بھی کرتے، پاکستان کے تمام [illegible] سرکاری معاملات میں مدد بھی کرتے تھے، مذہبی جلسوں میں کم جاتے لیکن جب [illegible] تشریف لے جاتے

حکومت ملنے سے پہلے [illegible] لوگوں کا احساس [illegible] مسند ارشاد پر بیٹھنے سے پہلے [illegible] سے نفرت [illegible] سے پہلے عوامی [illegible] شہرت کے حصول سے پہلے خاموش مجاہد [illegible] لوگوں میں [illegible] ملاقات میں [illegible] "[illegible]" کا نام [illegible] ہیں۔

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے پاس سب کچھ تھا لیکن [illegible] پہلے تھا [illegible] آخر تک قائم رہا مسند ارشاد پر بیٹھے [illegible] سے نفرت کی [illegible] جماعت میں [illegible] شہرت بھی ملی لیکن خاموش مجاہد کا کردار ادا کیا اور [illegible] کو سہارا دیتے رہے۔

جنازے پر بڑا کہرام تھا۔ بے شمار لوگوں کو دھاڑیں مار مار کر روتے دیکھا۔ کوئی کہتا تھا میرا باپ مر گیا کوئی [illegible] کہ میرا مرشد [illegible] رخصت ہو گیا کسی کو اپنے سرپرست کے بچھڑنے کا ملال تھا کوئی اپنے [illegible] کی جدائی پر آنسو بہا رہا تھا

نہ کوئی [illegible] [illegible] [illegible] کیا
بس ایک شام [illegible] عشق سے کنارہ کیا

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ
حیات وخدمات کے آئینے میں

تحریر: محمد تصدق حسین نقشبندی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اللہ رب العزت نے جب انسان کو تخلیق فرمایا تو اس کے مقصد تخلیق کو بھی بیان فرمایا کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۔ اور اس کے بعد انسان کو تقدیر وقدرت کا مالک بھی بنایا تاکہ لیبلوکم ایکم احسن عملا کے متعلق بھی معلوم ہو جائے تو اس کائنات میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک ان گنت انسان اس دنیا میں آئے اور دنیا کی چار دن کی زندگی گزار کر عالم برزخ میں جا بسے اور ان کے جسم مٹی میں مٹی ہو کر رہ گئے۔ ان انسانوں میں جہاں حسن وجمال کے پیکر تھے وہاں مال ودولت کے انبار رکھنے والے اشخاص بھی تھے لیکن وقت کے دھارے نے بڑی بے دردی کے ساتھ ان کی قبروں کے نشانات تک مٹا دیئے اور یوں ان کا نام اس صفحہ ہستی سے مٹ گیا لیکن اس کے برعکس وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھا اور ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات لوگوں تک پہنچانے میں صرف کی ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حیات جاودانی سے سرفراز فرمایا اور تاریخ کے صفحات پر ان کا نام ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گیا۔ ان خوش نصیب افراد میں آفتاب علم وحکمت، معرفت وعرفان کے سمندر، جانشین محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بھی شامل ہیں۔ آپ ہزارہ کی زرخیز زمین پر حضرت علامہ عبداللہ صاحب مرحوم کے گھر پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اور اس کے بعد اپنی علمی منازل کو طے کرتے ہوئے جامعہ حزب الاحناف میں قبلہ سید صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور اس کے بعد حضور محدث اعظم پاکستان سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا اور انہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اپنی تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ میں تدریس شروع فرما کر اپنی عملی زندگی کا آغاز

کی اور جوں جوں وقت گزرتا گیا رسول اللہ ﷺ کے اس غلام کے سینے میں خدمت دین متین کا جذبہ بڑھتا چلا گیا۔ 60ء کی دہائی میں اس وقت اچانک جامعہ نظامیہ کی ذمہ داری کا سارا بوجھ مفتی صاحب کے کندھوں پر آ پڑا، جب آپ کے استاذ محترم شارح بخاری حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب رحمہ اللہ حضرت محدث اعظم پاکستان کے وصال کے بعد فیصل آباد تشریف لے گئے تو گویا جامعہ رضویہ کے انتظام وانصرام کی ذمہ داریاں سونپ دی گئیں۔ قبلہ مفتی صاحب کو اس کے بعد ہر طرف سے پریشانیوں نے گھیر لیا لیکن آپ نے ہر مشکل کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور اپنے استاذ محترم کے انتخاب کو صحیح ثابت کر دکھایا۔

آپ نے تدریسی مصروفیات کے باوجود تصنیف کے میدان میں قدم رکھا اور تاریخ نجد وحجاز، التوسل، اعتقاد، مسائل اور علمی مقالات جیسے شاہکار تصنیف فرمائے۔ آپ کا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ساتھ خصوصی قلبی لگاؤ تھا اور انہی کے نام پر تصنیف وتالیف کا شعبہ رضا فاؤنڈیشن قائم فرمایا اور اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ رضویہ کو جدید انداز میں شائع کرنے کا اہتمام بھی فرمایا جس کی چوبیس جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں اس کے علاوہ الدولۃ المکیہ، انباء الحی اور اعلیٰ حضرت کی دوسری کتب کی اشاعت کا بھی اہتمام فرمایا۔ آپ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے صدر تھے اور اس کی بہتری کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ نے اہلسنت کی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سرزمین شیخوپورہ پر جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا جو کہ 45 کنال پر محیط ہے آپ نے اپنی ساری زندگی دین متین کی خدمت کے لئے وقف کر دی اور اپنے تلامذہ کو بھی ہر وقت یہی تلقین فرمائی کہ نظام مصطفیٰ کو لے کر پوری دنیا میں پھیل جاؤ۔ آپ 26 اگست بروز منگل نماز مغرب ادا کرنے کے بعد اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے اور علم وعرفان کے اس سورج کے غروب ہونے سے دنیائے اہلسنت ایک عظیم محسن سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے طفیل آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے... آمین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆☆☆☆☆

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

از: حافظ محمد سلیم نقشبندی آف حافظ آباد

اگست کی ۲۶ تاریخ تھی منگل کا دن تھا اور سورج کی روشنی مدھم ہوتی جا رہی تھی اور سورج کی کرنیں اداس اور غمگین نظر آ رہی تھیں سورج جوں جوں ڈھلتا گیا اس کی روشنی مدھم پڑ گئی۔ یہاں تک کہ وہ غروب ہو گیا لیکن جب آسمان کے دوسرے آفتاب غروب ہوئے تو علم و عمل کا سورج بھی غروب ہو گیا لیکن جب آسمان کا سورج غروب ہو تو روشنی ختم ہو گئی لیکن علم و عمل کا سورج غروب ہو جائے تو سارا گیا روشنی بڑھتی گئی جہالت کا اندھیرا ختم ہوتا گیا جب یہ سورج غروب ہوا تو کل روشنی ختم نہیں ہوئی بلکہ اسی طرح برقرار رہی اور وہ علم و عمل کا سورج جو تھے جن کا نام زبان پر آتا ہے تو زبان تک رشک کرتی ہے اور ہر آنکھ جوش اور محبت سے بھر جاتی ہے وہ صاحب علم ہستی ہے۔ وہ علم و عمل کا سورج مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء صدر تنظیم المدارس، شیخ الحدیث، سرپرست اعلیٰ اور مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ تھے۔ جب ان کے بارے میں کچھ لکھنے کا ارادہ کیا تو ذہن میں خیال آیا کہ قلم چھوٹی سی علم تصور ہے کہ میں ایک ادنیٰ طالب علم ہوں، ہاتھوں میں طاقت نہیں ذہن میں الفاظ نہیں کہ کسی کا بھی حساب ہے اور عقل کا بھی لیکن پھر یہ سوچ کر اپنی ذہن کو تیار کیا کہ میں بھی اس عورت کی طرح جو حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدنے بازار میں چلی ہے دھاگے کی ایک گٹھی لے کر۔ کسی نے کہا یوسف علیہ السلام کو کیسے خریدے گی تو اس بڑھیا نے جواب دیا کہ مجھے بھی معلوم ہے کہ میں یوسف علیہ السلام کو نہیں خرید سکتی لیکن اس نیت سے کہ جب قیامت کے دن یوسف علیہ السلام کے خریداروں کو بلایا جائے گا تو ہو سکتا ہے کہ میرا نام بھی آ جائے اسی نیت سے میں نے بھی اس ہستی کے بارے میں لکھنا شروع کیا کہ آج کے پرفتن دور میں ایک دن میں سو نہیں بلکہ ہزاروں اموات ہو رہی ہیں لیکن کچھ ایسی شخصیات بھی ہوتی ہیں کہ جب وہ اس دنیائے فانی سے جاتے ہیں تو ہر آدمی کی تمنا ہوتی ہے کہ میں ان کی چارپائی کو کندھا دوں اور ان کے جنازے

میں شرکت کروں ان شخصیتوں میں مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ بھی شامل تھے۔ جب ان کے وصال کی خبر ملی تو ہوا کچھ یوں تھی زمین و آسمان افسردہ نظر آ رہے تھے

جنگل میں رہنے والی چیونٹیاں، سمندروں اور دریاؤں میں رہنے والی مچھلیاں یہاں تک کہ حسن والے فرشتے بھی اس ہستی کی موت پر رو رہے تھے۔ پورے ملک بلکہ بیرون ملک سے بھی لوگ جنازے میں شامل تھے جن میں بڑے بڑے علماء، مشائخ اور سیاستدان تھے کہ یوں لگتا ہے کہ ہر کوئی ان کے جنازے میں سسکیاں لے لے کر رو رہا تھا ہر طرف سے کلمہ طیبہ، قصیدہ بردہ شریف اور درود شریف کی صدائیں آ رہی تھیں اور یہ آواز آ رہی تھی۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبت کا تقاضا ہے کہ لب چوم کے نکلے

آسمانوں سے ملائکہ اس ہستی کو ہونے پر کیا تشریف لا رہے تھے ہر کسی کی محبت پکارتی ہے کہ سرکار مدینہ بھی تشریف لائے ہوں گے۔

میرے جنازے پر ہر سو شور ہو گا جانے کا دیکھو گے
کہئے الوداع خود سرکار تشریف لائیں گے

میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ جب مفتی اعظم پاکستان سے قبر انور میں فرشتوں نے سوال کئے ہوں گے کہ تیرا رب کون اور دوسرا سوال دین کیا تیسرا اور وہی سوال ما کنت تقول فی حق هذا الرجل تو رسول ﷺ نے خود فرمایا ہوگا کہ فرشتو اس سے یہ نہ پوچھو کہ میں کون ہوں بلکہ مجھ سے پوچھو کہ یہ کون ہے یہ تو جامعہ نظامیہ رضویہ کا بانی ہے میری عظمت و رسالت کے چراغ جلانے والا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ہے کہ مفتی اعظم پاکستان جن کی زندگی کا ہر ہر لمحہ اسوۂ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے گزرا ہزاروں دیے روشنی کی طرح عیاں ہے اور بعد میں آنے والوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

عالم اسلام کی عبقری شخصیت اور برصغیر کی ابھی عظیم مرتبت مفتی عبدالقیوم ہزاروی کے بارے میں کچھ کہنا اور ان پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں گر چہ وہ اس دور کا بڑے سے بڑے عالم،

فاضل، مفتی، فقیہ، محدث، مفسر، متکلم، مصنف اور شاعر کتنی خوبیاں ہیں مگر جب وہ استاذ العلماء
مفتی عبدالقیوم ہزاروی جیسے علم وفضل اور تحقیق وتصنیف کے آسمان پر نظر ڈالتا ہے تو دوسروں کا کیا
ذکر، وہ خود بھی آپ کو بہت کوتاہ قامت اور پست شخصیت سمجھنے لگتا ہے اس پر بات کرتے ہوئے
بڑے سے بڑے خطیب کی زبان لڑکھڑاتی ہے اور بڑے سے بڑے ادیب کی نوک قلم سے الفاظ
ٹوٹ کر گرنے لگتے ہیں ندامت کی کپکپاہٹ میں رہتی ہے مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کو بھی آفتاب علمی
روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی شخصیت کی رنگت ہے اور ان نگاہ کی جاذبیت کا سامان لئے
ہوئے اور یہاں انکے بارے میں [illegible] زبان پر بے اختیار یہ آجاتا ہے

کوئی تصویر نہ ابھری تیری تصویر کے بعد
دامن خالی ہی رہا کاسہ سائل کی طرح

علم کے دعویدار تو بے شمار نظر آتے ہیں مگر باعمل علم کے پیکر اور بہت کم ہوتے ہیں
اپنے علم کو بزم یار کی زینت بنانے والے کسی دور میں کم نہیں رہے مگر اپنے سرمایہ علم کو بارگاہ ناز میں
لٹانے والے اکا دکا ملنے سے خال خال ملتے ہیں۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں یہ
بات نظر آتی ہے کہ وہ علم کے ساتھ ساتھ ناموس علم کا پاس رکھنے والے تھے۔ مفتی اعظم پاکستان کو
اہل ایمان نے علم وفن اور سوز کے سبب سے [illegible] عشق محمد اللہ علیہ وسلم کی مقدار میں [illegible]
غلامی رسول اور عشق رسالت مصطفی [illegible] جب وہ مسند قضا پر ہوں تو شیخ نظر مفتی محدث ہوئے ہوں
تو عظیم محدث، فقہی مسائل پر گفتگو کر رہے ہوں تو فقیہ اعظم لگیں میراث در محور ہوتا ہے ماہر علم
المیراث دکھائی دیتے ہیں ان کی قامت پر ہر قبا خوب بجتی ہے مگر جب وہ کوچہ یار میں ہوں تو
ان کی شان گدائی پر دارا وسکندر کو رشک آنے لگتا ہے جب وہ وقف ذکر رسول میں ہوں تو جہاں
درود پڑھنے لگتا ہے جب ان کے ہاتھ میں [illegible] ہوتا تو فرشتے بھیک [illegible]
زمین پر اترتے دکھائی دیتے ہیں جب ان کے لبوں پر نام مصطفی ہوتا ہے۔
تو شہد کی بارش ہونے لگتی ہے جب انکا موضوع سخن حضور کا چشمہ فیض ہوتا ہے تو سارا

دل چھلک چھلک جاتا ہے جب یار حبیب کا چاند اسکے دل کے آنگن میں اترتا ہے تو شب ہجران
چمک چمک جاتی ہے اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی چلتی پھرتی تصویر تھی۔
کون مفتی اعظم پاکستان جو صرف مسجد اور مدرسہ میں ہی نہ بیٹھے رہے بلکہ بڑی بڑی
میٹنگوں میں بھی شرکت فرماتے تھے اور بڑے بڑے جلوسوں کی قیادت فرمایا کرتے تھے اور وقت
کے حکمرانوں کے سامنے کلمۂ حق کہہ دیتے تھے آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ دین کی آبیاری اور ناموس
رسالت کے لئے وقف تھا آپ اپنے مسلک کے ساتھ بہت ہی مخلص تھے۔ انما یخشی اللہ
من عبادہ العلماء کی تفسیر تھے۔ العلماء ورثۃ الانبیاء اس حدیث کے صحیح مصداق تھے
موت العالم موت العالم کی حقیقت آپ کے وصال مبارک پر عیاں ہوتی ہے۔
آپ جاتے جاتے جو خلا پیدا ہوا اس کا پر ہونا ناممکن ہے آپ نے [illegible] رضائے اللہ و رسول
اللہ کی خوشنودی کے لئے دن رات کام کیا بہت سے دینی ادارے قائم کئے جن میں تاریخی کارنامہ
جو سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے وہ جامعہ نظامیہ رضویہ کا قیام اور فتاوی رضویہ کا
اشاعت ہے جو اس امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے۔ مفتی اعظم پاکستان نے ہر عظیم کارنامے سر
انجام دے کر بعد میں آنے والوں کو یہ پیغام دیا کہ [illegible]
کوشش کریں بلکہ مسجدیں بنائیں مدارس قائم کئے۔ محدود وسائل ہونے کے باوجود مگر مفتی اعظم
پاکستان اتنے عظیم کارنامے سرانجام دے سکتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ دن رات محنت کرکے
جمعیں اور اپنے اس عظیم محسن کی طرح کام کرنے کا عہد کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل
کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ مفتی اعظم پاکستان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول
فرمائے اور انکے درجات بلند فرمائے آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

آہ! مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ

از قلم: ابو الخلیل عبدالعظیم آزادی، جامعہ جدیدیہ ظفریہ پشاور

26 اگست بروز منگل رات ساڑھے نو بجے مجھے درس عشاء سے فارغ ہوتے ہی فون کی گھنٹی بجی، جامعہ کے طالب علم نے کہا کہ فون ہے اور مجھے کہا کہ لاہور سے محمد عبدالستار سعیدی صاحب ناظم مرکزی دارالتعلیم مدرسہ (جامعہ نظامیہ) پاکستان بات کرنا چاہتے ہیں محترم علامہ صاحب نے بتایا کہ مفتی صاحب رضائے الٰہی سے وصال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حاصل یہ کہ پہلی مرتبہ تو یقین نہیں ہوا، کیونکہ جو شخص اس قدر فعال اور متحرک تھا اپنے سارے کام معمول کے مطابق انجام دے رہا تھا، مگر جو نہی کیسے اچانک اجل کا پیغام آ گیا۔ جامعہ کے تمام علماء سے یہاں اساتذہ کو چھوڑ کر بیٹھے ہو گئے اور تمام طلبہ بے حد غمزدہ سے آگاہ ہو گئے ہیں چونکہ فقیر نے صبح سے ساری رات بے حد مغموم اور بے قرار ہو کر جنازہ میں شرکت کا عزم کیا اور بقول شاعر:

> ہمیں اے ابر جوان سے پوچھ آنسو
> تو کب تک یہ موتی پرولتا رہے گا

جامعہ پہنچا، مرحوم کے جنازے میں شامل ہونے کے لیے وجود جنازے کا وقت آیا تو منظر ایک خواب لگ رہا تھا، یادگار پاکستان سے متصل شفیق سلیم کے سبزہ زار پر حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے شاگرد، دوست احباب کے علاوہ علماء و مشائخ کی کثیر تعداد ملک کے طول و عرض سے مفتی صاحب کا آخری دیدار کرنے کی غرض سے جمع تھی۔ مرحوم کے اعلیٰ کردار اور بلند پایہ شخصیت کا اندازہ ان کے جنازے میں شریک مقتدر شخصیات کی موجودگی سے بخوبی لگایا جا سکتا تھا جو ملک کے کونے کونے سے انہیں عقیدت پیش کرنے آئے ہوئے تھے اور پھر جامعہ نظامیہ کے شیخ الحدیث نے دوبارہ جنازہ اور دفن کے وقت رقت آمیز مناظر بلکہ طلبہ اور قصیدہ بردہ کے گونج اور علماء و مشائخ کے آہوں سسکیوں میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ دفن کر دیئے گئے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی ولادت باسعادت 29 شعبان المعظم 1352ھ بمطابق 28 دسمبر 1933ء بمقام سیرا، پرشادی ناسگرہ (ہزارہ) میں ہوئی آپ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا عبدالحمید صاحب بلند پایہ کے عالم اور عارف تھے آپ کے والد صاحب جامعہ ... ضلع فیصل آباد میں فرائض امامت و خطابت انجام دے رہے تھے اس سے آپ کی پرورش و تعلیم و تربیت انہوں نے اپنی نگرانی میں یہاں پر جاری رکھی، قرآن کریم اپنے والد ماجد سے ... صاحب آپ سے پوچھی جماعت پاس کر لی تو والد صاحب نے پوچھا اب تم کیا پڑھنا چاہتے ہو آپ نے جواب دیا کہ میں فارسی اور عربی پڑھوں گا۔

سات آٹھ سال کی عمر میں والد ماجد سے آپ کو درس نظامی شروع کرایا گیا، حضرت ... صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں داخل کر دیا، مختلف مدارس میں کتب علم کرتے ہوئے مدرسہ حزب الاحناف سے 1955ء میں سند فراغت حاصل کی اور 1956ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے سند حدیث اور دستار فضیلت حاصل کی۔

آپ کے جلیل القدر اساتذہ کرام میں سے حضرت علامہ عبدالحمید صاحب (والد صاحب) حضرت علامہ محبوب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محب النبی صاحب، علامہ محمد انور شاہ صاحب، علامہ غلام رسول صاحب رضوی شارح بخاری، حضرت علامہ محمد سردار احمد صاحب چشتی قادری رضوی، حضرت مولانا سید ابوالبرکات سید احمد قادری اشرفی الوری۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کی صحبت میں آپ آگے جا کر ... کیا۔ ان ہستیوں کے لئے علماء اور ... سنت کے لئے آپ کی ... قدر خدمات ہیں کہ ایک ایک کر کے انہیں گنا نہیں جا سکتا۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے کارنامے اور علمی خدمات اتنی زیادہ ہیں جو تحریر میں لائے جانے والی نہیں۔

مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف سے 1955ء میں فراغت حاصل کرنے کے بعد جامعہ حنفیہ قصور میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا، درس و تدریس کیسا تھا اور محنت کا پتہ اس

سے چلتا ہے کہ آپ یومیہ 22 اسباق بڑی عرق ریزی اور محنت سے پڑھاتے تھے، معمولی مشاہرہ کیساتھ ہر قسم کی آزمائشوں اور امتحانوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے، موچی دروازہ و مسجد اسلام نگر (سابق کرشن نگر) میں تقریباً کئی سال تک امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی بنیاد جب سن 1956ء میں بے سروسامانی حالات میں رکھی گئی کہا جاتا ہے کہ حضرت محدث اعظم علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد خان صاحب رضوی سے بخاری شریف کے سبق سے آغاز کیا حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب مہتمم جبکہ موصوف حضرت قبلہ مفتی صاحب مدرس و ناظم مقرر ہوئے۔

1962ء میں جب علامہ غلام رسول رضوی صاحب واپس فیصل آباد تشریف لے گئے جامعہ کی تمام تر ذمہ داری آپ ہی کے کندھوں پر آن پڑی۔ اسی طرح تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کا معرض وجود میں لانا بھی آپ کا عظیم الشان اور عدیم المثال کارنامہ ہے جس سے پورے پاکستان بمع آزاد کشمیر ایک ہزار سے زائد اہل سنت وجماعت کے قابل ذکر مدارس ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہیں جبکہ طالبات کے سینکڑوں ادارے بھی تنظیم المدارس سے ملحق ہو چکے ہیں، آپ ہی کی محنت اور سعی جمیلہ کی بدولت تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی اہمیت وحیثیت گورنمنٹ سطح پر تسلیم کی جا چکی ہے جس کی اسناد کی برکات اظہر من الشمس ہیں۔

بے پناہ مصروفیات کے باوجود آپ نے قرطاس وقلم کیلئے بھی خاصا وقت نکالا تھا۔ ہزار ہا فتاویٰ جاری کئے جبکہ علمی وتحقیقی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) اصول العمل (عربی) (۲) تاریخ نجد و حجاز (۳) علمی مقالات

(۴) اعتقادی مسائل (۵) امام اعظم رحمہ اللہ کے اجتہادی قواعد و اصول

فتاویٰ رضویہ جو پہلے بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل تھا حضرت قبلہ مفتی رحمہ اللہ نے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق، اردو عربی، فارسی عبارات کے ترجمہ اور حوالہ جات کی تخریج کے ساتھ ساتھ اس کی خوبصورت اشاعت وطباعت کا اہتمام فرمایا جو ابھی تک … جلدیں شائع ہو چکی

وہ بھی حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کا وہ کارنامہ ہے جس پر آنے والی نسلیں فخر کریں گی۔

حضرت مفتی صاحب کی ناگہانی موت نے جہاں ہزاروں دلوں کو مغموم کیا اور لاکھوں آنکھوں کو اشکبار کیا ہے وہاں علم ودانش کے میدان میں ایک ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جسے کبھی پُر نہیں کیا جا سکتا۔ وہ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کے کارنامے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

مرحوم ایک باوقار شخصیت کے مالک تھے، جب بھی ملتے تو اتنی محبت سے پیش آتے کہ پھر الگ ہونے کو جی نہیں چاہتا، بڑے معتدل اور شائستہ طبیعت تھی اور شستہ ذہن و دماغ کے مالک تھے، آپ کی عادات وطرز عمل سے شفقت ٹپکتی تھی آپ ایک صاحب بصیرت بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ مخلص دوست اور اعلیٰ پائے کے منتظم تھے بہت سادہ مگر پروقار زندگی گزارتے، حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ وہ ایک غیر متنازعہ شخصیت کے مالک تھے جو بھی آپ سے ملا تحریری کلمات … کہا کرتا

ملیں علم تھا پاس ہے اپنے وہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا

آپ فرقہ وارانہ تشدد کے سخت خلاف تھے ان کے نزدیک فرقہ واریت اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی گھناؤنی سازش تھی، جس سے وہ ہر مسلمان کو بچانے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

آپ جیسا صاحب بصیرت اور باوقار صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کی حیات مبارکہ جو کہ شمسی حساب سے 69 سال 8 مہینے کی زندگی اس سب … میں گزری پر کارنامے ایسے ہیں جو سب ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ الحمد للہ العظیم آپ نے اپنی نسبی اولاد کے علاوہ روحانی اولاد بھی چھوڑی ہے جو متلاشیان حق کیلئے نشانات ہدایت ہیں۔

determination and iron will. In the beginning he had to face many vicissitudes but he never give in. Owing to his unending efforts Jamia Nizamia Rizvia made much progress. Now by the Grace of God and by the efforts of Mufti Sahib's endeavours Jamia Nizamia Rizvia is functioning smoothly at Lahore, Sheikhupura with its branches. He is the glory of Sheikhupura and Abbottabad. Mufti Abdul Qayyum Hazarvi was embodiment of beauty and simplicity, very contented and selfless personality. His life was faster than computer. The last time I saw Mufti Sahib on T.V. in a meeting with the Minister of Religious Affairs one and half year ago. Very next day my elder brother who is a neighbour of Jamia Nizamia Sheikhupura telling me about Mufti Sahib's personality. Meanwhile Mufti Sahib descends from a local wagon and starts walking outside the Jamia's wall takes stock and entered the complex. I was really impressed that a man having his own conveyance but preferring local transport. At that time I was not acquainted with Mufti Sahib but inwardly I was really overwhelmed by his personality.

Mufti Sahib was a asset of Millat-e-Islamia and will remain in our hearts for ever.

My Allah shower his Blessing on Mufti Sahib's grave.

Ch. Muhammad Yaseen

Assistant Manager, ABL

Housing Colony, Sheikhupura

EXPRESSION OF CONDOLENCE

ATRIBUE TO MUFTI AZAM PAKISTAN

MUFTI MUHAMMAD ABDUL QAYYUM HAZARVI [RA]

My heart wrenched with woe, when I heard about the sudden departure of Mufti Abdul Qayyum Hazarvi [RA] to his creator. The news of Mufti sahib's demise spread like a jungle fire, not only in Pakistan but also abroad. Millat-e-Islamia deprived of a prominent religious scholar. Everyone was shedding tears, particularly the student of Jamia Nizamia Rizvia felt a pang. The atmosphere that the Jamia was presenting was a gloomy picture. One can do nothing againest the will of God, as every one has to go his creater sooner or later. Death is inevitable and we all have to taste it. The most beautifull thing on this earth live very short but their fragrance remains for ever.

I express my sorrows with the bereaved family, Mufti Sahib's sons, brothers and entire team of the Jamia at Lahore-Sheikhupura. I pray to God Almighty to give strength to them to continue Mufti Sahib's misson to it's accomplishment. All my sympathies and cooperation will remain with them.

In so far as Mufti Abdul Qayyum Hazarvi [RA] personality and achievements are concerned, he was aparagon of virtues and unparalleled qualities. He was ama

of judgement because the Nizamia campus at Lahore and Shakhupura will always bare witness to the greatness of the grand Mufti of Pakistan.

Muhammad Shabbir Salvi

student Jamia Nizamia Rizvia, Shakhupura.

☆☆☆☆☆

The demise of the Grand Mufti of Pakistan can only be term as a great loss and the fulfilment of the almight's promise of leaving the world bare of knowlege and wisdom before the day of jugement.

Muhammad Jameel- student Jamia Nizamia (Lahore)

******

A Reminder of the Almighty

The honourable, mufti Abdul-Qayyum Hazarvi's personality is not one that requires any introduction. Possibly the most renowed, respected and honoured person amongst the scholars of the Ahle sunnat of his time. So much so, that I feel that my words will never be able to totaly express my feelings about such an aluminated personality.

However, having known the deceased very close I feel it necessary to pay my respect to such an honourable saint.

The holy prophet (pbuh) has said

"The saint of allah is he who when looked upon reminds you of the Almighty"

I don't feel that I can add anything to these words than to say that anybody who was fortunate enough to have been blissed with the opportunity of meeting the honorable Mufti Sahib will agree that Mufti Sahib was a man of such virtues and qualities as stated in the above hadith.

To conclude I would like to quote a few words from my respectable father Molana Bashir Ahmed Sialvi a close friend of the deceased.

" Today the whole of the Ahle-sunnah has become orphaned. but it is now our duty to continue Mufti Sahib's mission with the same determation as the deceased.

Insha Allah Mufti Sahib will be remembered till the day

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے ساتھ اخباروں نے تقریباً چھ سال قبل ستمبر 1997ء کے آخری عشرے میں یہ انٹرویو کیا گیا اپنی اہمیت و افادیت اور کثیر معلومات کے پیش نظر ہدیہ قارئین ہے

(ادارہ)

تنظیم المدارس پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

کا چشم کشا انٹرویو

محدث اعظم پاکستان کے حکم پر میں جامعہ نظامیہ لاہور منتقل ہوا

دینی مدارس کے سربراہ مستقل مزاجی سے مدارس میں بیٹھ جائیں تو خوب درس چلے گا

میرے جد اعلیٰ پائندہ خان نے بالاکوٹ میں سید احمد کو قتل کیا

ستر اور اسی کے دور میں، میں نے مدارس کے تحفظ کی جنگ لڑی

[illegible]

ملاقات: ملک محبوب الرسول قادری

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ علوم دین کے فروغ کے لئے مدارس کا کردار بنیادی اور اساسی حیثیت کا حامل ہے۔ جب ہم پاکستان بھر کی دینی درس گاہوں کا تجزیہ کرتے ہیں تو دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور پہلی صف کے مدارس میں نمایاں نظر آتا ہے۔ یقیناً اس کی کامیابی اور تعلیم کے اعلیٰ معیار کا سہرا جامعہ نظامیہ رضویہ کے سربراہ اور نامور عالم دین علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کے سر ہے آپ اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے حامل باعمل عالم

دین ہیں۔ مسلک اہل سنت سے محبت ان کی طبیعت ثانیہ ہے۔ درس و تدریس ان کا شغل بھی ہے اور شوق بھی، بلکہ درس سے انہیں عشق ہے۔ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اس وقت تنظیم المدارس پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔

ان دنوں آپ نے شیخوپورہ میں اسی نام سے ایک اور وسیع و عریض مدرسہ بھی قائم کیا ہے اور وہ اسے جامعہ نظامیہ کی شاخ قرار دیتے ہیں گذشتہ دنوں برادرم مولانا محمد ... کے ہمراہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی سے کیا جانے والا انٹرویو نذر قارئین ہے۔

محبوب قادری

سوال: آپ کی ولادت اور آبائی علاقہ کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرمائیں گے؟

مفتی صاحب: میری ولادت 1933ء میں ہزارہ کے علاقہ (موجودہ ضلع مانسہرہ) میں ایک گاؤں ... کلاں میں ہوئی۔ تناولی خاندان سے میرا نسبی تعلق ہے۔

سوال: آپ کا خاندانی پس منظر؟

مفتی صاحب: ہزارہ میں تناولی خاندان، پختون قبیلہ اور سادات کرام اکثریت کے ساتھ موجود ہیں۔ ہمارے خاندان کے جد امجد میں سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی بہت نمایاں ہے۔ تناولی قوم درحقیقت غزنوی قبیلہ کی ایک شاخ (نسب کا ست) ہے۔ ہمارے خاندان کے ایک بزرگ سردار کا نام پائندہ خان ہے۔ یہ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے بالاکوٹ کی جنگ میں بھرپور حصہ لیا تھا بلکہ سید احمد (المعروف سید احمد بریلوی شہید) کو قتل بھی کیا تھا ہماری چونکہ سکھوں کے ساتھ جنگ ہوتی رہتی۔ ہم سکھوں سے لڑ رہے تھے ادھر دوسری طرف سے سید احمد وغیرہ نے ہم پر حملہ کر دیا ان کے حملے کا سبب یہ تھا کہ ہمارے جد اعلیٰ پائندہ خان نے سید احمد کی بیعت سے انکار کیا تھا جس پر مشتعل ہو کر انہوں نے شرک کے فتوے کے ساتھ ہمارے اجداد پر حملہ کر دیا۔ پائندہ خان نے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے اپنا بیٹا ان کے ہاں گروی رکھا

("تاریخ قادیان" میں اس کی تفصیلات موجود ہیں) [illegible]

سوئے حجاز: آپ کو دینی علم حاصل کرنے کا موقع کیسے ملا؟

مفتی صاحب: ہمارے خاندان میں دو تین پشتوں سے علماء آرہے تھے میرے ایک [illegible] نے مجھے علم دین حاصل کرنے کی طرف رغبت دلائی۔

سوئے حجاز: آپ نے تعلیمی مراحل کہاں کہاں طے کئے؟

مفتی صاحب: مسجد شریف میں مولانا محبت نبی سے پڑھتا رہا۔ پھر [illegible] بعد ازاں جامعہ حزب الاحناف لاہور میں داخل ہو گیا اور یہیں حصول علم کا موقع ملا۔ حزب الاحناف میں اس وقت حضرت مولانا سید ابوالبرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب پڑھاتے تھے۔ میں نے ان سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان نے مجھے [illegible] حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی کی خدمت میں بھیجا۔ اس وقت ہم چار طلبہ تھے میرے علاوہ سابق خطیب دربار حضرت داتا صاحب مولانا سید احمد [illegible] خطیب مولانا محمد افضل [illegible] اسلام آباد میں [illegible] ہمارے ساتھی مولانا سید قاسم شاہ گجراتی تھے۔ ہم نے حضرت مولانا غلام رسول رضوی کے ساتھ ساتھ [illegible] حزب الاحناف لاہور میں کتب [illegible] پڑھیں اور پھر فیصل آباد میں دورۂ حدیث شریف پڑھا۔

سوئے حجاز: آپ کے اساتذہ کے اسمائے گرامی؟

مفتی صاحب: حضرت شیخ الحدیث پاکستان شیخ الحدیث مولانا سردار احمد رضوی، حضرت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول رضوی، حضرت [illegible] سید ابوالبرکات سید احمد قادری اور حضرت مولانا سید محمد انور شاہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔

سوئے حجاز: طریقت میں آپ کی بیعت کس بزرگ طریقت سے ہے؟

مفتی صاحب: مجھے 1951ء میں فیصل آباد میں حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد

صاحب محدث اعظم پاکستان کے دست مبارک پر بیعت کا شرف نصیب ہوا۔

سوئے حجاز: آپ نے تدریس کا سلسلہ کب شروع فرمایا؟

مفتی صاحب: فراغت کے بعد میری تقرری [illegible] ہوئی۔ میں ادھر جانے کو تیار ہو رہا تھا کہ میرے استاذ محترم مولانا غلام رسول رضوی نے لاہور میں جامعہ نظامیہ رضویہ کی بنیاد رکھی اور حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو [illegible] کے لئے خط لکھا۔ حضرت نے وہ خط مجھے دے دیا اور [illegible] پوچھتے رہے کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ (اور یہی آپ کا انداز تھا) میرا جواب ہوتا کہ جو آپ کا حکم ہو میں حاضر ہوں۔ [illegible] حضرت فرماتے [illegible] لاہور میں [illegible] کے مطابق [illegible] تیسرے دن مجھے [illegible] کا فیصلہ [illegible] حضرت صاحب نے [illegible] کے ساتھ رخصت فرمایا۔ لاہور پہنچا [illegible] یہاں "گویا استاذ" کی (مولانا غلام رسول رضوی) اس مسجد ([illegible]) میں امام و خطیب بھی تھے۔ مجھے ملے اور [illegible] تشریف لے گئے [illegible] میں [illegible] مسجد میں پڑھتا رہا۔ [illegible] میرے استاذ تھے مجھے ان کے معمولات کا پتہ تھا۔ میں نے یہاں ایک [illegible] جب میں نے دو سال مکمل کر لئے تو تیسرے سال مجھے جامعہ کی طرف سے تیس روپے تنخواہ دی گئی۔

سوئے حجاز: جامعہ نظامیہ رضویہ کا بانی کون ہے اور اس کا اجراء کب ہوا؟

مفتی صاحب: میں اور میرے استاذ محترم مولانا غلام رسول رضوی جامعہ نظامیہ رضویہ کے بانی ہیں۔ اس کا اجراء 1956ء میں ہوا۔

سوئے حجاز: مولانا غلام رسول رضوی آج کل کہاں تشریف فرما ہیں؟

مفتی صاحب: 1962ء میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد استاذ الکل علامہ غلام رسول رضوی صاحب قبلہ فیصل آباد تشریف لے گئے اور یہ ادارہ میرے سپرد فرما دیا۔

سوئے حجاز: تنظیم المدارس کے معیار کی کیا وجہ ہے؟

مفتی صاحب: تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کے دینی مدارس اہل سنت (بریلوی مکتبہ فکر) کی واحد تنظیم ہے۔ جس کا بنیادی مقصد مدارس اہلسنت کو باہم مربوط رکھنا، انہیں یکساں نصاب تعلیم کا پابند بناتے ہوئے امتحانات کے ذریعے طلبہ میں تعلیمی فروغ کا رجحان پیدا کرنا ہے۔ جس سے عقل کے ساتھ دینی و تحقیقی کا رنگ رہا اور مختلف مقامات کے طلبہ بھی ایک ہی سائل سے آگاہی ہے۔

ویسے تو یہ تنظیم کی 1960ء میں قائم ہوئی مگر اسے فعال بنانے کے لئے 9 جون 1974ء کو اس کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔ الحمد للہ جب سے اب تک شب و روز مصروف عمل ہے۔ اس کا ایک مرکزی اور چار صوبائی دفاتر ہیں جبکہ شعبہ امتحانات الگ ہے۔ سند کا اجراء مرکزی دفتر سے ہوتا ہے۔ نصاب تعلیم تنظیم المدارس کی نصابی کمیٹی تیار کرتی ہے اور مجلس عاملہ اس کی منظوری دیتی ہے اور بعد ازاں ملحقہ مدارس میں لاگو کر دیا جاتا ہے۔

سوئے حجاز: تنظیم المدارس کے امتحانات کا نظام کیا ہے؟ اور اس کی سند کی کوئی اہمیت بھی ہے؟

مفتی صاحب: ہمارے ہاں امتحانات کے چھ مختلف درجات ہیں جن میں چار درجے یعنی درجہ عالیہ، درجہ عامہ، درجہ ثانویہ خاصہ اور درجہ ثانویہ عامہ طلبہ سے متعلق ہیں جبکہ دو درجات درجہ ثانویہ عامہ اور درجہ ثانویہ خاصہ طالبات کے لئے ہیں۔ پاکستان بھر کی تمام یونیورسٹیوں اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے تنظیم المدارس کی سند "الشهادة العالمية في العلوم العربية والإسلامية" کو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا ہے۔ یہ سند ہم درجہ عالیہ کا امتحان پاس کرنے والے طلبہ کو دیتے ہیں۔

سوئے حجاز: مختلف مدارس تنظیم المدارس کے ساتھ کیسے منسلک ہوتے ہیں؟

مفتی صاحب: کسی بھی مدرسے یا تعلیمی ادارے کو جب تنظیم المدارس کے ساتھ وابستہ

ہونا ہو تو وہ ادارہ مرکزی دفتر کو درخواست دے کر الحاق فارم حاصل کرتا ہے۔ اس فارم کے مندرجات کی تصدیق علاقہ کے کسی معتبر عالم دین سے کروا کر ہمیں بھجوا دیتا ہے۔ مرکزی دفتر ضروری کاروائی کے بعد اسے منسلک کر لیتا ہے۔

سوئے حجاز: کیا آپ تنظیم المدارس کے نصاب تعلیم سے مطمئن ہیں؟

مفتی صاحب: میں تنظیم المدارس کے نصاب تعلیم سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ میرے نزدیک اس کے ہوتے ہوئے عصری علوم کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔ درس نظامی کا مجموعی طور پر 20 سالہ نصاب ہے اور اس میں سب کچھ ہے۔ … کہ تمام علوم ہیں۔ جدید تعلیم کے حامی، مزدور، انجینئر اور طلباء سب جماعت کی پیداوار ہیں ان کا نظام تو بھی درست نہیں۔ جیسی ہم سسٹم نے پورے امتحانی نظام کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس کی اصلاح کے لئے اسلاف کے طریقے کو بنیاد بنانا ضروری ہے۔ جب تک ہم اسلاف کا … طریق کار واپس نہیں لائیں گے اس وقت تک استعداد اور قابلیت پیدا نہیں ہوگی۔

سوئے حجاز: آپ کا کیا خیال ہے کہ درس نظامی کے فاضل اساتذہ انگریزی پڑھے بغیر جدید معاشرے میں دلیل … تبلیغ کے سلسلہ میں کامیاب ہو جائیں گے؟

مفتی صاحب: میرے خیال میں جن طلبہ نے انگریزی معاشرے میں جا کر کام کرنا ہو انہیں انگریزی پڑھائی جائے۔ بلکہ وہ (انگریزی میں) عبور حاصل کریں۔ صرف انگریزی نہیں کوئی بھی زبان ہو سکھائی جانی چاہیے۔ … واضح رہے کہ انگریزی زبان ہے علم نہیں ہے۔ علم تو درس نظامی میں ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ صدر ایوب خان کے دور حکومت میں مصر سے جمال عبدالناصر … لاہور کے سالانہ جلسہ میں آئے انہیں انگریزی میں تقریر کرنے کو کہا گیا حالانکہ وہ کرنل تھے اور انہیں انگریزی آتی تھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ میں عربی النسل ہوں اور عربی میری زبان ہے۔ عربی ہی جنتی طبقے کی زبان ہے اس لئے میں عربی میں ہی تقریر کروں گا اور انہوں نے واقعی عربی میں ہی تقریر کی۔ بعد میں ترجمان سمجھاتا

رہا تو جمع کر کے سناتا رہا۔ یونیورسٹی کریٹ، انگریزی، انگریزی کا شور مچاتے ہیں درحقیقت میں انگریزی انہیں بھی نہیں آتی وہ تھوڑی بہت گٹ مٹ کر لیتے ہیں۔ بہرحال میرا موقف ہے کہ جہاں ضرورت ہو وہاں انگریزی پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوئے حجاز۔ تصنیف و تالیف کے حوالے سے آپ کی خدمات؟

مفتی صاحب۔ کیا خدمات ہیں میری؟ اللہ تعالیٰ کی تدریس اور جامعہ کے کام میں برکت ہے اور میرے لیے یہی کافی ہے۔ میں تو بس شب و روز اسی میں مصروف رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جو کر رہا ہوں یہ کس نے کیا؟ جامعہ نظامیہ ہے تنظیم المدارس ہے اور یہ فتاویٰ رضویہ کا کام ہے میری رہنمائی کے لیے تو فتاویٰ رضویہ کا کام ہی کافی ہے۔ تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں میرا شوق ہے کہ اپنے ساتھیوں کو آگے لاؤں۔ میری کئی کتب میرے ساتھیوں کے نام پر چھپ چکی ہیں۔

سوئے حجاز۔ آپ مرکزی زکوٰۃ کونسل میں کتنا عرصہ رہے اور آپ نے مسلک و مذہب کے لیے کیا خدمات سرانجام دیں؟

مفتی صاحب۔ میں چھ سال پنجاب زکوٰۃ کونسل اور چھ سال مرکزی زکوٰۃ کونسل کا رکن رہا اور وہاں جانے کا مقصد اہل سنت کے حقوق کو قائم رکھنا اور حاصل کرنا تھا۔ اسی مقصد کے لیے میں نے تنظیم المدارس کو فعال بنانے کا بیڑا اٹھایا۔ اس سے پہلے وفاق المدارس والے سب کچھ لے جاتے تھے۔ ہم نے بھٹو دور میں مولانا شاہ احمد نورانی صاحب (جو اس وقت قومی اسمبلی کے رکن تھے) کے ذریعے جدوجہد کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ بالآخر جنرل ضیاء الحق کے دور میں ہم نے باقاعدہ "جنگ" لڑی اپنے حقوق کے تحفظ کی۔ میں نے کوئٹہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر رشید احمد جالندھری اور پشاور یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر قاضی غلام مصطفیٰ پر مشتمل قائم کیے گئے بورڈ کے ساتھ مدارس عربیہ کی حیثیت پر گفتگو کی۔

بالآخر انہوں نے تسلیم کیا اور اپنی رپورٹ میں لکھا کہ درس نظامی کے طلبہ جامع العلوم

ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر ڈاکٹر محمد افضل کی رپورٹ بھی آگئی جو مدارس نظامیہ کے حق میں تھی اس پر جنرل ضیاء الحق نے درس نظامی کے فضلاء کو ایم اے کے مساوی قرار دیا۔

سوئے حجاز۔ آپ نے فتاویٰ رضویہ کی اشاعت کے لیے کیا کیا؟

مفتی صاحب۔ ہم نے 1988ء میں فتاویٰ رضویہ اور اس جیسی نادر و نایاب اور حجازی مسلسل کتب کی اشاعت کی غرض سے رضا فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔

ہمارا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جس سطح کے مفکر اور عالم تھے ہم مجموعی طور پر ان کے کلام کی گہرائی تک ہی نہیں پہنچ سکتے پھر آج صدی پر صدی پہلے کا طرز تحریر اور اسلوب تحریر بھی قدرے پرانا خیال کیا جاتا ہے۔ ہم نے اس کام میں تخریج، بعض جگہ ترجمہ و تشریح کا کام کر کے اس کو عام فہم بنانے کے لیے اور اس کام کو جدید انداز میں پیش کرنے کے لیے رضا فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔

ہم نے دو سال میں فتاویٰ رضویہ کی گیارہ جلدیں شائع کی ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں ہمارے طلبہ کا وظیفہ بھی ہے اور تربیت بھی۔ میں جب گزشتہ سال بیرون ممالک کے دورے پر گیا تو لندن میں معروف حسین شاہ کے ہاں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے پروفیسر بھی ایک تقریب میں جمع تھے انہوں نے فتاویٰ رضویہ کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور ان کے تاثرات یہ تھے کہ "فتاویٰ رضویہ" کی تو ایک ایک جلد پر پی ایچ ڈی ہو سکتی ہے۔ کیا یہ کام آپ کے اساتذہ کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں یہ کام ہمارے اساتذہ نہیں طلبہ کر رہے ہیں۔ اس سے ہمارے طلباء کی قابلیت بھی خوب آشکار ہو جاتی ہے۔

سوئے حجاز۔ آپ کے وسائل کے ذرائع کیا ہیں؟

مفتی صاحب۔ یہ تو پتہ مجھے بھی نہیں کہ ہمارے وسائل کہاں سے آتے ہیں۔ دراصل ہمارے ساتھی اور معاونین ہی میرے وسائل ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ خود توفیق دے دیتا ہے اور

ہمت بھی۔ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی بہانے سے بھیج دیتا ہے اور یہ تو ایک فطری بات ہے کہ جب دین کا کام صرف اللہ کی رضا کے لئے کریں گے تو وہ خود مدد و نصرت فرمائے گا۔ قانون قدرت ہے کہ میں کسی لمحہ کسی الحمد للہ مجھے اس سلسلہ میں کبھی پریشانی نہیں ہوئی۔ البتہ جب سر پر قرض چڑھ جائے تو فکر مند ہو جاتا ہوں۔

سوئے حجاز۔ فتاویٰ رضویہ کا کام کرنے والے حضرات کو آپ ان کے کام کی اجرت بھی ادا کرتے ہیں؟

مفتی صاحب۔ بعض ساتھیوں کو معمولی سا اعزازیہ پیش کیا جاتا ہے۔ اجرت ادا کرنا تو بس بات ہے ہمارے اتنے وسائل ہمارے پاس کہاں ہیں۔ ویسے ان کے کام کو میں خود وقتاً فوقتاً پڑھتا ہوں اور چیک کرتا ہوں۔

سوئے حجاز۔ مفتی محمد خان قادری صاحب کو فتاویٰ رضویہ کے کام کا اعزازیہ دیا جاتا ہے؟

مفتی صاحب۔ نہیں نہیں مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب بالکل اعزازی طور پر کام کرتے ہیں بڑے مخلص ساتھی ہیں ہمارے۔ ان کا تحقیقی کام معاشرے کی ضرورت ہے۔ عظیم خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ خدا ان کو اجر عظیم عطا کرے بڑے مختصر وقت میں انہوں نے عالمی دعوت اسلامیہ اور اب کاروان اسلام کے حوالے سے مصروف جہد ہیں۔

سوئے حجاز۔ آج کل ہمارے دینی مدارس میں خاطر خواہ کام نہیں ہو رہا ہے اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے کیا اقدام کرنا چاہیے؟

مفتی صاحب۔ اس میں جامعات کے سربراہ سکون سے مدارس میں بیٹھتے نہیں جس کی وجہ سے نتائج خراب نکلتے ہیں۔ معیار تعلیم گر جاتا ہے اگر اداروں کے سربراہ سکون سے اداروں میں بیٹھیں تو ادارے کامیاب ہوں گے اور معیار تعلیم بھی بلند ہوگا۔ جامعہ نظامیہ رضویہ میں طلبہ کی بھرپور حاضری اور معیار کی بہتری کا سبب یہی ہے کہ میں یہاں سردی گرمی دھوپ بارش میں

تک ذکر کرتا ہوں۔ اب شیخوپورہ میں مدرسہ کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے تو وہاں بھی ہفتہ میں صرف ایک دن یعنی جمعۃ المبارک کو وہاں جاتا ہوں۔

سوئے حجاز۔ دن بھر میں آپ کے معمولات کیا ہوتے ہیں؟

مفتی صاحب۔ دن بھر میں پانچ گھنٹے تدریس کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جامعہ کے جملہ معاملات کی نگرانی کرتا ہوں۔ لائبریری ہے تعمیرات ہیں۔ نشر و اشاعت کا شعبہ ہے۔ اس میں تقریباً پروف ریڈنگ اور اصلاح مسودہ میں خود کرتا ہوں اور درجنوں سینکڑوں استفتا بھی کرتا ہوں۔

سوئے حجاز۔ عصر حاضر میں علماء کا وقار کیوں ختم ہوتا جا رہا ہے اس کو کیسے بحال کیا جا سکتا ہے؟

مفتی صاحب۔ عصر حاضر میں علماء کا وقار ختم کرنا یہ بھی ایک سازش ہے۔ کون کہتا ہے کہ علماء کا وقار گر گیا ہے؟ آج بھی حکومت صدر مملکت، وزیراعظم، وزیراعلیٰ اور دیگر بڑے سب علماء سے خوف زدہ ہیں۔ وہ چل کر ہمارے پاس آتے ہیں ہماری عزت و تکریم کرتے ہیں اور یہ سب مجھ دین کی برکت سے ہے۔ ہم نے اپنا کردار پیش کیا ہے۔ ننکانہ کے لوگوں اور افسران سے پوچھئے کہ مفتی عبد القیوم ہزاروی کا کردار کیا ہے؟ کردار اہل علم کی آج بھی قدر ہے لوگ آج بھی مولانا عبد الحکیم کو قبلہ شرف صاحب کے نام سے پکارتے ہیں۔

سوئے حجاز۔ اہلسنت کے انتشار کے اسباب کیا ہیں اور ان کی وحدت کا راستہ کیا ہے؟

مفتی صاحب۔ اب نورانی صاحب اور ہزاروی صاحب بوڑھے ہو گئے ہیں اتحاد و اتفاق کے لئے کوئی نہیں مانتا ہم نے اتحاد کے لئے کوششیں کیں ہم اتحاد کے لئے مولانا عبد الستار خان نیازی کے پاس اسلام آباد گئے۔ وہ اور ہم اتحاد کرنے میں ناکام ہوئے۔ شاید اللہ اور اتحاد اہلسنت کے راہ کی رکاوٹ ہے

سوئے حجاز۔ جامعہ نظامیہ رضویہ میں طلباء اور اساتذہ کی کل تعداد کتنی ہے؟

مفتی صاحب۔ ہمارے ہاں لاہور میں 650 طلباء اور شیخوپورہ شاخ میں ساڑھے تین سو

طلبہ زیر تعلیم ہیں اور دونوں مقامات پر کل سٹاف 170 افراد پر مشتمل ہے۔

سوئے حجاز۔ آپ کے اساتذہ کی تنخواہیں بہت کم ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

مفتی صاحب۔ اساتذہ کی تنخواہیں اس لئے کم ہیں کہ ہمارے پاس وسائل تھوڑے ہیں اور ضرورت بہت زیادہ ہے البتہ جتنے وسائل ہمارے پاس ہوتے ہیں ہم خرچ کر دیتے ہیں بچا کے پاس کچھ نہیں رکھتے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے وسائل میں فراخی پیدا کرے تو ہم اساتذہ سمیت سارے سٹاف کی تنخواہیں بڑھا دیں۔

سوئے حجاز۔ مدرسہ سے فارغ ہونے والے اساتذہ کے مستقبل کے تحفظ کے حوالے سے جامعہ نظامیہ نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

مفتی صاحب۔ کوئی تحفظ نہیں اور کوئی منصوبہ بندی کی ہے۔ محض ادارہ ہی کے دور ہے اگر کسی کو کوئی مدد ہو جائے تو ہو جائے اس پر کوئی پابندی نہیں۔ ویسے علماء کے مستقبل کو کوئی خطرہ ہے کہ تحفظ دیں۔ عالم جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے اس کا عزت و احترام ہوتا ہے اس کی قدر بڑھتی ہے۔

سوئے حجاز۔ موجودہ خانقاہی نظام کے حوالے سے آپ کیا ارشاد فرمائیں گے؟

مفتی صاحب۔ خانقاہی نظام اب کہاں رہا اب تو ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ نا اہل لوگوں نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔

سوئے حجاز۔ اگر آپ شیخ طریقت بن جائیں تو؟

مفتی صاحب۔ میں کیوں شیخ طریقت؟ رسول اللہ ﷺ کے دین کی برکت سے جب بڑے بڑے سجادہ نشین اور مشائخ کرام میرے پاس آتے ہیں۔ اصل خانقاہی نظام تو یہی ہے جو میں چلا رہا ہوں۔ علم دین سے بڑا کون سا مشن ہو سکتا ہے اور اگر اس معنی میں دیکھو تو میں خود سجادہ نشین ہوں۔ اصل تصوف کا کام تو یہی ہے جو میں کر رہا ہوں۔ کسی جعلی کام کی مجھے حاجت ہے نہ ضرورت۔

سوئے حجاز۔ اہلسنت کے مختلف ادارے اس وقت جو چل رہے ہیں اور وہ اہلسنت کی

ملکیت ہیں، کسی ایک فرد یا خاندان کی ذاتی جاگیر نہیں، حزب الاحناف، دارالعلوم نعیمیہ جیسے مرکزی اداروں میں علم دین مفقود ہے ان کی بہتری کے لئے آپ نے یا تنظیم المدارس نے کیا لائحہ عمل مرتب کیا ہے؟

مفتی صاحب۔ تنظیم المدارس کسی بھی ادارے کے داخلی اور اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی۔ یہ متعلقہ انتظامیہ کا کام ہے کہ وہ پیسے مدرسہ کی تعلیم کاری کی تکمیل کرے اور اتنی جو دوری وہاں ختم کرے۔ یہ مسئلہ ہے کہ حکومت بھی ڈالو ہے اور عوام بھی سب کچھ حکومت پر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اب اگر حکومت ان اداروں کو اپنی تحویل میں لے بھی لے تو وہ انہیں اپنی آمدن کا ذریعہ بنائے گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ ان مدارس پر مخلص حضرات اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ان کے انتظام و انصرام سنبھالیں تاکہ ان اداروں کے اصل مقاصد کے لئے مصرف میں لایا جا سکے۔ اسی میں دین و ملت کی بھلائی کا راز مضمر ہے۔

سوئے حجاز۔ آپ کے ہاں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت کا کیا نظام ہے؟

مفتی صاحب۔ ہم جو کچھ پڑھاتے ہیں طلبہ کو اس پر عمل کی تلقین کرتے ہیں۔ بلکہ یہاں اساتذہ خود بھی اس پر عمل کرتے ہیں۔ اب معاشرے میں بے شمار برائیاں ہیں۔ ان کے خاتمے کے لئے تو پورے معاشرے کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ ورنہ صحیح عالم تو وہی ہے جو اپنے پڑھے علم پر قائم اور عامل ہے۔

سوئے حجاز۔ موجودہ ارباب اقتدار کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہ نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے سلسلے میں کیا کریں گے؟

مفتی صاحب۔ مخلص ہونا الگ ہے اور علم و عمل الگ۔ جاہل اخلاص سے بھی کام کرے تو نقصان ہوتا ہے۔ اگر حکمران مخلص ہوں بھی تو کیسے کام کریں گے۔ علماء انہیں ہدایت دیں تو یہ علماء کو اپنا راہنما سمجھیں پھر کام ہو جائے گا۔ اسلام میں اعلیٰ اختیاراتی مفتی اور نظامی اختیاراتی قاضی ہے۔ مفتی راہنمائی کرے اور قاضی قانون نافذ کرے۔

سوال نمبر ۔ نظام اسلام کے علاوہ کی رکاوٹیں کیا ہیں؟

مفتی صاحب ۔ علم اور جہالت کی ہر دور میں باہمی ٹکر رہی ہے۔ جہالت کو ختم کیا جائے یہی نظام اسلام کے راہ کی بڑی رکاوٹ ہے۔ جہالت ختم ہوگئی تو علم کا نور پھیلے گا اور نظام مصطفیٰ ﷺ از خود قائم ہوگا۔

سوال نمبر ۔ آپ کا پیغام قوم کے نام؟

مفتی صاحب ۔ بدقسمتی سے اس وقت پورے معاشرے کے تمام طبقات بے عملی اور بدعملی کا شکار ہیں اور دنیاوی حرص وہوس کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں انہیں فکر آخرت نہیں رہا۔ اب ضرورت ہے کہ ہر طبقہ اپنے فرائض منصبی کے سلسلہ میں ذمہ داری کا ثبوت دے تا کہ معاشرہ دوبارہ بحال ہو سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حج گروپ بندی اور ویزہ عمرہ کے لئے

حکومت پاکستان سعودی حکومت سے منظور شدہ لائسنس یافتہ کاروان (رجسٹرڈ) کے اعلان کے ساتھ

کاروانِ سعیدی

اوپن حج سکیم کی بکنگ جاری ہے

{نوٹ} رمضان شریف کے عمرہ گروپ کے لئے پاسپورٹ جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 اکتوبر ہے۔

المشتہر ۔ حافظ محمد اعجاز احمد سعیدی کاروان سعیدی حج و عمرہ سروس پاکستان

اک آفتابِ نور تھا وہ بھی چلا گیا
عشقِ نبی میں چور تھا وہ بھی چلا گیا

تحریر: غلام مصطفیٰ چوہدری ایم اے شرقپور

حضرت شیخ العلماء مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، آسمانِ علم وفضل کے ایک خورشید تاباں تھے جس کی ضوفشانیوں سے ہزاروں روشن ہوئے ہزاروں دلوں میں بیدار ہوئے۔ آپ نے علمی اور بین الاقوامی تناظر میں فروغ اسلام کی ایک سرگرم جماعت تیار فرمائی جو سیاسی، سماجی، معاشرتی، معاشی اور بالخصوص مذہبی میدانوں میں اسلام کا پرچم سربلند کئے ہوئے ہے اس وقت ہر روز علماء کرام ان کے روحانی علم کے ذریعے خود راہنمائی لیتے ہیں۔

اس عاجز کو ان کی زیارت سے تو الحمد للہ بارہا ان کی صحبت سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ آپ خلوص و للہیت کا مجسمہ تھے علم و ادب کا شہ پارہ تھے جلال وجمال کا حسین امتزاج تھے، ایسے ہی عظیم لوگ تاریخ میں اپنا نام ہمیشہ کے لئے محفوظ کر جاتے ہیں جو علم کے ایسے انمٹ نقوش ثبت کر جاتے ہیں جن کو دیکھ کر منزلوں کا تعین آسان ہو جاتا ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے علم وفضل کے اس شجر سایہ دار کی معرفت کے لئے اس کے ثمرات کو دیکھتے ہیں علماء کی ایک کہکشاں نظر آتی ہے، حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی حضرت مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی، حضرت مولانا محمد عطاء تابش قصوری، حضرت مولانا محمد شرف قادری اور بھی بہت سے جو ان شخصیت آپ کے خوشہ چین ہیں، کلمہ طیبہ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء، آپ نے ایک عہد ساز کارنامہ سرانجام دیا ہے دینی تعلیم کے فروغ کے لئے بہت سی درسگاہیں تعمیر فرمائی ہیں، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ آپ کی مساعی جمیلہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

عظیم شخصیت کی ایک یہ بھی نشانی ہوتی ہے کہ ان کی زندگی میں بہت سے لوگوں کو ان کے کام میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن ان کے جانے کے بعد کوئی ان کا مخالف نہیں ہوتا۔ یہی معاملہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ بھی ہوا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان ...... جانشینِ اعلیٰ حضرت

از قلم: مولانا محمد اکرام اللہ بٹ جلالپور جٹاں

عمر ہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

اس دور میں ہر کوئی ... رگوں کے خلاف ... بات کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے مگر کام ... لوگ خال خال ہی ... کا مصداق نظر آتا ہے۔ بے شمار مادی اور کھلاڑی ... اس دور میں ... تو بہت ملتے ہیں مگر مرد مومن ڈھونڈے نہیں ملتا۔ ایسا انسان مشکل سے ملتا ہے۔ سنت کی ... ایک ڈھونڈو تو ہزار ملتے ہیں مگر چار بوڑھوں میں ... سمندر میں غوطہ زن ہو کر ... کے مصداق خال خال ہی ملتے ہیں۔ سونے چاندی ... سے تو شاید ہر کوئی شہرت رکھتا ہے مگر ... میں نام ہوئی کوئی ... کرتا ہے۔ ظاہری شکل و صورت پر تو ہر کسی کی نگاہیں ... ہوتی ہیں مگر مومنانہ فراست سے ... نظر کسی کسی کی ہی ہوتی ہے۔ ان تمام اوصاف حمیدہ کو یکجا جمع کیا جائے تو جس شخصیت کی طرف توجہ اور دھیان جاتا ہے اور جو تصویر نظروں کے سامنے آتی ہے وہ حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ تعلیمات اعلیٰ حضرت کے آئینہ دار تھے۔

حسین چہرہ، خوبصورت داڑھی، اجلے کپڑے، سفید عمامہ، رنگ گورا، سنجیدگی و متانت کی تصویر، عاجزی و انکساری کا پیکر، علوم عقلیہ و نقلیہ کا ماہر، شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی زیست کے ۶۹ برس مکمل کر کے خالق حقیقی سے جا ملے۔

جو آیا ہے اس نے جانا ہے مگر بعض لوگوں کے جانے سے ہزاروں لاکھوں دل بے چین اور بے سکون ہو جاتے ہیں۔ ایسی عظیم الشان شخصیات میں سے ایک بلند مرتبہ ہستی مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے۔

مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی پوری زندگی دینی علوم کی ترویج و ترقی

میں بسر فرما دی۔ تیس سال کی عمر میں مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے اور زندگی کی آخری سانس تک پڑھنے پڑھانے میں ہی بسر کی۔ حتیٰ کہ دورہ حدیث کے مکمل اسباق پڑھا کر واصل بحق ہوئے۔ آپ مشن سے ... دلچسپی کے ... بڑے بڑے جلسوں اور اہم میٹنگوں میں بھی ... شدید بیماری میں جب کہا جاتا کہ ... آپ ... پرسوز مبلغ دین کی طرح جواب عنایت فرماتے کہ آرام کر ... زندگی ... زندگی کم اور کام زیادہ ہے ... زندگی میں زیادہ سے زیادہ کام کر جاؤں تاکہ اللہ و رسول کے دربار میں سرخروئی حاصل ہو۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ... میں انجمن اور تحریک ... تھے مگر انہوں نے اپنے تلامذہ کی صف میں ... شخصیات تیار کی ہیں کہ ... انجمن اور تحریک کی حیثیت سے جانی پہچانی جاتی ہیں۔

... پہاڑوں سے ... کی نگری میں رونق افروز ہونے والے محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب بصیرت ہونے کے ساتھ ... شخصیت کے مالک تھے۔ ایسے مرد درویش کے بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
یا بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی

کوئی کسی بھی ادارے سے آتا اس کو ... علماء، دانشور، صحافی، ادیب، مفکرین اور علماء کرام بھی آپ کی خدمت میں ... انداز میں حاضر ہوتے، مشورے لیتے، رہنمائی حاصل کرتے، مستفید ہوتے۔ مفتی صاحب سب کی سنتے، آپ ... بھی دیتے اور حکم بھی سناتے۔ جہاں ... لہجے کی ضرورت ہوتی وہاں کبھی کبھار مسکراتے ہوئے بھی کلام کرتے مگر سنجیدگی و متانت کو کسی لمحے بھی فراموش نہ کرتے۔ کھری اور سچی بات ڈنکے کی چوٹ پر کہتے۔ ایوان اقتدار سے تعلق رکھنے والوں کو اپنے اوپر مسلط ہونے نہ دیتے بلکہ ... پوچھا جاتے ... جرأت و بہادری سے کہتے ... صاحب ... آپ سے ... [illegible] کرتے۔

یہ بات دنیا پر عیاں ہے کہ آپ حکومتی عہدیداران سے ملنے کو عزیز نہیں بلکہ تکلیف دہ جان رکھتے تھے۔ بلکہ حق گوئی آپ کا طرۂ امتیاز رہا کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان کے مصداق تھے۔ زہد و تقویٰ میں معاصرین میں سب پر فائق نظر آتے۔ دنیا سے بے رغبتی اتنی کہ لوگ مال و دولت کے ڈھیر لے کر آتے مگر دیکھنا تو بڑی دور کی بات ہے آپ اس کی طرف نظر التفات بھی نہیں فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہم اپنے مربی و محسن قبلہ استاذی المکرم مفتی اعظم پاکستان ستارۂ امتیاز،

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رحمۃ اللہ علیہ

کی علمی، تنظیمی، ملی، دینی اور مذہبی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے فیض اور مرکز فیض کو تا قربِ قیامت جاری رکھے۔

اور جگر گوشہ مفتی اعظم پاکستان حضرت صاحبزادہ علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب ہزاروی اور دیگر صاحبزادگان کو صبر جمیل اور آپ کی امانتوں کا امین بنا کر آپ کا مشن جاری رکھنے کی توفیق خاص عطا فرمائے۔ (آمین)

منجانب: حافظ محمد اعجاز احمد سعیدی

بانی و ناظم اعلیٰ کاروانِ سعیدی رجسٹرڈ پاکستان
خطیب جامع مسجد خیر شاہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
مدرسہ 0458 210496　گھر 210141　موبائل 0300 5269910

مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ

کی خدمت میں

شعراء کا خراجِ عقیدت و محبت

منقبت

کچھ یادیں ، ..... کچھ باتیں

قاضی عبدالدائم دائم ہری پور ہزارہ

چھوڑ کے ہم کو مفتی صاحب چل دیئے یکدم ، ہا اللہ !
لے گئے خوشیاں ساری اور دے گئے لاکھوں غم ، ہا اللہ !

ڈھونڈ رہی ہیں ان کو نگاہیں ، گونج رہی ہیں سسکیاں ، آہیں
ڈوب رہی ہیں ہجر کے دکھ سے نبضیں پیہم ، ہا اللہ !

علم کے طالب آج تڑپے ہیں اور مدرس بھی غمگیں ہیں
بزم نظامیہ ٹوٹی ، بکھری ، درہم برہم ہا اللہ !

تدریس کی مسند خالی ہے ، تعلیم کا اللہ والی ہے
پڑھائے گا درس نظامی کا اب کون علم ، ہا اللہ !

مشہور ہوئے جو دنیا بھر میں "مفتی" اور "ہزاروی" سے
چل بسے آہ وہ فخر ہزارہ ، مفتی اعظم ، ہا اللہ !

آتا ہے سارا جہان نچ مردہ ہی کیا بلکہ مردہ
قول ہے برحق " موت العالِم موت العالَم " ہا اللہ !

کام فتاویٰ رضویہ کا اب کیسے چلے گا ، کیسے بڑھے گا
کون ہے ان جیسا اس کے اسرار کا محرم ، ہا اللہ !

سوگ میں ڈوبے ہوئے اہل خانہ اور سارے بیٹے ، پھر گھرانہ
دل ہیں شکستہ ، لب فریادی ، آنکھیں پُر نم ہا اللہ !

قاضی عابد اور شرف بھی ، صدیق سعیدی تابش بھی
ان کی جدائی سے ہیں اشک فشاں اور بے دم ہا اللہ !

آئی ندا " فردوس میں جلوہ گر و آباد ہیں مفتی صاحب "
۴ ۲ ۳ ۱ ۰
دائم کو یقین ہے لیکن غم نہیں ہوتا کم ، ہا اللہ !

☆☆☆☆☆☆☆

منقبت

صوفی محمد عطا تابش قصوری

علم و عمل کا ایک جو نگراں عبدالقیوم
ملت اسلامیہ کا پاسباں عبدالقیوم

اہل سنت کے امام و پیشوا و مقتدا
مفتی اعظم ، امیر کارواں عبدالقیوم

موت العالِم ، موت العالَم کی حقیقت ہے عیاں
آپ کے اٹھ جانے سے اے مہرباں عبدالقیوم

اہل سنت کے چمن میں تھیں بہاریں آپ سے
چھا گئی یک لخت اس پہ اب خزاں عبدالقیوم

اخلاص و آرزوئی کی گھڑی میں آپ کا
عطر مالا ہو ہر جانب ہر اک نقش عبدالقیوم

خادمانِ دینِ حق کی رہنمائی کے لئے
کارگر ہو آپ کی ہر داستاں عبدالقیوم

تھی جنازے پہ ترے رحمت کی بارش ہر طرف
اس کے ہیں شاہد بھی مہ و جہاں عبدالقیوم

جاتے جاتے اہل سنت کو اکٹھا کر دیا
واہ کیا تیری کرامت تھی عیاں عبدالقیوم

آپ کی سوچوں کا مرکز ، حسن تدبر کی مثال
جامعہ ، تنظیم ، مسجد ، گلستاں عبدالقیوم

تیری فرقت میں ہے ہر سنی کی آنکھیں اشکبار
رو رہے ہیں جامعہ کے طالباں عبدالقیوم

کون پوچھے غمزدوں کی داستاں اب دوستو
چل دیا جب غمزدوں کا مہرباں عبدالقیوم

کل تلک تھا جو دنیا تیرا وجہ سکوں
آج ہے تربت تیری ختم فغاں عبدالقیوم

چھوڑ کر تابش قصوری کو غم و آلام میں
خامشی سے چل دیئے سوئے جناں عبدالقیوم

ہدیہ عقیدت بحضور مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

(نتیجۂ فکر مرزا راحت محمود صاحب مشرف القادری، لاہور)

کیا کہوں میں ہائے کیا جاتا رہا
دلنوازی کا مہر و مہ جاتا رہا

مفتی اعظم ہمارے اٹھ گئے
علم سارا درس کا جاتا رہا

غم سے مضطر جگر گھائل ہو گیا
جب سے کر شمہ جاتا رہا

قوت ادراک و ہمت دی اب
ان کے جاتے ہی صبر جاتا رہا

سینہ کو جن کے دم پہ نور تھی
علم کا کوہ گراں جاتا رہا

نور علم ، لعل سے کے آنو تھی
وہ بے کے وہ اجلی ضیاء جاتا رہا

خوب پہنچا تھا کمال اوج پہ
دلکش نظروں سے مہ جاتا رہا

پاسبان مسلک احمد رضا
پاسبانی کر کے ہی جاتا رہا

محدث اعظم کو جن پہ ناز تھا
باشرع فکر رضا جاتا رہا

برکتیں پائیں ابوالبرکات سے
اس کے نام کو وہ گل جاتا رہا

شیخ رشد و ہدایت شیخ ،
مسند علمی رضا جاتا رہا

صبح تھا درس بخاری روز کا
شام کو وہ عمر کی جاتا رہا

مشغلہ درس تھا کل آج کا
تاجور تدریس کا جاتا رہا

مسند تدریس سونی ہو گئی
شیخ ما سوئے جناں جاتا رہا

تعمیر مسجد و دیں میں تھا زور
جس کے نام پاک سے جاتا رہا

خدمت دیں متین کی اس قدر
کر کے تعمیرات خوب جاتا رہا

ہاں صدارت اور نظامت کا مقام
اس کے بن ہو گا نہ وہ جاتا رہا

وہ جلالت اور وجاہت کا مقام
بانٹ کر اپنی چلا جاتا رہا

آج ہر دل غمزدہ ، مغموم ہے
کیونکہ سب کا مقتدا جاتا رہا

وہ شرف صدیوں کا جو کام تھا
چھوڑ دلوں میں کر کے وہ جاتا رہا

☆☆☆☆☆☆

ہدیہ عقیدت بحضور مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

سید [illegible] بخاری [illegible] جامعہ [illegible] لاہور

وہ عاشق رسول ولی نائب رضا
شیدائی و محبوب علی نائب رضا

کہتا ہے جس کو مفتی اعظم جہان یہ
تبلیغ دین جس سے چلی نائب رضا

تکلیف میں پکارا یا مرشد المدد
جب میں نے کہا پل میں ٹلی نائب رضا

انہی کا نام قریب ہے قریب ہے لکھا
ہر ایک بولتی ہے گلی نائب رضا

وہ کر گئے وصال نہیں مجھ کو یقین ہے
ہے آج بھی روشن وہ کئی نائب رضا

لاکھوں سلام ان پہ یونہی آئیں روز
کہ جن سے شب کفر اجلی نائب رضا

فقہ کے دھنوں میں وہ تو ایک امام ہیں
سونا ہیں وہ ہیرے کی ڈلی نائب رضا

اسے کہ قلی یہ حضرت عبد القیوم ہیں
مفتی اعظم اسم علی نائب رضا

☆☆☆☆☆☆

منقبت بحضور مفتی اعظم پاکستان

(محمد ثاقب افضل ثاقب) دلال کالونی گلبرگ تھری لاہور

ہر سو قبلہ مفتی صاحب جی کا شہرہ ہے
ان کی رحمت سے ہر دل پہ غم کا غلبہ ہے

محسن، عاشق حق کے حامی، باطل کے ماحی
ان کی سیرت میں اعلیٰ حضرت کا جلوہ ہے

حق سننا، حق کہنا سنت پہ قائم رہنا
یہ سردار و سید کے عاشق کا شیوہ ہے

دنیا کے ہر گوشے میں پہنچا ان کا فیضان
سبق سبق ان کے علم و فن کا چرچا ہے

جس نے ان کی صورت دیکھی وہ یہ کہتا ہے
ہنستا ہنستا نورانی نورانی چہرہ ہے

ان کی میت پہ رحمت کی برکھا برس رہی تھی
ثاقب ان کا مدفن جنت کا باغیچہ ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نذرانۂ عقیدت بحضور مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

محمد ظفر حسین الدین نورانی، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

شیخ رشد و ہدایت چلا گیا
علم و عرفان کا مرکز چلا گیا

جس کے نام سے زلزلہ تھا دیوبند میں
وہ میر کارواں چلا گیا

جس کے نام سے ہیبت تھی نجد میں
وہ سرمایۂ ملت چلا گیا

جس کے نام سے لرز اٹھتے تھے ایوان کفر
وہ صداقت کا پیکر چلا گیا

حق گوئی بے باکی میں تھا نہ جس کا ثانی
وہ حکیم مرد قلندر چلا گیا

جاری تھا جس کی زبان سے قیل و قال
وہ سلسلۂ تدریس کا شہسوار چلا گیا

فکر رضا سے فکر کو کر کے عام
پیکر عشق و محبت چلا گیا

جس کو کہتی تھی دنیا مفتی اعظم
وہ ہزاروں مفتی بنا کے چلا گیا

جس پہ ناز تھا اہل سنت کو ہر پل
وہ شیخ الاسلام و المسلمین چلا گیا

یقین آتا نہیں جس کی موت پہ [illegible]
وہ ساری قوم کو ویراں کر کے چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تو اب .... چلا گیا

طالب دعا: محمد ... رضا ... جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

پیکر علم و عمل مرکز نور صفاء
دین کو دے کر چلا وہ تو اب چلا گیا

وقت رخصت کر گیا چہرے پہ مسکراہٹیں
ہم کو وہ رلا گیا وہ تو اب چلا گیا

مٹا دیں اپنے فلسفیں جڑ کاٹ دی تھی ظلم کی
اٹھ گیا وہ علم دیں وہ تو اب چلا گیا

اس کا چرچا جاری تھا اس جہان سے
تا قیامت ہو کے زندہ وہ تو اب چلا گیا

عبدالقیوم نے پالا اک چمن علم دین کا
دے کے اس کا پھل ہمیں وہ تو اب چلا گیا

سب کو پڑھاتا ہے سبق جماعت اہل سنت کا
دے کر ہمیں صبر حسین وہ تو اب چلا گیا

اس کے غم میں آ گیا آنکھوں میں اک سیلاب
چھوڑ کر روتا ہمیں وہ تو اب چلا گیا

وہ میدان علم کا اک تھا عظیم شہسوار
پیکر فکر رضا وہ تو اب چلا گیا

میٹھی میٹھی سادگی تھی اس کے قول و فعل میں
پیکر شرم و حیاء وہ تو اب چلا گیا

لرزاں تھے اس کے نام سے گستاخ اور یہود و ہنود
شمشیر بے نیام تھا وہ تو اب چلا گیا

اس کے علم و عمل سے بحر و بر جہاں روشنی
کر کے جاری فیض احمد وہ تو اب چلا گیا

☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے

دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

علم کے بحر بے کنار تھے مفتی عبدالقیوم
مسند تدریس کے تاجدار تھے مفتی عبدالقیوم

ہر بدمذہبوں کے لئے ننگی تلوار تھے مفتی عبدالقیوم
گستاخوں کے لئے اک للکار تھے مفتی عبدالقیوم

دین حق کی بہار تھے مفتی عبدالقیوم
ہر اہلسنت کے لئے غمخوار تھے مفتی عبدالقیوم

مجسم فکر و کردار تھے مفتی عبدالقیوم
مالک حسن گفتار تھے مفتی عبدالقیوم

☆☆☆☆☆☆☆

ہدیہ عقیدت

بحضور قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ

از شہزاد شاہد مریدکے

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
سنیت کی دنیا آپ نے سنوار دی

گلشن نظامیہ کی جو آبیاری کی
جسے خزاں نہ آئے وہ بہار دی

عشق مصطفیٰ سے سیراب ہو کر
زندگی ساری اسی میں گزار دی

شمع علم سے ہر گھڑی آپ نے
خواب غفلت سے کیا بیدار کی

زندہ ہے زندہ رہے گا یونہی
چرچا ترا اور تیرے افکار بھی

قلب و نظر کو وہ سوز دیا
جگر میں سوچ فکر نکھار دی

بصیرت پہ تیری احسان مند ہے دنیا
مرد قلندر نے کیسی زندگی گزاری

شام و سحر درس حکیمانہ سے
ادارے ادارے کی قسمت پہ انوار بھی

کلکِ رضا کے لئے مسیحا ہوئے
عیاں کر دیئے پوشیدہ اسرار بھی

فیضان منتشر رہے شاہد کو بھی گیا
مہک بوٹی ہی جانے تیرے گلزار کی

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہدیہ عقیدت

نظم: محمد سلطان عظیم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

کیسے چھوڑ دنیا توں مفتی اعظم پاکستان
ہر کوئی سی روندا نالے روندا آسمان

کلکِ رضا نوں جاری جتاں رکھیا
ایہو جیا رضوی نہ کوئی دنیا تے نہ تکیا
خوش ہون دیکھ کے جنتوں احمد رضا خان
زندہ باد اے مفتی اعظم ، مفتی پاکستان

وقار جیہے ویکھیا وادی نظامی دا
اسٹ کے لکھن توں راہ ہے ناکامی دا
اکہتر سال منافقاں نوں رکھیا پریشان
زندہ باد اے مفتی اعظم ، مفتی پاکستان

اس نے مزاج وچ عشق سمجھائے گیا
چڑھیا جتاں اک وادی چانڈ کے مکھ چانڑے سن
ہوندا نہیں کی چمن ویلے کوئی پریشان
زندہ باد مفتی اعظم ، مفتی پاکستان

صدقے الصمد چڑھی اے سکھر الہ کی
سلطانی کرواں دیاں ہوئے تھوڑے بچے خاکی
زندہ باد اے مفتی اعظم ، مفتی پاکستان
زندہ باد اے مفتی اعظم ، مفتی پاکستان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت

ریاض احمد رضا نورانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

نائب محدث اعظم منورہ غزالی زماں
یادگار اعلیٰ حضرت مفتی اعظم پاکستان

دکھلا کر جوہر علم ہر کے حقیقت عیاں
لوگل دے اس جہاں سے مفتی اعظم پاکستان

اللہ اللہ ان کا وہ انداز تکلم
بن گئے سب کے امام مفتی اعظم پاکستان

اللہ اللہ ان کا وہ انداز تبسم
کر گئے سب کو گلستان مفتی اعظم پاکستان

ہنستا بستا رہے یونہی یہ گلشن نظامیہ
کر گئے جس کو آباد و شاد مفتی اعظم پاکستان

اللہ اللہ ان کا وہ انداز فراست
گل ہیں جتنے اسے مفتی اعظم پاکستان

گلشن سرور کے تھے باقی مانند چند پھول
ان میں سے ہو کے جنت چلے مفتی اعظم پاکستان

بس کر اسے ریاض تجھ سے ممکن نہیں ان کی مدح
تعریف کا اک جہان روشن کر گئے مفتی اعظم پاکستان

☆☆☆☆☆☆

داغ مفارقت مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ

از قلم محمد لطیف نورانی متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

آہ ! یہ کاروان حق چلے گئے
سپہ سالار احمد رضا چلے گئے

قاطع شرک و بدعت ماحی بد مذہباں
کر گئے سینوں کو روشن مفتی اعظم پاکستان

کانپتا تھا جس کے نام سے نجد کا ہر بد وہاں
چھوڑ گئے سطوت کے نشاں مفتی اعظم پاکستان

مرد ہے پاک نفس صاحب رعب و دبدبہ
پا گئے جلالت کے نشاں مفتی اعظم پاکستان

تدریس، تحقیق، تصنیف اور شہسوار ہر میداں
بنا کر چلے روشن مثال مفتی اعظم پاکستان

کیوں نہ کرے ہر کوئی بھلا آہ و فغاں
دے گئے داغ مفارقت مفتی اعظم پاکستان

آخر تھا جن کی رحلت پہ سایہ فگن ابھی آسمان
پا گئے رحمت کی امان مفتی اعظم پاکستان

خود جھوم کر جن کو فلک نے بھی کہا مرحبا مرحبا
جا ملے حضرت حق سے مفتی اعظم پاکستان

رہیں گے تا قیامت ان کے گلشن گل افشاں
جلا چلے کئی مشعلیں علم کی مفتی اعظم پاکستان

اللہ اللہ ان کا وہ انداز تدریس
دکھلا گئے جوہر تحقیق مفتی اعظم پاکستان

وصف شفقت تھا جن کا ہر سنی پر
وہ مثل مجسم مہر چلے گئے

غیر بھی ہیں معترف جن کے علم کے
بچھڑ کر ہم سے وہ سوئے جنت چلے گئے

آئے تھے مثل شاہین ایک آشیانہ بنا کر
ساری دنیا کو وہ چھاؤں کر کے چلے گئے

دعاء حقیقؔ ہے اللہ کرے ان درجات رب مصطفیٰ
جو داغ مفارقت دے کر سب کو چلے گئے

☆☆☆☆☆☆☆

ہدیہ عقیدت بحضور مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

محمد عثمان رضوی (بھوسے شاہ) جامعہ نظامیہ لاہور

سوگ منا رہا ہے زمانہ مفتی اعظم چلے گئے
جن کا آنکھیں کرتی تھیں دیدار وہ چلے گئے

کر کے نظامیہ کو ترقی اور عروج پہ گامزن
مفتی اعظم چلے گئے ، صاحب رضا چلے گئے

جن کی شہرت عام تھی چار سو
وہ بے مثل رہے مثالی چلے گئے

تھی سخا عالم کی کیفیت چار سو
وہ مرد حق مرد غازی شاہ مرداں چلے گئے

جن کے وصال پہ روتا تھا آسماں بھی زمیں بھی
جانشین محدث اعظم چلے گئے

عمر بھر وہ دشمنان مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ لڑتے رہے
طارق و خالد کی ادا ، ہم سے چلے گئے

وہ جلال رب کعبہ تھے اہل باطل کے لئے
وہ ثانی المصطفیٰ ﷺ ، ہم سے چلے گئے

کچھ شاعر سے ولی اے حقانؔ جن کا مقام
جامع دلیل راہبر ہم سے چلے گئے

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان

محمد رحمت الدین، متعلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

دین کی عظمت کے نشان مفتی اعظم پاکستان، مفتی اعظم پاکستان
رفعت دین کے پاسباں مفتی اعظم پاکستان مفتی اعظم پاکستان

علم رضا کیا بلند تو لے گا آسماں
اسی سے جلتا ہے شیطان، مفتی اعظم پاکستان، مفتی اعظم پاکستان

مخالف بھی تھے سے وقت کے شاہان
تھے باطل سلطانوں کے سلطان مفتی اعظم پاکستان مفتی اعظم پاکستان

تیرے دم سے قول حق تحریروں میں ہر آن
سے قوت و طاقت کے ایوان، مفتی اعظم پاکستان مفتی اعظم پاکستان

تا حشر باقی رہے تیرا علم و عرفان
[illegible] مفتی اعظم پاکستان مفتی اعظم پاکستان

رکھیں گے جاری مشن تیرا جامعہ کے جوان
محنت کا [illegible] مفتی اعظم پاکستان مفتی اعظم پاکستان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جو نہ کسی سے ڈر پایا وہ مفتی اعظم پاکستان

حافظ [illegible] قادر حیدری ([illegible]) جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

جس نے کرم سے خالق کے، ارض و سما کے مالک کے
جس کی عظمت کو بڑھایا وہ مفتی اعظم کہلایا

جب دین کا دشمن جس نے توڑا، حق کا دامن جس نے جوڑا
سارا باطل جس سے گھبرایا وہ مفتی اعظم کہلایا

جب بات تبسم کرتے ہیں، پھولوں کی طرح وہ کھلتے ہیں
چہرہ جس کا کھلایا وہ مفتی اعظم کہلایا

جس مجلس میں جاتے ہیں حق [illegible] بیان کرتے ہیں
جو کسی سے نہ ڈر پایا وہ مفتی اعظم کہلایا

رخسار منور چہرے ہیں وہ اور بہت پیارے ہیں
اچھا جس کا کہلایا وہ مفتی اعظم کہلایا

جامعات کا نام روشن کیا، نظامیہ رضویہ جس نے کام کیا
ان جیسا کوئی کام نہ کر پایا وہ مفتی اعظم کہلایا

[illegible] روشن نام کیا، ان کے فیض کو عام کیا
حیدری نے بھی ان سے فیض پایا وہ مفتی اعظم کہلایا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دینِ حق کو کر کے زندہ وہ چلے گئے

حافظ محمد عبدالرشید چشتی ضلع اٹک بسال شریف

مفتی مصطفیٰ [illegible]
ان سے کر کے وفا وہ چلے گئے

کر کے اک اک لمحہ قرآن بہر اسلام
دینِ حق کو کر کے زندہ وہ چلے گئے

وہ تھے [illegible] عظیم کی تفسیر
ہو کے غم دنیا سے آزاد وہ چلے گئے

وائے رخصت آنکھیں تھیں سب کی اشکبار
سب جھکے تیر شہ ہی کرتے چلے گئے

اہلسنت کے تھے وہ عظیم ترجماں
کر کے مذہب پہ جاں فدا وہ چلے گئے

دل رو رہا ہے اور آنکھیں پُرنم ہیں سب کی پُرنم
وہ پیکر خلق و وفا و جود و کرم چلے گئے

لو گئے وہ علم کے وہ عظیم گلستاں
کر کے کھڑا وطن کا فخر ہزاروں علماء چلے گئے

جس کے لئے تھا رب نے پیدا انہیں کیا
لٹا کے علم کی دولت بیش بہا چلے گئے

وہ صبر و قناعت علم و عمل کی مثال تھے
ہمیں بھی یہی سبق پڑھا کے چلے گئے

کروڑ رحمتیں ہوں ان کی مرقد پہ یا الٰہی
کر کے دعا مرقد پہ ہزاروں طلباء چلے گئے

صغیر و کبیر، امیر و غریب، چلے جائیں گے عنقریب
کون رہے گا دنیا میں جب سید الورٰی چلے گئے

ان کا ثانی نہ ہے کا ہمیں اس دنیا میں
دے گئے داغ مفارقت وہ کے جو اپنے چلے گئے

مجھے مشکلوں نے گھیرا کروں اب کہاں بسیرا
جن کے نام سے تھا نام میرا چھوڑ کے دنیا چلے گئے

کیونکر کروں میں ان کی مدح سرائی تحریر
کہ مفتی اعظم چلے گئے نائب رضا چلے گئے

آہ وہ شام کتنی دردناک تھی رقیمہ
جس شام کر کے وہ سب کوچا چلے گئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت

حافظ شفیق الرحمان جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

عالم فاضل مفتی دانا آکھن جہاں اوسے
خوش اخلاقی وچ چھدان ستی نالے کرن بیان اوسے

خلق اخلاق خلوص دا وچ اچیاں شاناں اوسے
کہو داری جھوٹے آ کے جد ملدے سا چاڑھے رنگ اوسے

جیہڑے سن اوصاف خدا نے سب توں سوہنے سنے اوہنے
سب توں وکھری تور انہاں دی چال سی جے تے نیں

اج اوہ وسیا کرزہ چہرہ نظر نہیں آوندا
اکھیاں نیر وگاون جیہڑے ملن نوں ہر دم سدا تاندا

دوست یار شاگرد پیارے اقربا بچے بھولوں [illegible]
شاید [illegible] کے [illegible] حضرت محمد [illegible]

[illegible]

☆☆☆☆☆☆☆☆

قبلہ مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

کا قدم مبارک [illegible] سعادت [illegible] آپ کا استقبال کرتی ہے۔

محمد حبیب [illegible] راوی روڈ لاہور

تاریخ وفات حسرت آیات حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

[illegible] مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور صدر تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ واسعۃ کاملۃ

۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۴ھ — ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء

[illegible]

☆	[illegible] عبد القیوم	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible] جامعہ نظامیہ	۱۴۲۴ھ
☆	صاحب [illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible] شہید	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	[illegible]	۱۴۲۴ھ
☆	پاک قلب اہل خلد	۱۴۲۴ھ

☆	کشتی دین اور مجلس بود	۱۴۲۳ھ
☆	تاریخ گنج علم	۱۴۲۳ھ
☆	بہار القرار رفت	۱۴۲۳ھ
☆	مطلع الحکیم	۱۴۲۳ھ
☆	آہ! مفتی ... رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ	۱۴۲۳ھ

☆	ذات اقدس ابو سعید محمد عبد القیوم ہزاروی	۲۰۰۳ء
☆	عالی شان مفتی اعظم	۲۰۰۳ء
☆	انتقال پُر ملال والی جامعہ نظامیہ	۲۰۰۳ء
☆	ذکر خیر محبوب سرمدی	۲۰۰۳ء
☆	عالم روزگار خورشید	۲۰۰۳ء
☆	چشمہ سعادت خورشید	۲۰۰۳ء
☆	خورشید عظمت دین و دنیا	۲۰۰۳ء
☆	الفراق مفتی ذی شان	۲۰۰۳ء
☆	تاریخ وصال عاشق صادق	۲۰۰۳ء

تاریخ لوح مزار و آستانہ مفتی محمد عبد القیوم علیہ الرحمۃ

☆	ہائے مبارک ابو سعید محمد عبد القیوم ہزاروی	۲۰۰۳ء
☆	دربار عالی وقار	۱۴۲۳ھ
☆	خانقاہ مبارک گوہر عالم	۱۴۲۳ھ
☆	روضہ عطیہ محمدی	۱۴۲۳ھ

☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ

مشائخ و علماء

اور

دانشوروں کی نظر میں

﴿تاثرات﴾

حروفِ غم

قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب مدظلہ العالی

صدر جمعیت علماء پاکستان و ورلڈ اسلامک مشن

[illegible] حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
[illegible]
[illegible] کے مالک تھے۔ مرحوم نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] کی علامت ایسے ہوتے تھے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] ملاقات ہوتی حضرت مولانا [illegible]
[illegible] کی خدمات [illegible]

اللہ تعالیٰ جل جلالہ [illegible] بارگاہ
میں حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے [illegible]
حضور پر نور ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائیں۔ ☆☆☆☆☆

صاحبزادہ حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ

صدر جماعت اہلسنت پاکستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
رحمۃ اللہ علیہ کا وصال اہل سنت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

حضرت مفتی صاحب سے ہم [illegible] ایسے وقت میں [illegible] جب ان کی
سرپرستی کی سب سے زیادہ [illegible] حضرت مفتی صاحب نے تنظیم
المدارس [illegible]
[illegible] حضرت مفتی صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] سب کے لئے ایک [illegible] ہے۔

آپ تنظیم المدارس [illegible] اہل سنت کے لئے جو قابل فخر ادارہ ہے اس کا سہرا حضرت
مفتی صاحب کے سر ہے [illegible] تنظیم المدارس [illegible]
[illegible] حضرت مفتی صاحب
کی سرپرستی تنظیم المدارس کو حاصل نہ ہوتی تو تنظیم المدارس اس مقام پر نہ ہوتی جہاں آج ہے اس
کے علمی کارنامے ان کی تصانیف [illegible] کے فتاویٰ اور ان کے تنظیم المدارس [illegible]

جامعہ نظامیہ کی جدید عمارت ان کی [illegible] خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت مفتی
صاحب کی وفات سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کا پر ہونا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے
اور انہیں [illegible] آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ پیر میاں عبدالخالق قادری

مرکزی امیر ..... مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

دارالعلوم نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ ہے اور حضرت مولانا علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اس کی روح رواں تھے۔ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی رحلت کی جانکاہ خبر نے بے حد پریشان کر دیا۔ ان کا فیض صرف اہل لاہور تک کے لئے ہی محدود نہ تھا بلکہ وہ تو پورے پاکستان کے چاروں صوبوں، شمالی اور قبائلی علاقہ جات، آزاد کشمیر بلکہ اس سے بھی آگے ساری دنیا میں جہاں بھی اردو بولنے اور سمجھنے والے لوگ موجود ہیں حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ، عقیدت مندان اور فیض یافتہ اہل علم میں سے کوئی نہ کوئی صاحب وہاں بھی خدمت دین متین میں مصروف عمل ہے۔

حضرت مفتی صاحب مصنف بھی تھے وہ کتابیں تصنیف کرتے تھے لیکن اس سے بھی بڑا کام جو انہوں نے کیا وہ افراد سازی کا کام ہے۔ مفتی صاحب نے رجال کار تیار فرما دیئے۔ جیتے جاگتے افراد نہیں بلکہ معاشرے کے لئے مفید اور کارآمد افراد کی کھیپ تیار فرمائی

جو خدمت دین اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار افراد ہیں۔ اس گئے گزرے دور میں صالح قیادت وقت کی اہم ضرورت ہے اگر تمام مدارس دینیہ مرحوم مفتی صاحب کے مدرسے میں افراد سازی پر توجہ دیں تو معاشرے میں نیکی کی قدروں کو اعلیٰ مقام ملے گا بدی کا خاتمہ ہوگا۔ اور اس پاک وطن میں ہم نظام مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں دیکھیں گے۔

"مجلہ النظامیہ" کو حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں شاندار اور مثالی نمبر شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پورے وثوق سے سمجھتا ہوں کہ یہ بھی حضرت مفتی صاحب مرحوم کی تربیت کا اثر ہے کہ ان کے تلامذہ نے ان کی رحلت کے بعد یہ شاندار اور اہم کام کرنے کا مصمم ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کی بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

پیر طریقت سید محمد مظہر قیوم شاہ، سجادہ نشین کھکھی شریف

حضرت مفتی صاحب کے وصال مبارک کی خبر سن کر گراں گزرا۔ کل نفس ذائقۃ الموت کے تحت ہر ایک نے جانا ہے۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ ایک انجمن اور ایک جماعت کا نام تھا ان کی خدمات عالیہ اہل سنت وجماعت کیلئے بڑی خدمات ہیں، جامعہ نظامیہ، تنظیم المدارس، دیگر جماعت اہلسنت پر ان کے احسان عظیم ہیں۔ حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ کی مشن کے مکمل مبلغ تھے اللہ تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی، ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

آج جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں استاذ العلماء مفتی اعظم مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کی محفل میں حاضری ہوئی حضرت مفتی اعظم پاکستان مرحوم اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علمی حلقوں میں ان کے انتقال کے صدمہ کی شدت کو برسوں محسوس کیا جائے گا۔ اہلسنت وجماعت کے مدارس کو مربوط کرنے، امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے فتاوی مبارکہ کی تسہیل، تخریج اور ترتیب، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور شیخوپورہ کا تعلیمی نظام اور تعمیری سلسلہ عظیم الشان کام مفتی صاحب مرحوم کے عظیم کارنامے ہیں۔ ان کارناموں میں سے ہر ایک ان کے لئے ذریعہ نجات ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے اخلاف کو ان کے دینی کاموں کو اسی نہج پر آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

حضرت العلامہ مفتی اعظم پاکستان محمد عبدالقیوم ہزاروی [illegible] کا وصال ملت اسلامیہ کا ایک عظیم نقصان ہے۔ [illegible] الفاظ میں [illegible] مفتی صاحب کے انتقال سے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ محمد نور الحق قادری ممبر قومی اسمبلی، لنڈی کوتل

حضرت مخدوم [illegible] اہلسنت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحہ ارتحال تمام اہل کلمہ مسلمانوں کو سوگوار کر دیا ہے۔

مرحوم کی خدمات [illegible] ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی [illegible]

خدمات علمیہ [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مرحوم [illegible] ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ سید شاہ تراب الحق شاہ قادری کراچی

آج جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت مرحوم کے صاحبزادگان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ کی اہل سنت کے لئے بے شمار خدمات ہیں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ میں تدریس بے مثال اور خصوصاً فتاویٰ رضویہ شائع جلدوں کی تدوین آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے آپ کی تمام خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی جمیل احمد نعیمی، کراچی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ تصوف، درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں کمال رکھتے تھے، بالخصوص علم و طلبہ کی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دیا کرتے تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے صدقے مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆

دكتور خالق داد ملک جامعة بنجاب بلاهور

لقد افتقد امام اهل السنة المفتي المحقق عبدالقيوم هزاروي عليه الرحمة جوار رحمته فإنا لله وإنا إليه راجعون. كان رحمه الله علما من العلماء الأعلام العظام الذين قلّما يجود بهم الزمان وقد كرّس حياته للعلم وخدمة دين النبي ﷺ ومن لم يبذل قصارى جهوده لاستعادة مجد اهل السنة الماضي المجيد وله مساعي مشكورة وجهود جميلة لتوحيد كلمة أهل السنة وتطوير مناهجهم الدراسية وفي تنظيم المدارس الدينية، فجزاه الله عن أهل السنة خيراً ورفع درجاته وأسكنه بجوار رحمته في فراديس الجنة.

☆☆☆☆☆☆☆

الشيخ محمد الياس الرضوى الأشرفي جامعة نصرة العلوم كراتشي

الحمد لله الرحمن والصلوة والسلام على سيد الانس والجان وعلى آله وصحبه مصاحب القرآن وبعد [illegible] فقال نعم فلاشئ على وجه الارض باقٍ ولا وزر [illegible] الله وإنا توفي استاذ العلماء المفتي محمد عبدالقيوم هزاروي عليه رحمة الرحمن كان محمدنا فقيه بن بارع في كل العلوم والفنون

ولكن الآن هو المولى المكنون

الحمد لله على ذلك أن الوارثة الصلحاء تنور أكناف العالم بصورة تلاميذه ادعو الله تعالى أن يغفر له بالمغفرة الواسعة ويرفع درجته في مقام الرحمة ووفق علماء أهل السنة والجماعة آمين يا رب العالمين بجاه سيد المرسلين

☆☆☆☆☆☆☆

دکتور حامد اشرف همدانی، جامعه پنجاب بلاهور

إن الشيخ مصطفى عبد القيوم الهزاروي كان مثلاً في العلم والتعليم وفي إشاعة العلوم الدينية فرحمه الله رحمة واسعة

☆☆☆☆☆☆☆

الشيخ ضياء المصطفى القصوري، مدرس جامعه نظاميه

موت العالِم موت العالَم

إنه أمضى طول حياته في خدمة نشر تعاليم الكتاب والسنة فجزاه الله تعالى أحسن جزاء ورحمه الله تعالى وغفر له وأسكنه في فسيح جناته آمين بجاه سيد المرسلين ﷺ

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد جان نعیمی مدظلہ، جامعہ مجددیہ نعیمیہ ملیر کراچی

قال النبي ﷺ لله ما أعطى وله ما أخذ وعنده أجل مسمى

آج کا دن عالم اسلام کے لیے بہت ہی افسوسناک اور پریشان کن ہے کہ حضرت استاذ العلماء عمدۃ اہل سنت حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سانحہ ارتحال یقیناً عظیم سانحہ ہے۔

حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات دینی اور مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کی اشاعت و تبلیغ کے لئے کاوشیں یہ اہل حق کا خاصہ تھا جو قدرت نے رب العالمین جل جلالہ نے ان سے یہ کام لیا حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت و جماعت کی جان اور پہچان تھے وہ کیسے محسن تھے وہ آج بھی ہیں، اہل سنت حضرت مفتی صاحب قدس سرہ العزیز کی زندگی کو یاد رکھیں گے۔

اللہ رب العالمین بطفیل حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مفتی صاحب کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔ اور ان کی خدمات کو اہل سنت و جماعت کی ترقی اور اتحاد کا سبب بنائے۔ آمین

اس غم میں جامعہ نظامیہ رضویہ کے تمام اساتذہ اور طلباء کرام برابر کے شریک ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

مناظر اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد، فیصل آباد

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ کا انتقال عالم اسلام کے لئے بہت عظیم سانحہ ہے۔ حضرت مفتی صاحب نے اپنی پوری زندگی جس خلوص اور محنت کے ساتھ مدرسہ میں جس طرح کی ہے اس نے خدمات ملکی، ملی اور دینی ہیں۔ علوم اسلامیہ کی اشاعت، مدارس کا قیام اور اس کے لئے محنت ان کا اوڑھنا اور بچھونا تھا۔

ہمیشہ ان کی گفتگو میں موضوع ہوتا کہ جب کسی عالم دین کو اچھی طرح دین کا کام کرتے دیکھتے تو بہت خوش ہوتے اور اگر کسی کی کاہلی اور سستی دیکھتے تو سرزنش کرتے اور اس بارے میں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے لگائے ہوئے پودوں کو ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے اور ان کے صدقات جاریہ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ جاری رکھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سید وجاہت رسول قادری صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ رحمت واسعہ کی ذات گرامی عصر حاضر میں ایک چراغ کی سی تھی جنہوں نے اس دور ابتلا میں علمائے سلف کے کردار کی جھلک دکھائی اور ان بزرگوں کی یاد تازہ کر دی انہوں نے جذبہ عشق صادق کے ساتھ علم نافع کے جو دیئے روشن کئے وہ ان شاء اللہ تا صبح قیامت ان سے قائم کردہ دارالعلوم سے علم وحکمت کے چراغ سے چراغ جلتے رہیں گے۔

ان کا دوسرا کارنامہ فتاویٰ رضویہ کی ۳۰ جلدوں میں اشاعت ہے جو تا قیامت اہلسنت پر بہت بڑا احسان ہے جس سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمہ سے عقیدت ومحبت کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پاک پر تا حشر رحمت ورضوان کی بارش فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری آستانہ عالیہ شرقپور شریف

مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ کا وصال فرمانا اہلسنت کے لئے عظیم خلا پیدا ہو گیا ہے جو تادیر پورا نہیں ہو گا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

میاں سعید احمد شرقپوری سابق ایم۔پی۔اے

مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی منفرد شان، ممتاز اعلیٰ ترین دانشور اور گہری سیاسی بصیرت بھی رکھتے تھے۔ مفتی عبدالقیوم نے علم دین پھیلا کر حضور کی سنت پر عمل کیا انہیں اللہ رب سے بڑی محبت تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی، ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ لاہور

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کی

ایک عظیم شخصیت تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی مستحکم علوم دینیہ اور مسلمانوں کی ترویج واشاعت میں بسر کی اور یہ ثابت کیا کہ دور حاضر میں بھی اپنے سچے جذبے کے ساتھ خلوص وللہیت کے ساتھ حضور اکرم نور مجسم رحمت کونین ومکان کی سنت پر عمل پیرا ہو کر دین اسلام کی خدمت کرنا چاہے تو نہ صرف خالق کائنات اسے ظاہری سہولت فرماتا ہے بلکہ اس کو بہترین رفقاء اور ساتھی بھی عطا فرماتا ہے جو اس کے مشن کو جاری وساری رکھتے ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ خالق کائنات نے علماء کی شکل میں آپ کو بہترین رفیق عطا فرمائے ہیں جو آپ کی لگائے ہوئے گلستان وچمنستان علم "جامعہ نظامیہ رضویہ" کی مسلسل آبیاری کرتے رہیں گے بلکہ اس ادارے کے قیام وشعبہ جات کو عروج پر پہنچا کر مفتی اعظم محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ آپ کی زندگی جہد مسلسل اور سعی پیہم کی جیتی جاگتی تصویر تھی، جو قوم وملت اور محققین کے لئے باعث تقلید ہے۔

خالق رحمن سے دعا ہے حضور اکرم ﷺ کے صدقہ جلیلہ وسیلہ سے ہم کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ ریاض الحسن قادری (دربار حضرت سلطان باہو)

علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ جید جید علماء کے استاد، کئی مشائخ کے استاد پاکستان کے ایک بہت ہی بڑے جامعہ کی خدمت ساری زندگی کے کردار وعمل کا ایک پیکر تھے۔ ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے دنیا میں اچھائی اور شعور کے سارے راستے ملتے ہیں دین کی تمام زندگی خدمت کرتے رہے۔ اس دور کے بہت بڑے حق گو صاحب کردار عالم دین تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ سلف کے ولی کامل تھے۔

آپ نے علامہ مفتی عبدالحکیم شرف جیسے باکردار عالم دین تیار کئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

حاجی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی (گوجرانوالہ)

قبلہ محترم استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ جو میرے ... حضرت مرحوم کا وجود بہت قیمتی اور بہت بابرکت وجود تھا۔ مولیٰ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کی خدمات جلیلہ کی بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کا بہترین جانشین عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

خواجہ سعد رفیق (ممبر قومی اسمبلی)

جناب مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ مرحوم و مغفور نامور دینی شخصیت اور دین کی شمع فروزاں تھے۔ ان کے گزر جانے سے رشد و ہدایت کا ایک باب ختم ہوا۔

خدائے بزرگ و برتر ان کے درجات کو مزید بلند فرمائے۔ ہمیں ان کے نقش پا پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

سید فاروق شاہ سیالوی، ادارہ فقہ الاسلام (برمنگھم UK)

قبلہ محترم حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا رحلت فرما جانا دنیائے اسلام کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ علوم دین متین کی تعلیم و اشاعت میں حضرت کی کاوشیں امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم منفعت تھی۔ اللہ کریم اپنے محبوب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت مفتی صاحب کو اعلیٰ مرتبت عطا فرمائے، آپ کے قرب خاص سے نوازے اور دنیائے اہلسنت کو اس سانحہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

نور محمد جرالی (امریکہ)

ہمارے ہاں کی مقتدر شخصیت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی کی ذات ماضی اور حال کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتی تھی۔ آپ اسلاف کی زندہ روایت کے امین تھے۔ دینی حلقوں میں ان کی تعلیمات کی ترویج کے لئے آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ صرف ہوا۔ ان کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا مدتوں پورا نہیں ہو سکے گا۔ اللہ رب العزت ان کے تعلیمی منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

محمد ظفر اللہ شاہ نائب صدر حضرت سلطان باہو ٹرسٹ برطانیہ

دنیائے اہلسنت کے مربی و محسن، استاذ العلماء، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ ایک بے مثال شخصیت تھے۔ علمی، تدریسی، تحقیقی، تنظیمی غرض ہر میدان میں آپ نے اہلسنت کی سرپرستی کی۔ جامعہ نظامیہ رضویہ آپ کی کاوشوں کا شاہکار ہے۔ اہلسنت کا ناقابل تلافی نقصان ہے کہ آج اہلسنت یتیم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

محمد اکرم رضوی، شفیق حسین بخاری سیکرٹری زکوٰۃ و عشر پنجاب، لاہور

اخلاق احمد تارڑ سیکرٹری اوقاف۔ قیصر امین بٹ ایم پی اے

مفتی اعظم مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی علمی حلقوں کا گراں قدر اثاثہ تھے۔ آج وہ ہم میں نہیں مگر ان کے لگائے ہوئے بے شمار پودے تناور درخت بن چکے ہیں۔ اور یہ عمل مزید جاری ہے۔ چراغ سے چراغ جلتا ہے، علم کا نور پھیلتا ہے اور مفتی صاحب کا نام روشن رہے گا۔ ان شاء اللہ

میاں خالد حبیب الٰہی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، بشیر سیشن 2 ٹرنر روڈ لاہور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ملت اسلامیہ خصوصاً دینی علوم کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ حضرت مفتی اعظم باعمل اور باکردار عالم دین تھے انہوں نے تحریک ختم نبوت، تحریک نظام مصطفیٰ، تحریک تحفظ ناموس رسالت اور دیگر عوام کے ساتھ یکجہتی اور مرکزی ... خلاف شریعت کے خلاف ... قائدانہ کردار ادا کیا۔

حضرت مفتی اعظم اتحاد اہلسنت کے زبردست داعی تھے اور جامعہ ... میں اس سلسلہ میں سرگرم عمل بھی تھے۔ حضرت مفتی اعظم نے دینی تعلیم کے میدان میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں اور متعدد مساجد کے علاوہ عظیم الشان ادارے جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے قائم کئے اور ان اداروں کو منظم کر کے ... سال گزر گئے ہیں۔ انہوں نے سب مدارس کے عالم میں ... اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور رحمت عالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظر کرم سے تعلیمی میدان میں اہلسنت کا نام روشن ہوا۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ بزرگان دین کا تصرف بعد از وصال بھی جاری رہتا ہے تو کیا ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

اب جامعہ نظامیہ رضویہ کی انتظامیہ کے لئے کڑا امتحان ہے کہ وہ حضرت کے تعلیمی معیار کو قائم رکھتے ہوئے ان کے قائم کردہ اداروں کو ترقی دے کر صحیح ان کے مشن کو جاری رکھیں۔

سواد اعظم اہلسنت نے قبلہ مفتی صاحب کی صلاحیتوں اور خدمات کے اعتراف میں ان کو جماعت اہلسنت کی سپریم کونسل اور تنظیم المدارس کا چیئرمین منتخب کیا جو کہ آپ تاحیات رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے اداروں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عباس قادری سربراہ سنی تحریک

حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی نے اہلسنت میں ایک تنظیمی سوچ اور فکر عطا فرمائی۔ ان کے نقش قدم پر چلنا اہلسنت کو درپیش مسائل کا حل ہے جنہوں نے تعلیم شریعت وطریقت اور تعلیم کے میدان میں عملی جدوجہد میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ان کی رحلت اہلسنت کا عظیم نقصان ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حاجی محمد حنیف طیب صدر نظام مصطفیٰ پارٹی

مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی سربراہ تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے وصال پر جو صدمہ ہوا وہ ... ناقابل فراموش ہے ... کی اہلسنت ... عظیم شخصیت

☆ تنظیم المدارس اہلسنت جیسی عظیم تنظیم کو اصولوں سے چلائے۔

☆ جس نے فتاویٰ رضویہ پر علماء کے مشورے سے مکمل کام کر کے اس کو بہت خوبصورت انداز میں وقت کی ضرورت کے مطابق شائع کرائے۔

☆ جو ہر کارکن کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرے۔

☆ جس نے ادارے قائم کرنے کی بہترین مثال قائم کی۔

اس کی یادگار ہمیشہ باقی رہے گی۔

اس درویش نے سرکاری حلقوں میں اہلسنت کی نمائندگی کی لیکن کبھی اہل سنت کی شان پر حرف نہیں آنے دیا۔ کبھی سرکاری مراعات پر نظر نہیں رکھی بلکہ ہمیشہ اپنا موقف پوری جرأت سے پیش کیا۔ انجمن طلباء اسلام پاکستان کے قیام کے سلسلے میں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی۔

اسلام آباد میں تنظیم المدارس اہلسنت کے دفتر کے قیام کے لئے جب آپ وزارت

میں مجھے ملی ہوئی تھی جو سرکاری کوٹھی میں تشریف لے گئے تو مجھے کام کی بہت بڑی محبت سے بھی الحمد للہ وہاں کے دفتر کے لئے مناسب جگہ کا انتظام ہو گیا۔

بہر حال، اب ان کے شاگردوں اور وابستگان سے یہ ہی توقع ہے کہ بھرپور ذمہ داری ہے کہ وہ حضرت کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کام کریں۔

موت اس کی ہے جس کا کرے زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

☆☆☆☆☆☆

میاں سلیم اللہ اویسی اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحقیق و مطبوعات علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد لاہور

استاذی المکرم قبلہ مفتی اعظم، عالم اسلام کی شخصیت ایک ایسے سایہ دار شجر کی حیثیت رکھتی تھی جو کہ اپنی خوشبو محبت اور ثمر آفرین میں ... تھی۔ علم و عمل اور اخلاص و وفا کا پیکر مجسم اور اسلاف کا زندہ و تابندہ نمونہ تھا۔

دعا ہے کہ رب العزت ان کے روحانی و علمی فیوض و برکات کا تسلسل عالم اسلام کے لئے بالعموم اور مسلک اہلسنت کے لئے بالخصوص قائم و دائم فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆

محمد خالد حسن مجددی ۔ گوجرانوالہ

آفتاب علم و عرفان آج غروب ہو گیا جس کی ضو سے بے شمار لوگ مستفید ہوئے آپ اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی سنت ادا کرتے ہوئے تہجد ادا ... ہو گئے۔ تا دیر اہل علم میں یاد رہیں گے۔ اللہ کریم ان کی قبر پر انوار فرمائے ... مع الصالحین۔

☆☆☆☆☆☆☆

سید مصطفیٰ اشرف رضوی ناظم مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور

حضرت مفتی اعظم پاکستان محمد عبد القیوم ہزاروی اسلام کے عظیم مفسر اور محدث تھے ان کی وفات کو تا قیامت عالم اسلام کو محسوس کیا جاتا رہے گا۔ وہ مفتی اعظم علامہ ابو البرکات رحمہ اللہ اور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب رحمہ اللہ کے نامور شاگرد تھے۔ ان کی اچانک رحلت اہلسنت کے لئے عظیم نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت صاحبزادہ سید محمد حسن شاہ گیلانی سجادہ نشین چک ... شریف گجرات

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب ایک عظیم عالم دین ہی نہیں بلکہ روحانیت کا سرچشمہ تھے۔ تمام عمر دین اور تقویٰ سے گزاری۔ اللہ کریم ان سے لگائے ہوئے جامعہ نظامیہ رضویہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

پیر آصف علی گیلانی سجادہ نشین شاہ مقیم

مفتی صاحب کی رحلت عالم اسلام کے لئے بڑا دکھ ہے۔ ... کہ مفتی صاحب کی وفات ایک دکھ اور افسوس کے ساتھ ... بہا سرمایہ چھوڑ گیا ہے جو ہمیشہ ملت اسلامیہ کا سرمایہ رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی غلام فرید ہزاروی، ممبر صوبائی اسمبلی گوجرانوالہ

بندہ ناچیز غلام فرید ہزاروی بڑی دیر سے حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب کو جانتا ہے۔ آپ کے پاس نظامیہ میں برادر حضرت علامہ محمد شریف صاحب تعلیم حاصل کرتے تھے، بندہ اس وقت جامعہ نعیمیہ میں استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی صاحب مرحوم کے پاس پڑھتا تھا مگر کبھی کبھی بھائی سے ملنے جامعہ نظامیہ رضویہ جانے کا موقع

ملا تو حضرت کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا۔ بڑے پڑھے کے علاوہ تھے، باکردار باعمل علماء میں سے تھے۔ مسلک کا درد سینے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، خلوص و اخلاص نمونہ تھے۔ اپنے دور میں اپنی مثال آپ تھے۔ اللہ تعالیٰ جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے۔ قبر کو [illegible] فرمائے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ [illegible] مشکل [illegible] امر [illegible] لواحقین اقارب کو صبر جمیل [illegible] عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین [illegible] الکریم ﷺ [illegible]

☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عارف نوری، سبزہ زار لاہور

استاذ العلماء والفضلاء فخر المحدثین سند المفسرین مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی نور اللہ مرقدہ [illegible] مولانا جامی کی روح [illegible] تھی۔ انہوں نے خدمات دین متین کا حق ادا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور علماء اہلسنت کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

محمد رفیق نوشاہی، صدر پنجاب [illegible] ایسوسی ایشن لاہور

آپ مفتی اعظم پاکستان مفتی عبد القیوم ہزاروی صاحب ایک اچھی نیک دینی اور مشہور مفتی، مدرس، محدث، محقق اور عالم دین ہونے کے علاوہ پارسا، کم گو، نیک سیرت اور باکمال بزرگ شخصیت تھے۔ اللہ رب العزت ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆

قاری سید صداقت علی شاہ، لاہور

آج دنیائے اسلام بالعموم اور مسلک اہل سنت بالخصوص جس صدمے سے دوچار ہے وہ سب پر آشکار ہے۔ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ ہم سب کو چھوڑ کر اس دار فانی سے چلے گئے۔ مفتی صاحب بلاشک وشبہ تحفظ [illegible] اور اتحاد اہل سنت کے داعی [illegible] مقام [illegible] مشن میں لگا دی [illegible] ہماری پاس [illegible] تو اس طرح کا شیرازہ مسلک اہل سنت کا بکھرا ہوا ہے وہ بھی نہ ہوتا مگر [illegible] پہلے وہ خود [illegible] مسلک اہل سنت کی ضروریات بھی [illegible] گئے اور مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مفتی صاحب کے [illegible] کے تصدق سے اتحاد کی دولت سے سرفراز فرمائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد شفیع گولڑوی القادری، سیالکوٹ

رحلت حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] احساس کا مجموعہ تھی۔ مسلک اہلسنت وجماعت کے آپ سرپرست تھے، جرأت وشجاعت کے پیکر تھے [illegible] کے سر پر کلمہ حق کہنا ان کی عظیم [illegible] صفت تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ نے ہمارے مسلک کو [illegible] تنظیم المدارس کے قیام اور اس کی بقاء کے لئے آپ نے انتھک کوشش فرمائی۔ منصب نظامت پر سالہا سال کام کیا اور آخر میں اپنی قائم کردہ تنظیم کو صدارت کا اعزاز بخشا۔ تدریس، تقریر، تحریر، ہر میدان میں آپ نے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے۔

ماضی قریب میں آپ نے حکومت کے ساتھ مذاکرات میں نہایت جرأت اور پوری قوت وشدت سے بات کی۔ باطل پرست لوگوں پر [illegible] کیے اور حکومت کو باور کرایا اور ثابت فرمایا کہ یہی لوگ فسادی ہیں ہم نے تو ہمیشہ امن وآشتی کو رواج دیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ حق کے چراغ جلائے۔

الغرض عمر عمل کا یہ آفتاب ہم سے اوجھل ہوا ہے لیکن اس کی روشنی ہمیشہ رہتی رہے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ سید خضر حسین چشتی صدر جمعیت اہلسنت پاکستان صوبہ پنجاب

حضرت علامہ [illegible] مولانا محمد عبدالقیوم رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم عالم [illegible] تھے اور جماعت اہلسنت پاکستان کے وقار قائد تھے۔ ان کے وصال سے جو صدمہ اہل سنت کا پہنچا ہے وہ نقصان ہوا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

محمد اظہر لودھی، پاکستان ٹیلی ویژن اسلام آباد

حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا اس فانی دنیا سے چلے جانا عالم اسلام کا عظیم نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ صادق عباس، جامعہ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

"انا للہ و انا الیہ راجعون"

عالم باعمل، دولتِ تمام دینی مسلمین حضرت مولانا عبدالقیوم ہزاروی کی وفات حسرت آیات پر عالم اسلام ایک عظیم علمی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ دینِ مبین اسلام کیلئے [illegible] اشاعت کیلئے خداوند تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام مسلمانوں کو بالخصوص جامعہ کے اساتذہ و طلاب کی خدمت میں تعزیت و تسلیت پیش کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ موسیٰ بیگ، جامعہ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ

ہم علامہ عبدالقیوم ہزاروی مرحوم کی وفات پر تمام مسلمانوں کو تعزیت و تسلیت پیش کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان

ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت سے پاکستان کے علمی حلقے سوگوار ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی رحلت پر [illegible] باعث تسکین ہے کہ وہ اپنے پیچھے روشن چراغ چھوڑ گئے ہیں جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور لاکھوں عوام کے دلوں کو اللہ کے نور اور حضور نبی کریم ﷺ کی محبت کا نور بانٹ رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب خاص میں اپنی رحمت کی چھاؤں میں رکھے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عبدالمالک ممبر قومی اسمبلی (جماعتِ اسلامی)

استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت آفتابِ علم کی رحلت ہے۔ ان کی جدائی علماء، طلباء، دینی مدارس، دینی تنظیمات اور عامۃ المسلمین کے لئے ناقابلِ تلافی صدمہ اور سانحہ ہے۔

حضرت مفتی صاحب عالم ربانی تھے علمی رسوخ، عمل، استقامت اور حق گوئی حسن

صورت اور حسن سیرت ان کا امتیاز تھے۔

[illegible] مسلک اہل سنت [illegible] میں نمایاں اور ممتاز مقام رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی [illegible] سے فروغ اور حق گوئی اور دین کی سربلندی میں گزار دی۔ آج پاکستان کے مدارس [illegible] طلبہ اور علماء کی [illegible] میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ تنظیم المدارس [illegible] اہل سنت [illegible] کا صدقہ جاریہ ہیں۔ یقیناً آج [illegible] ان [illegible] پاکستان [illegible] علامہ ان کی جدائی سے غم میں [illegible] آج [illegible] پاکستان کے مسلمانوں میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ [illegible] جدائی [illegible] اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ان کی حسنات قبول فرمائے۔ ان کی مغفرت فرمائے [illegible] اپنے نیک بندوں کی معیت سے نوازے۔

علامہ [illegible] کے لئے جو مقام [illegible] بال مقدور [illegible] سے انہیں سرفراز فرمائے [illegible] اور [illegible] ان کے صاحبزادگان [illegible] جانشین [illegible] اور احباب ورفقاء کو اپنے [illegible] کی سربلندی کے [illegible] آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

علامہ مولانا ظہور احمد، منڈی بہاؤالدین

حضرت علامہ مفتی صاحب بہت ہی شفیق تھے، اس نے [illegible] تنظیم کو جو مسلک اہل سنت [illegible] ہے اس کو اپنی زندگی میں پروان چڑھایا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پیر سید طاہر سجاد زنجانی، آستانہ عالیہ خانوہانی شریف

آج کا دن پرغم ہے لاکھوں لوگ شامل ہیں بندہ بھی اپنی بخشش کے لئے حاضر ہے۔

☆☆☆☆☆☆

پروفیسر محمد احمد اعوان، صدر انجمن اساتذہ پاکستان صوبہ پنجاب

حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ انجمن اساتذہ پاکستان کے محسن اور مشفق تھے حضرت کے وصال مبارک سے انجمن اساتذہ پاکستان ایک عظیم سرپرست سے محروم ہو گئی۔ حضور کا صدقہ مفتی اعظم کے درجات کو بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ حافظ محمد ظہیر، جہلم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی شخصیت ہمارے مسلک اہل سنت [illegible] طرح کی شخصیت سے آج محروم ہو چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

سید محمد عبدالغفور رضا قادری رضوی ریگن روڈ، لاہور

حضرت استاذ العلماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی رحلت سے صرف اہلسنت ہی نہیں بلکہ عالم اسلام نہ صرف یتیم ہو گیا ہے بلکہ ایک عظیم عالم دین سے محروم ہو گیا ہے۔ آپ کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا [illegible] سکے گا۔ [illegible] تعالیٰ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد جمیل رضوی، شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ والصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال اہلسنت وجماعت کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ ان کی دینی خدمات کو تاقیامت واضح کرتا

رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربت کو نور کی تجلیات بنائے۔ احقر سجاد

☆☆☆☆☆☆☆

قاضی ابوسعید محمد عبدالوحید سعیدی ہزاروی

فاضل تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی، سعودی عرب
فاضل بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، حال خطیب مرکزی جامع مسجد ویسٹ

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے فرمان

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الآیہ

کی جیتی جاگتی صادق و مصدوق مصداق تھے اور ہمیں امید ہے وہ جنتیں و متعلقین کی صورت میں قیامت تک رہیں گے۔

ایسا عالم باعمل پوری زندگی میں میں نے مفتی صاحب سے بڑھ کر کسی کو نہ پایا ہے اہل سنت میں پیار، محبت اور سادگی کی بنا پر ہی محدود سے بھی آگے تھی۔ توکل علی اللہ مفتی صاحب کی فطرت عادت میں شامل تھی۔ طلباء کو فرماتے اللہ پر بھروسہ کر کے پتھر پر بھی بیٹھ جاؤ گے تو دنیا و آخرت آپ کے لئے ہوگی اور میں ان کا چھوٹا بھائی اس سچائی پر گواہ ہوں

جو کچھ فرما دیتے وہ ہو کر رہتا ایسا وقت میں نے ان کی موجودگی میں بھری مسجد اور نکاح کی تقریب میں بیان کی جس پر آپ مسکرائے اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

ایک گاؤں ... (ضلع مانسہرہ) میں دیکھا جب میں نے لوگوں سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ مسلمان کہیں گے یا کافر، تو لوگوں نے جواب دیا کہ مسلمان۔ میں نے پھر دوبارہ کہا کہ کافر تو یا رسول اللہ نہیں کہتے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ میری ان باتوں پر آنے تک تمام چہرے لگاتے رہے اور خوش ہوتے رہے اور فرمایا کہ یہ کس نے آپ کو سکھایا تو میں نے عرض کی آپ نے۔ آپ بہت ہنسے اور فرمایا کہ بہت خوب ہے۔

مفتی صاحب کے لئے اگر سب کچھ جو دوں تو مجھے لکھوں تو مجھے تکلیف کرنے کی ضرورت

سکیں میں ان کی زندگی کی تعبیر میں صرف قرآن و سنت کو پیش کروں تو اتنا کافی ہے۔

قرآن و سنت کی عملی صورت حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں ہماری دعا یہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں جہانوں کو آپ کے لئے عطا فرمائے۔ آمین

آپ کے مشن کو اور آپ کے بچوں، اور طلباء و عزیز و اقارب کے ذریعے قیامت تک قائم رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ احسان اللہ قادری، مانسہرہ

سیدی و مرشدی حضرت مفتی اعظم پاکستان کا سانحہ ارتحال نہ صرف ان کے تلامذہ، خاندان اور عقیدت مندوں کے لئے عظیم صدمہ ہے بلکہ اس نے ... عالم اسلام سوگوار ہے

ان کی زندگی ایک مثالی زندگی ہے آپ نے اشاعت دین کے لئے ساری زندگی وقف فرمائی اور آخری وقت تک اس فریضہ کو ادا کرتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

☆☆☆☆☆☆☆

قاضی سعید الرحمان قادری، چکری روڈ راولپنڈی

مفتی اعظم پاکستان ایک فرد نہیں ایک ملت تھے ایک وقت نہیں ایک زمانہ تھے، آپ سفینہ اسلامیہ کی اس کشتی کے ملاح تھے جسے کبھی تو محدث اعظم پاکستان سہارا دیتے ہوئے نظر آتے ہیں تو کبھی تجدیدات و وہابیت کے طوفانوں میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ رہنمائی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آپ نے ملت اسلامیہ کے لئے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں جن کو رہتی دنیا یاد رکھے گی، آپ نے ملت کے ہر محاذ پر کام کیا۔ اللہ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اور آپ کی کاوشوں کو قبولیت عطا فرمائے۔ اور بلندی درجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

ابوالشریف فضل محمد جمالی دارالعلوم فیض محمدیہ گڑھی خیرو ضلع جیکب آباد

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے جانے سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا جس کا پر ہونا نظر نہیں آتا۔ آپ علیہ الرحمہ کے غم میں دارالعلوم ... کے مطابق تمام مدارس اہلسنت اور مساجد میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کے الفاظ ہر زبان پر جاری و ساری ہیں۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"

ہر کجا مدرس ... جہان فانی　　وجہ معرفت مسلک ربانی

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی نائب ناظم مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

محسن اہل سنت مفتی اعظم پاکستان، استاذ الاساتذہ حضرت قبلہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر بہت افسوس ہوا قبلہ مفتی کی زندگی مسلک حق اہل سنت و جماعت کے لیے مکمل جدوجہد سے عبارت تھی۔ آپ نے صرف جامعہ نظامیہ لاہور و شیخوپورہ کی صورت میں ہزاروں تشنگان کو سیراب نہیں کیا بلکہ تنظیم المدارس اہل سنت کے شاندار اور جاندار نظامت کے ذریعے ملک بھر کے دینی مدارس کی راہنمائی کر کے ملک و ملت کی گرانقدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ فقہ اور تحقیق کے میدان میں آپ کا کردار مثالی اور قابل تقلید ہے اہل علم اور طلب علم کی راہ کے مسافروں کی ہر موڑ پر حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ ان کے فیض پانے والوں کی ایک طویل فہرست ہے۔

اس غم و کرب کی حالت میں قبلہ مفتی صاحب کے فراق کا احساس صرف آپ کے صاحبزادگان گرامی قدر، ارباب مدرسین جامعہ نظامیہ اور آپ کے تلامذہ ہی کو نہیں بلکہ آج تمام اہل سنت اس غم میں شریک ہیں اور مفتی صاحب کے صاحبزادگان اور جامعہ نظامیہ کے جملہ احباب سے تعزیت گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو فردوس کے بالا خانوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر انوار الحق بندیالوی

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبد القیوم صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ عظیم علمی شخصیت تھے ان کی ملکی، ملی، مذہبی اور سماجی خدمات تا عمر یاد رہیں گی۔ ایسے پایہ کے علماء اس دور میں کم رہ گئے ہیں وہ ہر اعتبار سے اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے۔ اہل سنت و جماعت و مسلک امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی عظیم ترجمان اور پہچان تھے عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ کو اپنی شبانہ روز مساعی جمیلہ سے ایک مرکزی ادارہ کی حیثیت دلوائی

ان کے ہزاروں شاگرد پوری دنیا میں رسول خدا ﷺ کے دین متین کی خدمت کر رہے ہیں اور اس کا اجر و ثواب تا قیامت حضرت قبلہ مفتی صاحب کو ملتا رہے گا اور ان کے درجات بلند ہوتے رہیں گے۔

استاذ العلماء شیخ طریقت علامہ محمد عبد الحق بندیالوی (مہتمم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف) نے جونہی مفتی صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سنی تو اس قدر پریشان ہوئے کہ ہم نے زندگی میں کبھی انہیں اتنا پریشان نہیں دیکھا۔ سرد آہ کھینچی اور فرمایا "اہل سنت کے سر سے ایک بلند پایہ باعمل عالم دین کا سایہ اٹھ گیا۔ مفتی صاحب جیسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے" ان کی خدمات کا بڑی دیر تک تذکرہ فرماتے رہے۔ فوراً مفتی صاحب کے ایصال ثواب کی محفل کے لیے طلباء کو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور ان کے تلامذہ و اولاد کو ان کے عظیم مشن کی خدمت دین کی مزید توفیق رفیق بخشے۔ آمین۔ میں آج جامعہ نظامیہ رضویہ حاضر ہوا تو طلباء و مدرسین کثیر تعداد میں دیکھے تو بار بار یہ شعر ذہن میں گونجا:

وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
ہے کمی تو بس اسی چاند کی جو تہ مزار چلا گیا

☆☆☆☆☆☆

علامہ مفتی محمد عبدالحلیم (جامعہ نعیمیہ لاہور)

حضرت علامہ مفتی پاکستان مولانا محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ عالم اسلام کی عظیم شخصیت تھے۔ دینی خدمات ان کی کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ جامعہ نظامیہ کی تاسیس سے لے کر قریب سے ان کی شخصیت کو دیکھنے کا موقع ملا۔ ایسی شخصیتیں مدت مدید کے بعد ہی پیدا ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ اور جامعہ کے متعلقین کو اس صدمہ کو برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

انجینئر محمد سلیم اللہ خان صدر جمعیت علمائے پاکستان)

مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کا اس عالم سے کوچ کر جانا موت العالم موت العالم کے مصداق ہے لاہور کا ایک مینارہ علم ہم سے رخصت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

محمد اقبال اظہری (شجاع آباد ملتان)

اللہ تعالیٰ کے عظیم بندے ہمارے پیارے رسول ﷺ کے محبوب امتی جلیل القدر ممتاز باعمل عالم دین استاذ العلماء رئیس الاتقیاء عمدۃ الاصفیاء حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کی وفات حسرت آیات سے ایک قلبی صدمہ ہوا ہے۔ آپ میں مومن کامل اور مرد صالح کی جملہ صفات موجود تھیں۔ علوم دین کی اشاعت اور مسلک حق اہل سنت وجماعت کی حفاظت کے لئے اپنی زندگی وقف فرمائی ہوئی تھی درحقیقت آپ علم کا عظیم سرمایہ تھے اتحاد اہل سنت کے لئے بہت درد رکھتے تھے ہمیشہ پڑھنے والوں کو تدریس اور دینی علوم کی اشاعت کی تلقین فرماتے تھے۔

آپ کے انتقال پر ملال سے جو خلا ہوا ہے اس کا پر ہونا محال ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ کریم جل شانہ بطفیل نبی کریم ﷺ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ علماء و مشائخ کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کے عظیم علمی اور روحانی مرکز جامعہ نظامیہ رضویہ کو تاقیامت قائم رکھے اور صاحبزادگان و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین

☆☆☆☆☆☆

قاری اللہ بخش نوری

حضرت علامہ مولانا استاذ العلماء جناب قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہر دو لحاظ سے جامع تھی۔ ان کے علم و عمل میں جو خلوص تھا محنت تھی اور لگن وہ کسی اور شخصیت میں کم دیکھنے میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور قبلہ مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆

محمد شریف سعیدی، بہاولنگر غفرلہ

حضرت قبلہ مولانا مفتی پاکستان استاذ العلماء محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کی عدیم المثال اور عظیم الشان خدمات سرانجام فرماتے ہوئے ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ کو واصل بحق ہوئے۔ اسماء الرجال اور منطق میں آپ کی ذات گرامی پر اہل اسلام کی نظریں مرکوز تھیں۔

آپ کے انتقال پر ملال پر بے حد صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

☆☆☆☆☆☆☆

حاجی عبدالمجید۔ اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور

آپ بہت اعلیٰ استاد اور محسن استاذ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اللہ

رب العزت ان کے صدقے ہم پر رحمت فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حاجی محمد افضل ۔ اعظم کلاتھ مارکیٹ لاہور

ساڑھے دس بجے مجھے انتقال کی اطلاع ملی تو عظیم دھچکا لگا۔ آپ بہت ہی مخلص، خلیق، ملنسار اور بہترین استاذ تھے۔ آپ انسان کی شکل میں ایک فرشتہ تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

الشیخ محمد شوکت علی سیالوی، خانیوال

ان الموت عند هذا العصمة العظيمة لأهل السنة وهذا سيدنا المفتي الأعظم بباكستان الحضرة العلامة أستاذ الأساتذة الأعلام محمد عبد القيوم القادري الهزاروي رحمه الله تعالى عليه رحمة واسعة آمين، كما قال النبي عليه وآله وسلم موت العالم موت العالم المتوفى ١٩٩٦ء ... أعلى الله درجاته في حضرته آمين. ثم لله عرفنا قدر الحبيب بفضله وجوده العظيمة

☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد نصر اللہ جان ہزاروی، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

استاذ العلماء مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کا وصال عالم اسلام کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ آپ کے وصال کی وجہ سے اہلسنت وجماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا ناممکن ہے۔ آپ کو مسلک حق اہلسنت وجماعت کے ساتھ جنون کی حد تک لگاؤ تھا۔ کوئی بھی موقع ہو آپ کہیں بھی کسی بھی جگہ ہوں، کوئی مجلس ہو، کوئی بھی ملک ہو، آپ کی گفتگو سے ہمیشہ دین اسلام کا درد واضح طور پر ہر کوئی محسوس کرتا تھا یقیناً ان کی رحلت اہل اسلام کے لئے ایک بڑا

صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مشن کو آگے لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عبد اللطیف (جامعہ نعیمیہ لاہور)

مجھ سے کیا لکھے جس پر قدرت حاصل تھی وہ بھی جاتا رہا۔ حضرت صاحب کی حیات مستعار ایک مجاہدانہ جدوجہد سے عبارت تھی۔ دعا ہے کہ حضرت کو اپنے قارئین سے ملادے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر حافظ محمد شاہد حسین

(اوچ شریف [illegible] تحریک ... (رکن ... کالج ...))

محسن دستوں سے نکلتے جا رہے ہیں
سائے سروں سے اٹھتے جا رہے ہیں

حضرت قبلہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ پاکستان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کی عظیم شخصیت تھے۔ آپ کی علمی، دینی اور ملی خدمات کو کبھی فراموش نہ کیا جا سکے گا۔ آپ کی اہل سنت کے لئے بے پناہ خدمات ہیں۔ آپ کے وصال سے پیدا ہونے والا خلا صدیاں بیت جانے پر بھی شاید پورا نہ ہو سکے۔

آپ عظیم عاشق رسول اور مسلک حق اہل سنت کے تحفظ و بقا کے لئے دن رات کوشاں رہے۔ اللہ عزوجل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے سے آپ کے درجات بلند کرے اور ان کے وسیلے سے کل بروز حشر ہماری بھی نجات فرمائے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆☆☆

عبدالحق ظفر چشتی (لاہور)

جہاں پاؤں بھی دھرے تھے اس نے — وہاں پانی عبیر ہو گیا ہے

میرے مربی و محسن شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست استاذ الحکماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ … کے بعد … میں مدرسی کی … پیدا … اسلامی … صرف راہنمائی فرمائی بلکہ … حسنہ کی بہترین مثال پیش فرمائی۔

آج مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ اور اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ کے حوالے سے جو عمل … تک وہ عمل تقلید اور محنت کا … ان کے علاوہ دیگر … جو … آپ کرتے رہے ان کا صدقہ … ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

☆☆☆☆☆☆

عطا محمد گولڑوی (لاہور)

استاذ العلماء والفضلاء جامع معقول و منقول … رئیس المتکلمین حضور مفتی اعظم پاکستان علامہ محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی قدس سرہ العزیز کی رحلت موت العالِم موت العالَم کی حقیقی مصداق ہے آپ کے وصال سے ایسا خلا پیدا ہوا ہے جس کا پر ہونا مشکل نظر آتا ہے حضور قبلہ مفتی صاحب … کا دوسرا نام ہے۔

حب رسالت مآب ﷺ کا دوسرا نام ہے مظہر فیضان غوثیت و قطبیت کا دوسرا نام ہے، فیضان اعلیٰ حضرت کا دوسرا نام ہے فیضان مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات قادری کا دوسرا نام ہے۔ فیضان محدث اعظم پاکستان فیصل آبادی کا دوسرا نام ہے۔

آپ کی ذات گرامی میں تمام اوصاف حمیدہ تھیں جو عام … ہوتی ہیں آپ کی

رحلت سے وہی خلا پیدا ہو گیا ہے جو ایک عالم ربانی کی رحلت سے ہوتا ہے

اب ہم اہل سنت کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اور لگائے ہوئے باغات … رہیں اور دنیا کو معطر کرتے رہیں۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ، کراچی

حضرت استاذ العلماء مفتی محمد عبدالقیوم قادری قدس سرہ العزیز کی رحلت تمام عالم … کے لئے … ایسے … تمام اکابر علماء ایک ایک کر کے رخصت ہو رہے ہیں اور جو جا رہا ہے اس کا … حضرت مفتی صاحب کی … بہت عظیم صدمہ ہیں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ … انہوں نے … بلند کر دیا۔

تنظیم المدارس انہوں نے … علماء … کے ساتھ قائم کی۔ … فارغ کرتے تو ہمارے پاس وفاق المدارس کا کوئی جواب … اور … مسائل … فتاویٰ رضویہ میں انہوں نے عربی عبارات کا ترجمہ کرایا فقہی عبارات و احادیث کی تخریج کرائی یہ وہ عظیم کام ہے جس کو ہندوستان و پاکستان کے … امام احمد رضا … کوئی … کر سکا۔ اعلیٰ حضرت کے نام پر جلسے کرنا اور نعرے لگوانا تو بہت آسان کام ہے لیکن خون جگر سے ایسا تحقیقی کام … بہت مشکل ہے

آپ کے تو وہ … کی شفیق استاد تھے لیکن ہمارے لئے وہ بہت بڑے تھے وہ … ذات میں ایک بہت بڑا ادارہ تھے وہ چلتے پھرتے لوگوں کو اہم … پر لگا دیتے تھے انہوں نے … کتابیں تصنیف کریں۔ مجھے تو تذکرۃ المحدثین لکھنے کی طرف انہوں نے ہی متوجہ کیا تھا اور … دین و مسلک کے کتنے کام انہوں نے کرائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اپنے … اور جو کام وہ کرنا چاہتے تھے اللہ

تعالیٰ آپ کے ہاتھوں وہ کام مکمل کروائے۔ یہ کہنا تو ایک رسمی سی بات ہوگی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے حقیقت میں انکی رحلت کا سانحہ اور مصیبت پر صبر کرنا بہت مشکل ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی مفتی صاحب جیسا دین اور مسلک کے لئے کام کرنے کی اور دین کی خدمت کرنے کی ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے اور آپ کے ہاتھوں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا مشن پایہ تکمیل تک پہنچے۔ علوم دینیہ کے تمام مدرسین، اساتذہ و طلبہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ کے لئے استقامت کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ سید محمد محفوظ الحق چشتی، بورے والا ضلع وہاڑی

استاذ العلماء والفضلاء الشیخ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال صرف آپ کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے سنیت کے لئے عظیم المیہ ہے۔

آپ کی خدمات دینیہ ارباب علم و فضیلت کے لئے مینارہ نور ہیں۔ اہل اللہ تو دنیا سے سفر کرنے کے باوجود بھی زندہ و جاوید رہتے ہیں لیکن علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ، تنظیم المدارس کا انعقاد اور مجدد مأتہ حاضرہ و سابقہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ کے حق و صداقت پہ مبنی افکار کی اشاعت اور علی الخصوص فتاویٰ رضویہ کی اشاعت آپ کی وہ یادگاریں ہیں جنہیں مذہب اہل سنت پر بلکہ دنیائے اسلام پر عظیم احسان کی صورت میں بھلایا نہیں جا سکتا۔ آپ کے ان علمی فیوض و برکات کو صدیوں تک یاد رکھا جائیگا۔

شک نہیں کہ حضرت مرحوم و مغفور کی پرعزم قیادت اور جامعہ نظامیہ رضویہ کے جلیل القدر، عظیم المرتبت مخلصین مدرسین کی پرخلوص اور باصلاحیت رفاقت اہل سنت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں جو کہ حقیقت میں لائق تحسین و تقلید ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب پاک ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کو رسول اللہ کے مرتبہ رفیعہ سے نوازے اور جنت الفردوس میں مجاہدین اسلام اور محافظین ناموس رسالت سیدنا امام ﷺ کی صف میں جگہ بخشے۔ پسماندگان کو صبر

ان سلامت کو صبر و اجر عظیم سے نوازے اور جامعہ نظامیہ رضویہ سدا بہار گلستان کی صورت میں ممکن رہے اور باقی رہے اور ان کی اولاد کو ان کی روحانی ایمانی امانتوں کا استحقاق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ حامد رضا (وزیر ٹرانسپورٹ، عشر و زکوۃ)

حضرت مولانا علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ چیئرمین سپریم کونسل جماعت اہل سنت و صدر تنظیم المدارس پاکستان و ناظم اعلیٰ و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شریف امت مسلمہ کے عظیم سرمایہ تھے آپ نے ملک و ملت کے لئے بے شمار خدمات انجام دیں عالم اسلام آپ کا ہمیشہ مقروض رہے گا آپ نے دینی علوم کی اشاعت، اسلامی اقدار کے احیاء اور اعلیٰ حضرت کے تحفظ کے لئے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ آپ کے سانحہ ارتحال سے ملت اسلامیہ کو بالعموم اور اہل سنت جماعت کو بالخصوص ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جب بھی مجھے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شریف جانے کا اتفاق ہوتا آپ بڑی شفقت و محبت سے ملتے۔ مجھے فرماتے کہ تم میرے استاد صاحب کے صاحبزادے ہو میرے قبلہ والد گرامی استاذی المکرم استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کا ذکر کرتے مجھے فرماتے کہ سب کاموں سے پہلے جامعہ حنفیہ سیالکوٹ کو دیکھو جو کہ حضرت کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کی طرف بھرپور توجہ دو۔

پیر قبلہ مفتی صاحب کو دین سے محبت اور دینی اداروں کے قیام کے لئے جذبہ تھا آپ اپنے شاگردوں کو سرکاری نوکریوں سے دور رہ کر دینی اداروں کے قیام کے لئے تلقین فرماتے۔

آپ نے جامعہ نظامیہ لاہور شریف اور شیخوپورہ میں جو دین کی شمع روشن کی ہوئی ہے اس کی روشنی شہر شہر گھر گھر پھیل رہی ہے۔ ان شاء اللہ رہتی دنیا تک ملت اسلامیہ ان اداروں سے فیض یاب رہے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کے فیض کو جاری و ساری رکھے اور آپ کے تلامذہ احباب بالخصوص صاحبزادگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے اور آپ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابوسعید سید محمد حبیب الرحمٰن (قاضی محکمہ قضاء آزاد جموں و کشمیر)

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف مفتی اعظم پاکستان مدرس مسند علوم باطن، جامع معقول و منقول، اصول و فروع، شیخ الحدیث والتفسیر استاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی قدس اللہ سرہ العزیز ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ و چیئرمین ... صدر تنظیم المدارس پاکستان کا انتقال عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان جیسے عالم دین کی موت موت العالم موت العالم علامات قیامت میں سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

ان اللہ یقبض العلم بقبض العلماء ۔ اور آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مسلک اہل سنت کے ترجمان اور افکار امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے امین اور حضرت محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و فضل کے مہتاب تھے۔

اس علم و عمل کا یہ مہتاب اپنی پوری تابانیوں اور علم و عمل اور رشد کی کے ساتھ ایک عالم کو منور کر رہا تھا اور محدث اعظم پاکستان رضی اللہ عنہ کے فیوض و برکات کو دنیائے اہل سنت میں تقسیم کر رہا تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے آن کی آن میں حضرت مرحوم ہم سے جدا ہو گئے۔ آپ کی رحلت ایک حادثہ جانکاہ ہے جس نے شہر سونے اور بستیاں سنسان کر دی ہیں۔ ہر جگہ سناٹا معلوم ہوتا ہے اور علم و فضل کا یہ مہتاب کیا غروب ہو گیا کہ دنیائے اسلام اور مذہب حقہ اہل سنت و جماعت میں صف ماتم بچھ گئی اور سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔

العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا انا للہ وانا الیہ راجعون

راقم الحروف کا حضرت ممدوح کے ساتھ زمانہ طالب علمی سے تعلق رہا ہے حضرت امام اہل سنت ملک العلماء امام المتکلمین رئیس المحدثین ... مسعودی ... محدث

اعظم پاکستان ابو الفضل مولانا محمد سردار احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے زیر سایہ زمانہ طالب علمی سے لے کر جمعیت علماء پاکستان کی نشاۃ ثانیہ اور امام المناظرین شیخ القرآن والحدیث ابو الحقائق حضرت علامہ مولانا عبد الغفور ہزاروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت اور پھر غزالی زمان رازی دوران حضرت علامہ مولانا احمد سعید کاظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں تنظیم المدارس کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے کام کرنے کی سعادت اور حضرت مفتی صاحب کی ہم رکابی نصیب ہوئی۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان کے مشن کے جانشین و امین اور مرجع تام تھے۔ آپ حضرت محدث اعظم پاکستان کے افکار و نظریات کے محافظ اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے سچے نقیب تھے۔

آپ نے علوم دینیہ اور دین حنیف اور مسلک اہل سنت کے لئے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ اعلیٰ حضرت کی تصانیف بالخصوص فتاویٰ رضویہ کی جدید ترتیب و تدوین اور ترجمہ و تخریج کے ساتھ اشاعت آپ کے دینی اور اہم کارناموں میں سے ایک ہے۔ الغرض مرحوم کی دینی علمی ملی خدمات اور عالم اسلام کے لئے آپ کے کارہائے نمایاں تاریخ میں ہمیشہ درخشاں و تابندہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک، نبی الانبیاء والہدیٰ کا صدقہ و آدم بین الطین والماء اہل التقویٰ والنقاء کے طفیل حضرت مفتی اعظم پاکستان قدس اللہ سرہ العزیز کے صاحبزادگان اور آپ کے متعلقین، متوسلین و معتقدین کو اس صدمۂ عظیم پر صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں حضرت کے مشن کی تکمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین

☆☆☆☆☆☆☆☆

سردار محمد سیاب خان اسپیکر قانون ساز اسمبلی آزاد جموں و کشمیر

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر دکھ ہوا۔ مرحوم بانی و مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ، عالم اسلام کے عظیم مذہبی پیشوا تھے۔ آپ کی دینی و قومی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ، مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ، علوم دینیہ کے فروغ اور اتحاد بین المسلمین کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کے

وصال سے عالم اسلام ایک عظیم عالم دین، دانشور اور قابل قدر شخصیت سے محروم ہو گیا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت بخشے جملہ پسماندگان کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆

راجہ محمد عبدالقیوم خان وزیر خوراک و زراعت حکومت ریاست جموں و کشمیر

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ملت اسلامیہ کے عظیم مفتی اور محدث تھے۔ آپ نے پاکستان میں نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفی ﷺ کے تحفظ اور علوم اسلامیہ کے فروغ اور احیاء دین، مسلمین کے لئے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ آپ کی عظیم یادگار ہیں جہاں سے بے شمار علماء، قراء و حفاظ علوم دینیہ سے مالا مال ہو کر اس وقت ملک و بیرون ملک اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ حضرت مرحوم عالم اسلام کے عظیم سرمایہ اور آسمان علم و عمل کے درخشندہ ستارہ تھے۔ ان کی وفات سے عالم اسلام ایک بلند پایہ محقق و مفکر، دینی رہنما و عظیم روحانی پیشوا سے محروم ہو گیا ہے اس دور میں آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت تھی۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے اس سچے عاشق و محب کے درجات بلند سے بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان و لواحقین کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی منصور الرحمان (وزیر اوقاف، ثقافت و سیاحت آزاد کشمیر مظفر آباد)

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و ملی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ مرحوم کا تحریک ختم نبوت و تحریک نظام مصطفی میں اہم کردار رہا ہے۔

آپ نے علوم دینیہ کی اشاعت اور عشق مصطفی ﷺ کی شمع کو فروزاں رکھنے اور ملت اسلامیہ کے اتحاد اور دینی مدارس کی بقاء کے لئے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ آپ ہی کی جہد مسلسل کا نتیجہ ہیں جہاں سے بے شمار علماء پیدا ہوئے ہیں جو اس وقت دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں، حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی عالم اسلام کے عظیم سرمایہ اور علم و تقویٰ کے آفتاب و مہتاب تھے جن سے ہزاروں افراد نے فیض پایا۔ آپ کا تعلق اہل حق کے اس گروہ سے تھا جنہوں نے پاکستان بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم مذہبی قائد اور روحانی مقتدا سے محروم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین و متعلقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے [illegible] اور مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

قاضی محمد مظفر اقبال مصطفوی رضوی، چیئرمین رویت ہلال کمیٹی پاکستان

آج میں بڑے دکھی اور بوجھل دل کے ساتھ یہ چند سطور تعزیت و تسلیت آپ کو لکھ رہا ہوں، حضرت مولانا کا یہ انتقال پر ملال کوئی معمولی سانحہ نہیں، یہ ایک عظیم المیہ ہے جس سے صرف آپ کو ہی نہیں بلکہ ہر شخص جسے تعلقات کی سعادت حاصل رہی ہو رنجیدہ و کبیدہ خاطر ہوا ہے۔ اس صدمہ کے اثرات تادیر قائم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے کسے دم زدن کی مجال ہے؟ وہ اپنے کاموں کی حکمت خود ہی بہتر جانتا ہے کسی کی رسائی وہاں تک نہیں۔

وہ میرے بزرگ، مسلکی و ملی ساتھی تھے تحریکوں میں بھی، میں ان کے ہمسفر رہا۔ انہوں نے اوائل تا آخر عظیم زندگی گزاری، بلکہ یوں کہا جائے تو بہت بہتر ہوگا کہ انہوں نے زندگی کے مقصد کو جان لیا، پہچان لیا، بلکہ پالیا انہوں نے عظیم دینی خدمات کا اعزاز حاصل کر کے اپنی آخرت کو سنوار لیا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب لبیب ﷺ کے طفیل ان کی تمام مساعی جمیلہ محمودہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اعلیٰ علیین میں انہیں مقام عالی و کرامت سے نوازے۔ آمین ان کی رحلت کے بعد ان تمام ذمہ داریوں کو "جامعہ" میں کر بطریق احسن سرانجام دینا آپ پر بہت بڑا قرض ہے۔

اس وقت سب سے اہم ضرورت اور وقت کا تقاضا اتفاق و اتحاد کی ہے۔ جامعہ کے اراکین اور دیگر حضرات نظامیہ میں خیر و شر سے متفق رہیں اور اس اتفاق میں کسی بھی دراڑ سے بڑے اور بڑے چھوٹوں کے سروں پر دست شفقت رکھیں اور چھوٹے بڑوں کے احترام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں، یہی سب سے بڑی طاقت ہوتی ہے۔

ز اتفاق کسی شد مقصود پیدا
خدا چو ملت خیری ده اتفاق نهاد

☆☆☆☆☆☆☆

پیر مشتاق احمد الازہری، پرنسپل جامعہ محمدیہ نوریہ [illegible] سرگودھا

پیکر خلوص و محبت، وارث علوم اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے وصال پر ملال پر صرف میں ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام اشکبار ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مشن پر اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ قربان کرنے والی شخصیت جہاں اپنی ذات کی فرد واحد سے دوچار زندگی ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ ہزاروں بلکہ لاتعداد لاکھوں اہل علم کا ایک ہجوم تیار کر کے جا رہے ہیں جن کی زبان سے قبلہ مفتی صاحب کا پیغام اسلام امت محمدیہ تک پہنچتا رہے گا اور عاشقان دین مصطفیٰ کا یہ خوبصورت ہجوم امت مسلمہ کی تقدیر کو بدلنے میں انشاء اللہ موثر ہوگا اور آئندہ آنے والے وقت میں مفتی اعظم کا یہ صدقہ جاریہ حصہ ہوگا۔ فقیر نے جب مصر میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر سب سے پہلا ایم فل کا مقالہ تحریر کیا تو اس فقیر کی حوصلہ افزائی کے لئے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں خصوصی تقریب منعقد کروائی گئی اور جن خوبصورت الفاظ میں اس فقیر کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس فقیر کو چھ سال کے دوران آنے والی

ساری پریشانیاں ختم ہو گئی اور یہ حوصلہ افزا کلمات آخری سانس تک فقیر یاد رکھے گا۔ حقیقت میں ایسی روحانی شخصیات کے اس خوبصورت پیار کی وجہ سے گلشن اسلام میں بہار رہتی ہے۔

مولا کریم اپنے محبوب کریم کے صدقے اہل سنت وجماعت اور دینی خدمات کے بدلے مفتی صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ پیر محمد اقبال ہمدمی ناظم اعلیٰ جامعہ عربیہ حنفیہ چھانگا مانگا

حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علم دینی اور روحانی کا عظیم سرمایہ تھے کہ ان کی اس دار فانی سے رحلت سے اہل سنت کو عظیم نقصان ہوا جس کی تلافی ناممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے لواحقین اور تلامذہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد نصیر الدین نوری جامعہ نوریہ تعلیم القرآن [illegible] شاہدرہ

استاذ العلماء مفتی اعظم شمس العلماء فخر اہل سنت حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ آپ اہل سنت وجماعت کے عظیم سپوت اور جماعت اہل سنت کے عظیم علمی روحانی شخصیت تھے ان کے وصال سے علمی، روحانی میدان میں جو کمی واقع ہوئی ہے۔

وہ ہزاروں سال میں پوری ہونا ناممکن ہے۔ ہمارے ایک عظیم شخصیت کی کمی ہے جو صدیوں کی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب کے مزار پر انوار پر لاکھوں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کے دینی علمی مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم۔

سیٹھ محمد بخش، ننکانہ ضلع شیخوپورہ

زندگی انسان کی ہے مانند مرغ خوش نوا
شاخ پر بیٹھا کوئی دم، چہچہایا، اڑ گیا

(زندگی کی شاخ کتنی نازک ہے لیکن پھر آدمی [illegible] کی بنا پر [illegible] رہتی ہے اور آپ خلوص عمل اور جہد مسلسل سے تادیر یادگار رہتی ہے اور اس سے ایک رہنمائی ملتی ہے۔ جب انسان ہے قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب کی ذات ستودہ صفات احسن اخلاص، اخلاق کا مرقع تھی جس سے [illegible] فیض یاب ہوا اور ان سے علمی [illegible] اور دینی کاوشوں سے [illegible] علام مستفید ہوتا رہے گا۔ ان کا فیض اور سرچشمہ علم و عمل ہمیشہ جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین [illegible] کی موت، عالم کی موت ہے۔ لیکن اس میدان میں جو خلا ہے کس دل [illegible] ہے۔ ہر جان کو موت چکھنی ہے

[illegible]

☆☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد شریف جمالی، حبیب آباد، سکھر

ثنائے محمد جہاں اے پھر [illegible]
[illegible]

موت العالم موت العالم، حضور قبلہ مربی و مرشدی استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب [illegible] اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رخت سفر اختیار کرنا ایک ایسا خلا ہے جس کا ازالہ صدیوں میں بھی ناممکن ہے۔ یوں سمجھئے کہ حضور کے دم سے پورا پاکستان علوم [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰس)

☆☆☆☆☆☆☆

علامہ عبدالخالق صدیقی، باغبانپورہ، لاہور

مفتی اعظم پاکستان کے ساتھ میں نے کافی وقت گزارا ہے۔ آپ سے تعلق بہت گہرا کر لیا ہے۔ میرے ساتھ چین میں سفر [illegible] میں سوئٹزرلینڈ میں بھی۔

مولانا محمد واحد بخش سعیدی، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

آپ کو علوم حدیث پر پوری دسترس حاصل تھی۔ اور آپ کو خداوند تعالیٰ نے جو علمی ملکہ عطا فرمایا تھا شاید پوری دنیا کے علماء کو نصیب ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

مولانا صوفی غلام سرور قادری، مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ، لاہور

جس سے بہار تھی وہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے اور جب سے سروسامان چھوڑ کر چل بسے مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے انتقال پر ملال سے پورے جہاں کو غم سے نڈھال کر دیا ہے۔

قاری محمد اسلم نقشبندی خطیب جامع مسجد [illegible] ہسپتال لاہور

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی جہد مسلسل اور عمل پیہم سے عبارت تھی وہ آسمان علم کا درخشاں ستارہ تھے، جامع معقول و منقول تھے، دار العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ ان کی علمی یادگار ہے۔ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان ان کا تنظیمی شاہکار ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد یعقوب رضوی، ناظم اعلیٰ اسلامک سنٹر، گجرات

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ کے وصال سے مجلس علم و عمل ویران سی ہو گئی [illegible]

تعالیٰ حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ کے درجات کو بلند تر فرمائے اور ان کے صبر جمیل پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ اہلسنت کا یہ نقصان ایک عرصہ تک پورا نہ ہو سکے گا فقیر اس غم میں شریک ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد طاہر سیالوی شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی

ہمارے مربی و محسن بے پناہ شفیق و راہنما تھے۔ مدرس کبیر ورجال سے کیا کیا خوبیوں کے مالک تھے بہت ہی محبت فرماتے وہ ہر شاگرد کے کام پر نظر رکھتے۔ تدریسی معاملات پر کسی بھی اہم میٹنگ کو ترجیح نہ دینے والے جامعات کے ہر ناظم کو اپنی نظر میں رکھنے والے رضویت کا دل پاس رکھنے والے استاذ گرامی جس طرح عظیم شاگرد تھے اسی طرح عظیم شاگرد گر تھے اسی طرح عظیم استاد بھی تھے۔

اپنے استاذ گرامی سے بے پناہ محبت فرماتے تھے، یہی وجہ ہے کہ جو شاگرد آپ سے رابطہ قائم کرتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور اس بات پر فخر کرتا کہ فلاں کے بیٹے بھی ہیں جو آپ سے سوال تو نہ پوچھ سکے مگر آپ کے تدریسی انداز سے واقفیت رکھتے تھے مگر اس عظیم سانحہ ارتحال پر دوسرے غم میں مبتلا دیکھ کر دورہ سے میں آنے سے پہلے یہ ضرور سوچتا تھا کہ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ مصروفیات کے بارے پوچھیں گے تو کیا جواب ہوگا یہ شخص یہی سوچتا تھا کہ قبلہ مفتی صاحب کی ہم پر نظر ہے مفتی صاحب کے چلے جانے سے جس طرح اہلسنت کے غم کو دیکھا ہے مجھ جیسے ناکارہ لوگ بھی بے لگام ہو جائیں گے تدریسی عمل میں مفتی صاحب کا ڈر کم ہو جانے کے خوف کو دور کرنے کیلئے اپنے روحانی باپ کو اپنا پیشوا مانا کر ہم یہ کام عمدہ کر سکتے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب کا روحانی سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ان کا فیض جاری فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

مولانا نثار احمد شاکر، مدرس جامعہ عربیہ حنفیہ چھانگا مانگا

حضرت قبلہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کی شخصیت ایک مجسمہ تنظیم و تحریک تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر انور پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین یہ استقامت کا پہاڑ علوم دینیہ کا کوہ گراں، مجسمہ شرافت و کرامت پیکر شفقت و محبت چانک علم کا سورج ہم سے چھپ گیا اللہ تعالیٰ نعم البدل ہم کو عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حافظ سجاد احمد ہریالوی، فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ

میرے استاذی المکرم حضرت مفتی اعظم پاکستان عاشق رسول حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ ایک عظیم عالم دین تھے ہزاروں کی تعداد میں آپ کے شاگرد وطن عزیز میں اور ملک سے باہر دینی خدمت و دینی مشن سرانجام دے رہے ہیں۔

ان کے چلے جانے سے اہلسنت یتیم ہو گئے ہیں۔ خلا کبھی پر نہ ہو سکے گا۔ اللہ کریم ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

لہ میں عشق ہر کا دیا لے کے چلے
اندھیری رات سی تھی جہاں سے کے چلے

☆☆☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد صدیق سعیدی، چکری شریف، راولپنڈی

حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلک اہلسنت کا وہ پرچار کیا کہ دور حاضر میں اس کی مثال نہیں ملتی آپ نے علوم دینیہ کی اشاعت و ترویج کے لئے وہ عظیم گلستان جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ کی صورت میں دیا جو اہلسنت کو مرحمت فرمائے

ان شاء اللہ وہ رہتی دنیا تک قائم رہیں گے اور تشنگان علم ان سے سیراب ہوتے رہیں گے۔

قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت مشفق انسان تھے۔ آپ کی ذات تعصب اور بے جا مخالفت کی بو سے منزہ و مبرا تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی مرقد انور پر ہر آن رحمت کا نزول فرمائے۔ آمین

میرے حوصلوں کو بڑھانے والا کوئی اور بھی مل جائے شاید
لاؤں مگر کہاں سے تیرے جیسا مخلص راہنما

حافظ افتخار احمد جٹ، لاہور

مفتی اعظم پاکستان ہمارے استاذ ہی نہیں تھے بلکہ بڑے شفیق اور مہربان بھی تھے۔ ان کے وصال فرمانے سے ہم ایک شفیق اور مہربان سے محروم ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد رضاء الحق، لاہور

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشفق اور مونس اور غمخوار انسان تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد شہزاد ہاشمی، لائبریرین جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ایک فرد واحد کا نام نہیں ایک انجمن اور ایک تحریک کا نام ہے اسی طرح آپ کی موت بھی فرد واحد کی موت نہیں بلکہ موت العالم موت العالم کے مصداق ایک جہان کی موت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ علیہ

کے وصال پُر ملال پر

اندرون و بیرون ممالک سے

موصول ہونے والے تعزیتی خطوط

[illegible]

شہزادہ گرامی منزلت زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقیر کو معلوم نہ تھا آپ سے تعلق ہے۔ محترم سید وجاہت رسول قادری صاحب سے پتا تو معلوم ہوا بہت قلق ہوا کہ اب تک آپ کی تعزیت نہ کر سکا۔ ضعف و علالت کی وجہ سے حاضر بھی نہ ہو سکا۔

آپ کے والد ماجد کی اچانک مفارقت ہم سب کے لئے سوہان روح ہے۔ حیف۔

دل پہ وہ داغ ہے کہ دکھائے نہ بنے
اور چاہیں کہ چھپا لیں تو چھپائے نہ بنے

وہ پیکر خلوص تھے، وہ عمل پر یقین رکھتے تھے، اسم و رسم سے بیزار تھے، وہ بے غرض تھے کہ کیا متحرک کوئی کام نہ رکتا، وہ مظہر حیات تھے، وہ ہم سب کے لئے باعث افتخار تھے۔ تصنیف، تدریس و تقریر، تعمیر و تزئین اور انتظام و انصرام میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہمیشہ یادگار رہیں گے۔

ان کا اٹھ جانا جہاں کا اٹھ جانا ہے [illegible] وہ یہاں سے چلے گئے مگر وہاں ابدی عیش و آرام میں ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا جہاں [illegible] ہے۔ [illegible] خوشخبری دی ہیں۔

وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

اللہ اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا وہ ہر دم ساتھ ساتھ ہے اس کے علاوہ فرشتے ساتھ ساتھ ہیں۔ ان کی معیت ہوتے ہوئے پھر مفارقت کا کیا غم! [illegible] صاحب و آرام [illegible] اللہ کا [illegible] رسیدہ ہیں [illegible] اللہ کے قریب ہو جاتا ہے یہ دولت اللہ نے اپنے محبوبوں کو عطا فرمائی، جو سب سے زیادہ محبوب ہے اس کو سب سے زیادہ عطا فرمائی اس لئے یہ [illegible]

[illegible] کے قائل ہیں۔ حضرت اہل اللہ کو الہام سے دیدار و الہام میں القاءات حق ہے کہ یہ شائبہ حظ نفس سے خالی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رکھے آمین!

فقیر کی طرف سے والدہ محترمہ مدظلہا، برادران و ہمشیرگان، تمام متعلقین و محبین سے دلی تعزیت کریں۔ فقیر آپ سب کے غم میں برابر کا شریک ہے بلکہ یہ غم تو فقیر کا اپنا غم ہے، حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ رہ رہ کر یاد آ رہے ہیں۔

[illegible]

مولیٰ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کو اپنے جوار اقدس میں مقام ارفع عطا فرمائے اور آپ سب کو صبر و استقامت عطا فرمائے آمین۔ سب کی خدمت میں سلام اشتیاق عرض کریں۔

فقط والسلام

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

ادارہ مسعودیہ کراچی

☆☆☆☆☆☆☆☆

بحضور گرامی مکرمی مولانا محمد [illegible] بخش قصوری زید مجدہ

مکرمی زید عنایتکم — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible]

مفتی صاحب ہم میں نہیں مگر وہ ہماری آنکھوں میں ہیں ہمارے خیالوں میں ہیں ہمارے دلوں میں ہیں، ہماری یادوں میں ہیں۔

[illegible]

[illegible]

وہ پیکر حیات تھے ان کو دیکھ دیکھ کر حوصلے بڑھتے تھے ہمتیں بلند ہوتی تھیں۔ تھوڑے سے وقت میں بہت کچھ کر گئے بہت سے تعلق والے گئے [illegible] کے مثل قدر ستاروں کی طرح اندھیروں میں راہیں دکھاتے رہیں گے۔ وہ علم و دانش کا [illegible] تھے وہ حوصلوں کا ماہتاب تھے وہ [illegible] کا آفتاب تھے [illegible] میں جو لوگوں کے لئے مثال رہے تھے ان کو بھی [illegible] کہاں جو ان کی یاد آتی تھی [illegible] کام [illegible] علوم [illegible] رہے گا

جیتے جیتے تھمیں گے آنسو
مرنا ہے یہ کوئی ہنسی نہیں ہے

وہ ہر روز یاد آ رہے ہیں [illegible] مولیٰ تعالیٰ ان کی قبر شریف کو نور سے بھر دے، ان کی حسنات کو قبول فرما کر بلند درجات عطا فرمائے اور ہم سب غم زدوں کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حاضرین مجلس کو سلام کہہ دیں سب اساتذہ کرام اور طلبہ کو سلام کہتے ہیں اور فقیر [illegible] کی تعزیت اور [illegible] پیش کرتا ہے۔ فقط والسلام

ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ادارہ مسعودیہ، کراچی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

محترم و مکرم زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفتی صاحب کی اچانک جدائی سے اہل سنت پر ایک قیامت گزر گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ فرد یا افراد کا غم نہیں یہ جماعت کا غم ہے، کون کس کے غم میں شریک ہو، کون کس کے سامنے آنسو بہائے کہ سب ہی اشکبار ہیں۔

آئے بھی اور گئے بھی وہ لے کر [illegible]
[illegible] کیا کیا نہ ہوا ہم کو خبر ہونے تک

[illegible] بھی ہے [illegible] جب تک [illegible] علم و [illegible] میں بھی اس کا انعام ہے [illegible] برداشت [illegible] اس کا کرم ہے کہ علم دیا اور علم کے ساتھ ساتھ قوت برداشت بھی دی۔

تیرا کرم کہ تو نے دیا دل کا [illegible] دیا

مفتی صاحب [illegible] کے [illegible] سال کے [illegible] باعث افکار اور [illegible] کے شمع فروزاں تھے [illegible] شمع علم [illegible] روشنی [illegible] ہے اندھیروں میں اجالا ہوتا ہے۔ [illegible] فقیر کی طرف سے مفتی صاحب کی [illegible] اکابر ہیں سب کی [illegible] تعزیت فرما دیں۔ مولیٰ تعالیٰ مفتی صاحب کو اپنے مقام قرب میں بلند سے بلند درجے عطا فرمائے اور سب کو بالخصوص متوسلین کو صبر و استقامت ارزانی فرمائے۔ آمین مولا نے کریم ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رکھے اور صبر کی دولت سے مالا مال فرمائے۔ آمین صبر کا کتنا عظیم اجر عطا فرمایا اپنی معیت کی خوشخبری سنائی۔ بے شک وہ ہمارے ساتھ ہے، جہاں ہم ہیں وہ ہمارے ساتھ ہے اپنے کرم سے ہم کو تنہا رکھتا ہی نہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنی معیت سے دلوں کو بیدار کر دے۔ آمین!

وہ ہمارے قریب ہوتے ہیں
جب ہمارا پتہ نہیں ہوتا

دعاؤں میں یاد رکھیں اپنی یادوں سے مفتی صاحب کی یاد کو تازہ رکھیں۔ تمام اساتذہ کرام اور حاضرین مجلس کو فقیر کا سلام کہیں۔

فقط والسلام شریک غم

ڈاکٹر محمد مسعود احمد (کراچی)

محترم و مکرم مدیر نظامیہ — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاہور سے ایک عزیز نے ان پر حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے سانحہ ارتحال کی خبر دی۔ دل رنج و غم میں ڈوب گیا یقین نہ ہوتا تھا۔ سیدی استاذی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی کی زبانی بھی سنا تو یقین ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دل سے قرآن خوانی و تحسین اتمام ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی جدائی ملت کا عظیم المیہ ہے۔ رب کائنات درجات بلند فرمائے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

اہل سنت پر مرحوم کے بڑے ہی احسانات ہیں۔ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے مشن کو برقرار رکھا تھا اور اسی مشن کی تکمیل میں آپ نے جان بھی دے دی۔

۲۲ اگست ۲۰۰۳ء کو آپ کا گرامی نامہ فقیر کے نام موصول ہوا۔ ساتھ میں ایک استفتاء کا جواب بھی تحریر ہے۔ نامعلوم یہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا آخری مکتوب اور آخری فتویٰ ہو۔ فقیر پر بڑا کرم فرماتے تھے فقیر بھی ان سے برابر سرپرستی رکھتا تھا۔ دوران تصنیف و تالیف پیش آنے والے اشکال پر آپ ہی سے رجوع کرتا اور بعض امور پر استفتاء کر کے فتویٰ بھی حاصل کرتا۔

فقیر راقم کو مدرسہ تعلیم القرآن لیفٹیننٹ ... کراچی میں اعزازی مدرس کی حیثیت سے تعلیم و طلباء کے طور پر جناب کو قرآن کریم اور علوم اسلامیہ پڑھاتا ہے جب اطلاع ملی تو درس روک کر قرآن خوانی شروع کر دی گئی پھر تین دن کی تعطیل کا اعلان کر دیا گیا۔ صبح فقیر حضرت مسعود ملت مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اظہار افسوس کیا۔ حضرت مسعود ملت نے فرمایا کہ مفتی صاحب کا جانا اہل سنت کا ایک بڑا نقصان ہے وہ بہت عظیم کام کر رہے تھے۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ علم پرور شخصیت کے مالک تھے، وہ علماء و طلباء سب پر شفقت فرماتے تحریری و تحقیقی کام کرنے والوں کو سبقت دیتے خصوصی توجہ اور برابر حوصلہ افزائی

فرماتے خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے حوالے سے کسی بھی تصنیفی تحقیقی کام پر بے حد خوشی کا اظہار فرماتے اور مزید کام کرنے کی لگن اور جذبہ پیدا کر دیتے تھے اسی نسبت سے فقیر پر بھی بڑا کرم فرماتے تھے۔

جب جدید فارسی سیکھنے کی غرض سے فقیر نے خانہ فرہنگ ایران میں داخلہ لیا اور قبلہ مفتی صاحب کو اطلاع کے لیے عریضہ لکھا اور ساتھ ہی ایک خواہش کا اظہار کیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور تحریر فرمایا کہ ضرورت کے لیے فیض مسلم ہے ... بھی تک میرے علم میں نہیں کہ کسی نے ... فارسی میں یاد کیا ہو۔۔۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ ہر مکتوب کا جواب دیتے اور جذبہ پیدا کرتے تھے کسی سے فقیر سے متعلق تنقیدی خط ... کر کے بھیج دیا جب یہ حضرت مفتی صاحب کے پاس پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ کام کرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آیا ہے آپ کسی کے جواب سوال در جواب در جواب میں نہ پڑیں۔ پہلے کی طرح کام کرتے رہیں مخالفین و حاسدین خود شرمندہ ہو کر خاموش ہو جائیں گے۔ کیونکہ فقیر ان سب مراحل سے گزر چکا ہے۔

ستر سال کی عمر ہو چکی تھی مگر جوانوں کی طرح چاک و چوبند نظر آتے، خوش مزاج و خوش دل طبیعت پائی تھی، چھوٹا ہو یا بڑا ہر کسی سے ملتے خوش مزاجی فرماتے اور مخلصانہ مشوروں سے نوازتے۔ بہت سادہ طبیعت تھے، سب کو پیار دیتے جس سے ملتے تو ... کا چاہنے والا ہو جاتا۔

فقیر لاہور حاضر ہوتا تو قدم بوسی کرتا، بہت شفقت فرماتے، نئے نئے عنوانات پر کام کی طرف توجہ مبذول کراتے، حاضرین سے تعارف کراتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ یہ مسعودی شیخ ہیں۔ فقیر تو کسی گنتی میں نہیں آتا مگر یہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی صفت علم پروری کی چھوٹی سی جھلک ہے۔

مولائے کریم کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے، اپنے حبیب کریم ﷺ کی شفاعت و رفاقت عطا فرمائے۔ آمین۔ فقیر آپ سب کے غم میں برابر کا شریک ہے، اور تعزیت پیش کرتا

ہے...... ان کی یادیں، ان کی باتیں، ان کی ملاقاتیں سب رہ رہ کر یاد آتی ہیں

کسی صورت سے بھولا ہی نہیں

آہ! یہ کس کی یادگاری ہے!

یہ غم کسی خاندان کا نہیں، پوری اہل سنت کا غم ہے۔ ان کی شخصیت شرافت و علمیت کا پیکر تھی اور ان کی صحبت [illegible] ہو گی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مرحوم علیہ الرحمہ کی تربت پاک پر اپنے انوار و تجلیات کی بارش فرمائے۔ ان کے سب [illegible] اہل سنت کو اس صدمہ جانکاہ پر صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین   پسماندگان اور حاضرین کو سلام

والسلام علیکم   اقبال احمد اختر القادری

گلشن احمد رضا کراچی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محترم مقام حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب، حضرت مولانا حافظ [illegible] صاحب

قاضی عبدالواحد صاحب، مولانا حافظ جمشید صاحب

سلام مسنون

سانحہ ارتحال استاذ العلماء، محسن اہل سنت مفتی اعظم پاکستان حضرت سیدنا الکریم قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی کا وصال شریف دین اسلام کے لئے عموماً اور اہل سنت کے لئے خصوصاً عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل قبلہ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ اور متعلقین کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازے۔

۲۸ اگست ۲۰۰۳ء بروز [illegible] بعد عصر دارالعلوم [illegible] جنوبی افریقہ میں تعزیتی اجلاس ہوا۔ جس میں قبلہ مفتی صاحب مرحوم کے عظیم کارناموں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ ان شاء اللہ قرآن خوانی کا یہ سلسلہ چالیسویں تک جاری رہے

گا۔ [illegible] اراکین اور اقارب کو میری طرف سے تعزیتی کلمات پیش کر دینا۔ والسلام

محمد اکبر ہزاروی خادم دارالعلوم [illegible]

جنوبی افریقہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ رضوی ہزاروی صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   بفضل باری تعالیٰ بخیر و عافیت ہے۔

رات 26/8/03 منگل کو جامعہ نظامیہ رضویہ کے معلم حافظ قاری محمد ہارون چشتی صاحب سے ایک کرب ناک خبر سنی کہ مفتی اعظم پاکستان سرمایہ اہلسنت یادگار محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اس دار فانی سے 48 سال تک درس حدیث دے کر دار البقاء کی جانب رحلت فرماتے ہوئے اپنے رب کریم جل جلالہ کے ہاں تشریف لے گئے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب یہ خبر انتہائی صدمہ کی تھی تاہم قانون خداوندی حق ہے انسان بے بس ہے اف کرنے کی بھی مجال نہیں اور ہمارے مفتی صاحب دیگر صالحین تو ویسے زیادہ قبر میں [illegible] کر فیضان عطا فرماتے ہیں دو آخری ملاقات ناقابل برداشت ہوتے ہیں ہر اولاد کے لئے مگر آپ حضرت ہمارے بزرگ اور صابرین کی جماعت کے سربراہ ہیں آپ کو صبر کیلئے کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

صبر ہمارا [illegible] ہے کہ محمد مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو کون بھول سکتا ہے یقیناً مفتی صاحب نم کنومۃ العروس کے مصداق ہو چکے [illegible] ایک عظیم دینی روحانی شخصیت سے محروم ہو گئے۔ عالم کی موت واقعی عالم کی موت ہے۔ جیسے کہ ہم نے بھی دارالعلوم میں قرآن خوانی، فاتحہ خوانی دعائے مغفرت کا اہتمام کیا مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے۔

حضرت استاذ العلماء علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب و دیگر جامعہ کے احباب

رضویہ کی تنظیمات و متعلقین کے اس غم میں فقیر اور دیگر احباب شریک ہیں۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مفتی صاحب کے صدقے ہماری آخرت اور دنیا بھی کرے۔ حضرت نے فیض [illegible]
سے مستفیض فرمائے۔ اور حضرت کے درجات بلند فرمائے۔

فقط والسلام مع الاکرام — محتاج الدعا الفقیر ابوالنصیر محمد بشیر نقشبندی [illegible]

خطیب مرکزی جامع مسجد [illegible]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بخدمت گرامی قدر حضرت صاحبزادہ صاحب و علامہ محمد صدیق ہزاروی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ... مزاج گرامی

مدینہ	کہاں	اور	کہاں	میری	قسمت
یہ	سب	انہی	کی	مہربانیاں	ہیں

سحری افطار کے وقت یہ خبر سن کر بہت دکھ ہوا کہ حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب (جنہیں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے قلم بھی رو رہا ہے) رحمۃ اللہ علیہ انتقال کر گئے ہیں۔ ان کو لکھنے کی کیفیت طاری رہی اور [illegible] انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی دینی، علمی اور مسلکی خدمات کا فیضان جاری رکھے۔ ان کے خاندان کے جملہ احباب جامعہ نظامیہ رضویہ کے اساتذہ کرام اور ان کے تلامذہ و حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

راقم نے روضہ رسول کریم کی حاضری کے وقت نہ صرف خود دعا و ایصال ثواب کیا بلکہ اپنے پاکستانی آشنا و عشاق رسول جو حرم میں تھے ان سے بھی دعائیں کروائیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ یہ سانحہ مسلک اہلسنت، حضرت علامہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی موت بمصداق "موت العالِم موت العالَم" ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لگائے ہوئے پودوں کو پروان چڑھائے۔
آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جمیع متعلقین سے علاوہ ازیں جامعہ کے حضرت اساتذہ عظام و ابناء [illegible] طلباء کرام اور منتظمین دارالعلوم اہلسنت کے تمام حضرات کی خدمت میں بھی السلام علیکم کے بعد قلبی تعزیت۔

والسلام

دعاگو و دعا کا محتاج ابوالاسلام محمد بشیر مصطفوی عفااللہ عنہ

نزیل مدینۃ المنورہ

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ العالی ... مدرسین و منتظمین جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور [illegible] کی خدمات میں غم و اندوہ سے بھرا ہوا سلام
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ الحمد للہ
رب العلمین علی کل حال

یہ لکھتے وقت میں پاکستان سے باہر ہوں، کسی اسلامی بھائی سے اتفاقاً ٹیلیفون سے انٹرنیٹ پر مفتی صاحب کے وصال کی خبر پڑھی۔ میں اس غم میں ڈوب گیا۔ آہ! پاکستان میں علم کا آفتاب غروب ہو گیا۔ سرمایہ اہلسنت حضرت استاذ العلماء، شیخ الحدیث والفقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی پاکستان کے مفتی اعظم ہونے کے علاوہ بہت کچھ تھے۔ اللہ عزوجل مرحوم پر لاکھوں رحمت فرمائے۔ ان کی اور ان کے صدقے ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آپ سب کو صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت کرے۔ اللہ عزوجل مرحوم کی خدمات اسلامی بالخصوص فتاویٰ رضویہ شریف کی انمول خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دعوت اسلامی کے اسلامی بھائیوں کی طرف سے حضرت مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے لئے ایصال ثواب

قرآن پاک	4ہزار99
درود پاک	3 کروڑ60لاکھ31ہزار

سورۃ الملک	3 ہزار 7 سو 69
سورۃ یاسین شریف	2 ہزار 6 سو 58
سورۃ مزمل	2 ہزار 8 سو 89

محمد الیاس قادری

امیر دعوت اسلامی پاکستان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بشرف نگاہ، جناب مولانا عبدالستار سعیدی صاحب (جامعہ نظامیہ رضویہ)

مدرسۃ المدینہ (217) شاخوں کے اساتذہ و طلباء کی جانب سے تنظیم المدارس پاکستان کے صدر اور شیخ الجامعہ و ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور جناب قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے وصال پر ملال پر ہدیہ ثواب کے لئے ایصال ثواب پیش خدمت ہے۔

عدد ثواب

قرآن پاک	2,317
درود شریف	1 کروڑ 38 لاکھ 40 ہزار

اللہ عزوجل آپ حضرات اہلسنت کا سایہ تادیر قائم رکھے اور قبلہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین بجاہ النبی الامین

عاجز محمد ... نگران مجلس مدرسۃ المدینہ (ٹرسٹ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محترم و مکرم جناب صاحبزادہ صاحب دام ظلکم العالی

السلام علیکم! بعد از دعا عرض ہے کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ ہزاروی کی جدائی سے صرف آپ نہیں بلکہ ہر سنیت کا درد رکھنے والا دل بے حد افسردہ اور پریشان ہے۔ وہ نہ صرف

میرے محسن تھے جن کی زندگی کا ہر ہر لمحہ فروغ عشق رسول کے لئے وقف تھا۔ مسلک کا سچا ہمدرد اور غم خوار نبی مدرس کا عاشق ہونے کی وجہ سے قیامت تک آپ بیشمار نور کے مالک ہیں۔

دعا ہے کہ رب العالمین بطفیل رحمۃ للعالمین جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

بندہ احقر نے جنازہ کے موقع پر کوشش کی کہ آپ سے ملاقات ہو جائے مگر خوش قسمتی آپ سے نہ مل سکا، اللہ کریم کا کرم ہوا کہ جنازہ میں شمولیت ملی۔

فقط ابو محمد غلام سرور ہزاروی، ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان صوبہ سرحد

☆☆☆☆☆☆☆

محترم جناب مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب۔۔۔ السلام علیکم

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی رحلت ہم سب عقیدت مند اور ان کے خانوادہ کے لئے بھی عظیم صدمہ ہے جو حضرت صاحب کی شخصیت سے واقف تھے۔ ایک ایسی شخصیت جس نے اپنی تمام عمر دین کے لئے وقف رکھی۔ مجھے یہ بات کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ حضرت صاحب چودہ کروڑ پاکستانیوں میں سے بہترین تھے۔ میرے اس یقین کی بنیاد اللہ کے آخری رسول حضور نبی کریم ﷺ کا وہ فرمان ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے۔ حضرت صاحب نے اپنی تمام عمر اس مقصد کے لئے وقف رکھی۔ رب تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ذات باری حضرت صاحب کے صدقے ہم جیسے گنہگاروں کی بھی بخشش فرما دے۔ آمین اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے رفقائے کار کو حضرت صاحب کے شاگردوں اور ان کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فقط والسلام

ظہور قریشی

نیشنل پارکنگ ایسوسی ایشن آف پاکستان

☆☆☆☆☆☆

محترم مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبارات کے ذریعہ محترم مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب کی رحلت کی افسوسناک اطلاع ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے آمین

ہمارے انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی [illegible] کے لئے بھی گہرے صدمے کا باعث ہے [illegible] مفتی صاحب جیسے مخلص دوست [illegible] سے محروم ہو گیا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ [illegible] میں جاری تحقیقی کام سے [illegible] سرپرستی [illegible] باعث تھی۔ چند سال قبل اس موضوع پر ادارے [illegible] ایک جائزے [illegible] معاونت بھی فرمائی تھی۔ ہم سب اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ان کی دینی خدمات قبول فرمائے اور انہیں اس کی بہترین جزاء سے نوازے۔ آمین

آپ کی خدمت میں آئی پی ایس کی کتاب دینی مدارس کا نظام تعلیم [illegible] مسلک کر رہا ہوں۔ اس کتاب میں صفحہ نمبر 39 سے 57 تک مفتی صاحب کی [illegible] گفتگو شامل ہے۔ آپ [illegible] فرمائیں تو اس کے [illegible] بھی آپ کے ریکارڈ کے لئے ارسال کروا دیں گے۔ ہماری جانب سے مرحوم مفتی صاحب کے اہل خانہ سے بھی تعزیت کر دیجئے گا۔

والسلام

خالد رحمٰن

ایگزیکٹو ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز

☆☆☆☆☆☆☆

بخدمت جناب مولانا [illegible] صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے محترم بھائی آج حضرت مفتی مولانا محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب کی وفات حسرت آیات کی اندوہناک اور غم انگیز خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اپنے نیک بندوں اور علماء حق کی معیت میں جنت الفردوس کا ٹھکانہ نصیب فرمائے آمین

حضرت مفتی صاحب [illegible] العقیدہ [illegible] العلم اور [illegible] شخصیت کے مالک تھے [illegible] ان کی معیت میں ان کی سرپرستی میں [illegible] مشرف کے سامنے مجھے بھی کلمہ حق کہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

میں آپ سے، حضرت مفتی صاحب کے بیٹوں، بھتیجوں، گھر والوں [illegible] اور ان کے تلامذہ، متعلقین، مدرسین، [illegible] اہل سنت، مریدین و مسترشدین سے تعزیت کرتا ہوں

اللھم اغفر لہ وارحمہ واعف عنہ اللھم ادخلہ الجنۃ الفردوس

افسوس [illegible] کی وجہ سے جنازہ میں شرکت [illegible] حاصل ہو [illegible] جامعہ مرکز علوم اسلامیہ کے مہتمم مولانا [illegible] اساتذہ اور طلبہ نے جنازہ میں شرکت کا شرف حاصل کیا ہے۔

والسلام مع الاکرام

[illegible]

[illegible] (جمعیت اسلامی)

[illegible] اسلام آباد

☆☆☆☆☆☆☆

ایک شخص زندگی میں لاجواب تھا

محترم جناب مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب و جملہ صاحبزادگان مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم.....!

یہ خبر [illegible] کی آمد کے ساتھ [illegible] کہ مفتی اعظم پاکستان [illegible] رشد و ہدایت، حضرت شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی ہم کو بے سہارا چھوڑ کر اس جہاں فانی سے خاموشی کے ساتھ کوچ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

چراغ بجھتے چلے جا رہے ہیں سلسلہ وار

ہماری بزم اندھیروں کی زد میں ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور موجودین کو خدمت دین با اخلاص جذبہ عطا فرمائے۔ مفتی صاحب مرحوم نے طویل عرصہ تک اسلام اور سنیت کی فکری علمی، قلمی، تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

مفتی اعظم پاکستان قدس سرہ العزیز کی وفات کی خبر سن کر یوں محسوس ہوا۔ جیسے مسلک حق اہلسنت کی مضبوط طناب ٹوٹ گئی ہے۔

اب ایسے لوگ زمانے میں ملیں گے کہاں

وہ عظیم شخصیت تھے جن کی صحبت میں زندگی تھی، اور سوز تھی۔

بہار اب جو گلشن میں آئی ہے

یہ سب پود ان ہی کی لگائی ہوئی ہے

امام اہلسنت، ماہر شریعت، اہلسنت کی علمی حلقوں میں اعتماد، علم و حلم کرنے والی شخصیت فتاویٰ رضویہ کو نئے انداز میں منظر عام پر لانے والی شخصیت تنظیم المدارس کو منظم کرنے اور دین اہلسنت کے وقار کو بلند کرنے والی شخصیت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ کی صحیح حیات کا احاطہ قلم و قرطاس کے بس کی بات نہیں تاہم حضرت کی حیات مستعار کا اجمالی جائزہ لے کر ممکن متعلقین کے پیغامات، تاثرات اور اظہار محبت وعقیدت کے جذبات کو مرتب کر کے ماہنامہ النظامیہ کے شیخ الحدیث نمبر ترتیب دیں۔ میرا مشورہ ہے۔ اب ہم جیسے لکھے کن شخصیات سے رابطہ کر کے مسلک حق اہلسنت رضویت کے بارے میں معلومات لیں گے یہ سوچ سوچ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان کے کس کس شاگرد سے اظہار افسوس کروں بہت ہی لمبی ہوتی کیا لکھوں۔ حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب سے کیسے اظہار افسوس کروں، مولانا

عبدالستار سعیدی صاحب سے کیسے افسوس کروں، مولانا حافظ حسین رضوی صاحب سے کیسے بات کروں، کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ آپ سب کی سب کی ذمہ داری ہے کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان کی یادگار جامعہ نظامیہ لاہور، شیخوپورہ کو محنت اور قربانی سے اسی معیار پر قائم رکھنے کی کوشش فرمائیں جس پر مفتی اعظم چھوڑ رہے تھے۔ اللہ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے یادگار مفتی اعظم (جامعہ نظامیہ) کو زمانے کی گرم ہوا سے محفوظ رکھے یہ گلشن اسلام یوں ہی پھلتا پھولتا رہے۔

میرے خیال میں جو کام والد ماجد مبارکپور میں جامعہ اشرفیہ کے بانی حضرت علامہ عبدالعزیز مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے سرانجام دیا۔ اسی طرح پاکستان میں حضرت نے جامعہ نظامیہ رضویہ کی شکل میں سرانجام دیا۔ مختلف شعبوں میں کام کیا اور فکر رضا کے امین تھے۔ مفتی اعظم نے سینکڑوں، ہزاروں فکر رضا کے امین کی فوج تیار فرمادی جو فروغ فکر رضا کے لئے سرگرم عمل رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔ وہی کتابوں کی شروحات لکھی جاتی رہیں گی۔ جس طرح مفتی اعظم چاہتے تھے کام جاری رکھنے کی کوشش کریں تو ان کی روح مبارک خوش رہے گی۔

اللہ حضرت کے صاحبزادگان، آپ حضرت کے ساتھیوں کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق واستقامت بخشے۔ جملہ صاحبزادگان مفتی اعظم اور احباب مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے میری جانب سے اظہار افسوس کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر اور مصطفیٰ کریم ﷺ شافع ہوں۔

میں آج کل بیمار ہوں۔ صحت کافی خراب ہے۔ سفر کرنا مشکل ہے۔ افسوس ہے کہ مفتی اعظم پاکستان کے سفر آخرت کے موقع پر حاضر نہ ہو سکا۔ صحت ٹھیک ہوئی تو حضرت کی تربت پر حاضری کا ارادہ ہے جو یادگار مفتی اعظم شیخوپورہ میں ہے۔

والسلام: آپ کے غم میں شریک

دعا گو: ربیعہ محمد طاہر خان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نور اللہ مرقدہ

مسلک سلامیہ کے بطل جلیل عظیم پاسبان اور استحکام مسلک سلامیہ کے عظیم داعی تھے آپ کی ملی و دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ کے لئے اور مقام مصطفی کے تحفظ کے لئے مخلصانہ کوششیں فرمائیں [illegible] سلامیہ کے فروغ اور [illegible] آپ سچے عاشق رسول محبت اہل بیت تھے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے متعلقین اور محبین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

مفتی محمد [illegible] حسین قادری مفتی ... دارالعلوم ... [illegible]

[illegible] جامعہ [illegible] جموں و کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب قدس سرہ العزیز کے وصال سے ہر شخص دردو غم سے نڈھال نظر آتا ہے۔ ملک پاکستان کے لئے یہ سانحہ یقیناً کسی قیامت سے کم نہیں ہے۔ پوری امت مسلمہ مفتی صاحب کے وصال سے بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ مفتی صاحب کی پوری زندگی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا پیکر تھی۔ آپ نے صحیح معنوں میں خدمات دینی کا پرچار کیا اور مسلم امہ کو صحیح سمت دکھائی۔ ان کے کارنامے ہمیشہ عقیدت و محبت کی نگاہوں سے دیکھے جائیں گے۔ ملکی اور دینی خدمات ان سے منسوب ہیں جو مفتی صاحب نے دیئے ہیں آپ بڑے کے عالم دین، عظیم محدث، معلم، بے مثل دانشور، ادیب، مفکر اسلام محقق اور بہت شخصیت تھے۔ خدا آپ کے فیضان کو تا قیام قیامت جاری اور ساری رکھے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے آمین اور پسماندگان کو یہ عظیم حادثہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دارالعلوم محمد (ریٹائرڈ) ڈی۔ ایس۔ پی ناظم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ نقشبندیہ گورنمنٹ

تحصیل استور ضلع دیامر، گلگت شمالی علاقہ جات

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

یہ علماء اہل سنت کے عظیم رہنما اور ملت اسلامیہ تھے آپ صحیح معنوں میں سلام کی عظمتوں کو چار دانگ عالم میں پھیلایا، اور ایسے علماء کرام پیدا فرمائے جو حقیقی معنوں میں اسلام اپنے سینوں میں رکھتے تھے اور ہیں۔ آپ نے تعلیمات اسلامیہ کا فروغ بڑی جانفشانی سے سرانجام دیا۔ ایسے رجال کار پیدا فرمائے جو حقیقی اسلام کے مبلغ تھے اور ہیں

آپ نے مسلک حق اہلسنت و جماعت کی بڑا احسان کیا۔ ان کے شاگرد ہر جگہ مسلک حق مذہب اہلسنت و جماعت کے فروغ و اشاعت کے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔

آپ کی وفات سے مسلک اسلامیہ ایک عظیم قائد و رہنما سے محروم ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور مسلک سلامیہ اور آپ کے متعلقین اور احباب و اقارب کو یہ عظیم سانحہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا محمد بشیر مہتمم مدرسہ [illegible] استور اور گلگت شمالی علاقہ جات)

☆☆☆☆☆☆☆

محب المسلمین مولانا محترم کرم حضرت صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد از دعوات و تسلیمات مسنونہ معروض آنکہ ٹیلی ویژن اور اخبارات وغیرہ کے توسط سے یہ روح فرسا اور کربناک خبر موصول ہوئی کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ برضائے الٰہی دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صاحبزادہ والا شان! یقین فرمایئے کہ اس اندوہناک خبر نے سارے وجود کو مضمحل کر دیا، قلب و ذہن پر غم و الم کا کوہ گراں ٹوٹ پڑا۔ موت العالم موت العالم۔

دل بہت تھا کہ رہا کہ سرمایۂ ملت، محسن اہلسنت، مشفق و مربی، استاذ الاساتذہ مولانا

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نوراللہ مرقدہ

مسلک اہلسنت کے جلیل القدر، عظیم عالم دین اور اتحاد اہلسنت و جماعت کے عظیم داعی تھے آپ کی علمی و دینی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے مملکت خداداد پاکستان میں نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لئے انتھک کوششیں فرمائیں۔ [illegible] اسلامیہ کے فروغ اور اعلاء کلمۃ الحق کے لئے [illegible] سرانجام دیئے۔ آپ سچے عاشق رسول، محب اہلبیت تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو بلند فرمائے اور آپ کے متعلقین اور متوسلین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مفتی سید [illegible] حسین کاظمی، مفتی [illegible] جعفریہ انتظامیہ [illegible]

آزاد جموں و کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب قدس سرہ العزیز کے وصال سے ہر شخص دل سے غمزدہ نظر آتا ہے۔ اہل پاکستان کے لئے یہ سانحہ یقیناً کسی قیامت سے کم نہیں ہے۔ پوری ملت مسلمہ مفتی صاحب کے وصال سے بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ مفتی صاحب کی پوری زندگی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کا پیکر تھی۔ آپ نے صحیح معنوں میں خدمات دینی کا پرچار کیا اور مسلم امہ کو صحیح سمت دکھائی۔ [illegible] کے کارہائے خیر کو ہمیشہ عقیدت و محبت کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔ علمی اور دینی خدمات ان سے منسوب ہیں جو مفتی صاحب نے دیئے ہیں۔ آپ پائے کے عالم دین، عظیم محدث، معلم، بے مثل دانشور اور صاحب بصیرت اسلام [illegible] خصوصیت تھی۔ خدا آپ کے فیضان کو تادم آخر جاری و ساری رکھے اور آپ کے درجات کو بلند فرمائے آمین اور پسماندگان کو یہ عظیم حادثہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

راجہ فیض محمد (ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی) ناظم اعلیٰ مدرسہ محمودیہ غوثیہ گورنمنٹ

تحصیل استور ضلع دیامر گلگت شمالی علاقہ جات

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

مجاہد اسلام، عالم باعمل، مصلح اور مایہ ناز اسلامی مبلغ تھے۔ آپ نے صحیح معنوں میں اسلام کی عظمتوں کو چار دانگ عالم میں روشن کیا، اپنے علم و کرم سے [illegible] حقیقی معنوں میں رد باطل اپنے دور میں رہتے تھے اور ہیں۔ آپ نے تعلیمات اسلامیہ کا فروغ بڑی جانفشانی سے [illegible] پیدا ہوئے جو حقیقتاً اسلام کے سچے [illegible] رہیں۔

آپ نے مسلک حق اہلسنت و جماعت کی [illegible] احسان کیا، اس کے تحفظ و بقا کے لئے [illegible] مسلک حق مذہب اہلسنت و جماعت کے فروغ و اشاعت کے لئے کسی بھی [illegible] نہیں [illegible] ہے۔

آپ کی وفات سے ملت اسلامیہ ایک عظیم قائد دینی ہستی سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے اور ملت اسلامیہ اور آپ کے تلامذہ اور احباب و اقارب کو یہ عظیم سانحہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولوی محمد نذیر مہتمم مدرسہ مصطفویہ [illegible] (گلگت شمالی علاقہ جات)

☆☆☆☆☆☆☆

حسب الحکم [illegible] بخدمت حضرت صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی [illegible]

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد از دعوات و تسلیمات مسنونہ معروض آنکہ [illegible] اور [illegible] وغیرہ کے توسط سے یہ دلخراش اور کربناک خبر موصول ہوئی کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ [illegible] داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صاحبزادہ والا شان! یقین فرمائیے اس اندوہناک خبر نے سارے وجود کو معطل کر دیا، قلب و ذہن پر غم و دکھ کا کوہ گراں ٹوٹ پڑا۔ موت العالِم موت العالَم۔

دل ماننے کو نہیں مانتا کہ سرمایہ ملت، محسن اہلسنت، مشفق و مربی استاذ الاساتذہ [illegible]

قدر جلدی سے داغ مفارقت دے جائیں گے بہر کیف رضا بہ قضاء کے تحت ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم
تسلیم خم ہے رب العزت سے دعا ہے بوسیلہ جناب مقصود کائنات ﷺ حضرت مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت
فرمائے۔ آپ کے روحانی درجات بلند فرمائے آپ کی قبر میں اپنی وسیع رحمتوں اور برکتوں کا
نزول عام فرمائے، جنت میں ﷺ کے دیدار شریف اور شفاعت عظمیٰ سے بہرہ مند فرمائے آپ
رحمۃ اللہ کے کار اور مشن کو زندہ و تابندہ رکھے اور آپ کی جاری ہوئی شمع علم و عرفان کے نور کو
پھیلانے کی آپ کے صاحبزادگان والا شان اور جملہ وابستگان کو توفیق رفیق عطا فرمائے آمین

محترم صاحبزادہ صاحب! ہم سب برادر محترم مولانا سید محمد اسحٰق نقوی مدظلہم مدرسہ سید
ابوذر رضی اللہ عنہ تفہیم القرآن گوجرانوالہ اور جملہ طلباء و علماء و اساتذہ ادارہ کی معیت میں
حضرت استاذی المکرم علیہ الرحمہ کی یاد میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کر کے ان کی روح مبارک کو
قرآن حکیم کے ختمات کا ایصال ثواب کیا ہے۔ اور آج ان شاء اللہ مظفر آباد کے مرکزی مقام پر علماء
کرام کی موجودگی میں حضرت مفتی صاحب کی یاد میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوگا۔ اور ایصال ثواب کا
یہ سلسلہ تادیر جاری رہے گا۔ برادران محترم کو تعزیت پیش کرتے ہوئے ہدیہ سلام عرض کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ رب کائنات آپ اور برادران محترم کو قبلہ مفتی صاحب کی مفارقت کا
صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی روح آپ پر راضی رہے۔

اور ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی آپ اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ محترم مولانا
سعید احمد صاحب، صاحبزادہ عبدالحق، صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ، و دیگر عزیزان کو تعزیت اور سلام
اخلاص عرض ہے۔

والسلام مع الاکرام شریک غم طالب دعا محمد اسماعیل
پروفیسر سید شبیر حسین نقوی
مظفر آباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم! ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت والا کے صاحبزادگان اور جملہ متعلقین کی خدمت میں اپنے ٹوٹے ہوئے الفاظ
کے ساتھ تعزیت پیش کرتے ہیں۔

خاموش تحریک اب ہم سے جدا ہوگئی۔

حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ایک شخص، ایک انجمن، ایک تحریک، ایک مجاہد، ایک استاد
ایک مفکر، ایک مدبر وہ سب کچھ جو قرون اولیٰ کے علماء کرام میں پائی جاتی وہ صفات کے مظہر
تھے ان کا یہ سبق ہر لحاظ پر کھا جائے اور ان کا مشاہدہ کرنے کا سبق دیا، شاید ہی کہیں، وہاں
سے کسی لالچ کے بغیر بے لوث کردار ادا کر کے اخلاص و خاموشی سے چٹائی پر بیٹھ کر درس دیتے۔ بچے
یک رو چٹائی پر لاتعداد عظیم مدرسین بنا ڈالے۔ اہلسنت کی تدریس کوتاہیوں اور غفلت کی بے مثال
عملی طور پر نشاندہی کی بلکہ ہر قسم کی تالیف اور تصنیف کا کھیل کر صرف اور صرف عمل کا سبق دیا اور
خود بھی کر کے دکھایا۔ جب تحریک کے میدان میں باطل سے ٹکرائے تو وہ کچھ کر دکھایا جو تمام وسائل
رکھنے والے بھی نہ کر سکے۔ تحریک کے دوران جیل میں اہلسنت کے لئے، جہاں بھی گئے اور وہاں ان کے خلاف
ارشد ہوں گے اور اللہ جل شانہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کی قبر تا قیامت زندہ رہے گی
ہمارے لئے مشعل راہ ہوگی۔ یقیناً یہ صدمہ بڑی کا غم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب سنیوں کو یہ غم اور
صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے اور بہترین بدلہ عطا کرے۔ حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کے ادھورے چھوڑے ہوئے کام مل کر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ہماری تعزیت جو صوبہ سندھ کے دورہ پر ہوں اور اس کی شاخوں کے چپہ چپہ سے بھی
ہے جس پر پہنچنے والی ضرورت آج رحمت میں چھپا دی گئی لیکن ان شاء اللہ انکی قیامت تک روشنی رہے گی

(آمین) (دعاؤں کا طالب)　　مفتی محمد عارف سعیدی

ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ سندھ

واجب الاحترام حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی اور واجب الاحترام
حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی اساتذہ [illegible]

السلام علیکم

گزشتہ روز اخبارات سے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمت اللہ العالیہ کے سانحہ ارتحال کی اطلاع ملی۔ دل بہت [illegible] میں بہت رنج ہوا اس سے [illegible] میں کم بیٹھ رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ آپ تمام حضرات اور ان کے لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی استقامت اور صبر عطا فرمائے۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے مجھ کو تقریباً ۲۸ سال سے نیاز حاصل تھا اور وہ مجھ پر بے پناہ شفقت فرماتے تھے خصوصاً تذکرہ محدث سورتی کی تصنیف کے دوران انہوں نے مجھ سے جو تعاون فرمایا تھا وہ ان کا مجھ پر ہی نہیں تمام سنیوں پر احسان ہے مفتی صاحب تصنیف و تالیف کے حوالے سے بڑی انقلابی سوچ رکھتے تھے جس سے آپ حضرات بخوبی واقف ہیں کیونکہ آپ کو ایک طویل عرصہ ان کی رفاقت اور قیادت میں مسلک اہلسنت کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ اس سانحہ پر سوائے دکھ کے اظہار اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کے اور کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم مفتی صاحب کی اسلام کے لئے خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی روح کو تاقیامت اس کا اجر عظیم عطا فرماتا رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

دعائے خیر و برکت کا طالب　　خواجہ رضی حیدر

B.67 4 بلاک نمبر 10 گلشن اقبال کراچی

☆☆☆☆☆☆

محترم المقام مہتمم صاحب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور زیدمجدہ

سلام مسنون! الحمد للہ بخیریت۔ صورت احوال یہ ہے کہ قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے
وصال کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا۔ اہل سنت و جماعت ایک عظیم مفکر محقق اور شفیق شخصیت سے محروم

ہو گئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے اس عظیم رنج و صدمہ پر بہت سے ناتواں ہیں۔ جن کو صاحب تحریر میں لانا ممکن ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمائے

اور دوسروں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میں اور میرے مدرسے تمام طلباء و اساتذہ کرام اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ جنازہ میں شرکت ہوتی لیکن رش کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اس لئے خط کے ذریعے تعزیت کرتا ہوں۔

فقط والسلام

صاحبزادہ سید پاس حسین شاہ　　مہتمم جامعہ سلامیہ اشاعت ... پاکستان ... چکوال

☆☆☆☆☆☆☆☆

جناب برادر محترم مولانا عبدالمصطفیٰ صاحب مدظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ　　سلام مسنون کے بعد عرض ہے کہ آپ کے والد گرامی قدر، حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی اطلاع ملی۔ اس افسوسناک خبر کے سنتے ہی دلی رنج و صدمہ پہنچا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک جید عالم دین اور ممتاز ماہر تعلیم تھے۔ اور مفکر اسلام اور ولی کامل تھے۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک وفات سے اہلسنت و جماعت اور مسلمانوں کا ناقابل تلافی نقصان ہوا لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا حکم تھا۔ رب اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کو اور جملہ سوگواران کو اور ہم کو یعنی سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اللہ تبارک وتعالیٰ حضور نبی کریم ﷺ کے صدقہ اور وسیلہ جلیلہ سے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ قبلہ کے درجات اور مراتب بلند سے بلند تر فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اللہ کریم جل جلالہ حضرت مفتی صاحب کے مرقد مبارک پر اپنے نور و تجلیات کا نزول جاری رکھے آمین اللہ تعالیٰ آپ کو اور مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے یادگار اور چشمہ فیض جامعہ

نظامیہ رضویہ (دونوں جگہ، لاہور اور شیخوپورہ) کو آباد و شاد اور سلامت رکھے کہ طلبہ اس چشمہ فیض سے فیض یاب ہوتے رہیں اور یہ سلسلہ جاری رہے۔ آمین ثم آمین۔ بہ تعلق یار محمد اعظم میری طرف سے آپ سب برادران صاحبزادگان اور اہل خانہ کو تعزیت اور سلام قبول ہو۔

آپ مجھے نہیں جانتے ہوں گے کیونکہ آپ سے میری ملاقات نہیں ہوئی اور حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دوبار (جامعہ قادریہ رضویہ) فیصل آباد میں ملاقات ہوئی تھی۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، میرے والد صاحب علیہ الرحمہ کے دوست تھے میں اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کا شریک ہوں۔

فقط والسلام آپ کا شریک غم بھائی

صاحبزادہ وقار النبی، جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

☆☆☆☆☆☆☆

محترم و مقبلہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال ایک صدمہ ہے جس کا درد مدتوں اور سالوں میں رہے گا۔ آپ کا جانا گلستان رضا کے لئے ایسا خلا ہے جس کا پر ہونا مشکل ہے۔ فکر رضا کے لئے آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ دنیائے اہلسنت اور عالم اسلام کے ایسے تابندہ ستارے تھے جس کی روشنی سے بے شمار گمراہ لوگ راہ راست پا گئے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

صاحبزادہ سید محمد ناصر حسین گیلانی

درگاہ عالیہ قادریہ [illegible] چک سادہ شریف گجرات

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت گرامی منزلت علامہ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی صاحب

ہدیہ سلام مسنون۔ بعد ازیں خلوص مشحون۔ برادر مشفق و معظم حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کا صدمہ شدید ہے اور ایسا صدمہ اور ملال ہے کہ دوسرے رنج و غم اور صدمات کو بھلا دیا۔

کل رات فون پر یہ خبر ملی وہ اثر قلب و جگر پر بجلی بن کر گری۔ دوبارہ فون کر کے تحقیق کی یقین کرنا بڑے ہی جگر سے انتہائی مشکل ہو گیا۔ کل رات بھی یہاں بارش ہوتی رہی اور آج دن بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا یہ کوئی عذر نہیں آپ کو بخوبی علم ہے کہ فقیر گزشتہ سال سے مسلسل علیل ہے اور مختلف عوارض لاحق ہیں، علاج بھی جاری ہے۔ سفر نہیں کر سکتا اپنی علالت و نقاہت بھی خود میرے راہ میں [illegible] ولی عہد نہیں، فقیر کے لئے یہ صدمہ بلکہ [illegible] ناقابل برداشت تھا حضرت محترم برادر مشفق و معظم علیہ الرحمۃ کے جنازہ مبارک کا منظر میں دیکھ سکتا لوگ جو اہلسنت [illegible] کہتے ہیں لیکن جو بھی نہیں یہاں [illegible] ہے۔ میرے بیٹے بتاتے ہیں کہ عالم بے خودی اور وارفتگی میں میرے منہ سے بار بار یہ الفاظ نکل رہے تھے، چھوٹے بھائی مفتی صاحب۔ بھائی مفتی صاحب بھی چھوڑ گئے۔ واہ بھائی مفتی صاحب۔ رات بہت تاخیر سے کچھ دیر کے لئے آنکھ لگی۔

کروٹ کروٹ یہی خیال رہا اور سر و آنکھ بھی رہی اور یہی کیفیت اب بھی ہے وہاں حاضر ہو کر میں کس طرح برداشت اور ضبط کرتا۔ فقیر ان کے مریدین، متعلقین و اولاد اور دوستوں کو [illegible] ۱۹۴۸ء سے ان کی رفاقت اور باہم محبتیں شفقتیں شامل حال تھیں وہ سب یکے بعد دیگرے یاد آتی ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ ان سے اتنی موافقت رہی کبھی کسی معاملہ میں اختلاف نہیں ہوا۔ مسئلہ [illegible] میں کسی نے مجھے کچھ بتایا جو فقیر کے اکابر کے موقف و مسلک سے معارض تھا فقیر نے عرض کیا تو فوراً ان کے ایک فتویٰ اور ایک مفصل مکتوب کے ذریعے فقیر کو مطمئن کر دیا۔ ایک فتویٰ فقیر کے ایک عزیز [illegible] محمد نعیم احمد قادری رضوی شہید ازہری کے نام مفصل ارسال فرما کر اکابر کے مسلک حق سے

سے مخالفت فرمائی۔ دین کو خوب بحمدہ سکون اقرار ملا تو حضرت مکرم علیہ الرحمۃ کی ۱۴۲۲ھ میں رحلت پر
لکھوں کا سوال تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ ان کی قبر کو اپنے حبیب و محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے انوار سے منور فرمائے۔ ان کا علمی و روحانی فیض سدا جاری و ساری رہے۔ بہت سی دینی
تعمیرات جن کو وہ ساری زندگی کے چلے تھے ان کو مسلسل جاری کام کرتے رہے۔ وہ ان حضرت ہوتی تھی
وعادی اور شادی کی تمیں خاموشی سے تعمیر کی شکست کا رہے کے بادل تھے ایک بار
کراچی میں ایک تعلیمی سیمینار امام اہلسنت نائب اعلیٰ حضرت حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہ
کے نامی اکمل بہت بڑے عالم صاحب اور کی نے کہا حضرت محدث اعظم پاکستان کا شاگرد ہو
اور فارغ التحصیل کوئی نہ ہو یہ نہایت کام ہے فقیر کا دعویٰ ہے اور حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم
ہزاروی علیہ الرحمۃ کی طرف تھا اور اس میں خیال نہ ہو کہ مطلق سہو تعلیم نہیں ہو سکتا۔
جامعہ نظامیہ رضویہ اور شیخوپورہ والیہ دارالعلوم نہیں باقضہ تعالیٰ ایک عظیم یونیورسٹی
اور ہزاروں تلامذہ ان کی تعلیم علمی یادگار ہیں اس کے خلوص پر ان کے تدبر فکر سے بے لوث خدمت
کریں گے تو کامیاب وکامران ہوں گے۔ ایک مضبوط مستعد اور کامل مخلص اور بے لوث ٹیم
کے ساتھ میدان تدریس و انتظامیہ میں ہے اور وہ بفضلہ تعالیٰ وہ کام کر گئے جو اور جگہ صدیوں میں
نہ ہوا۔ دینی لگن مسلکی تڑپ ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی تھی۔ اسی خلوص و بیداری تڑپ اور لگن محنت
شاق سے حضرت کے تلامذہ بھی خدمات انجام دیں گے تو جامعہ نظامیہ رضویہ شاہراہ ترقی پر اور
سعد بھی رہے گا۔ سراپا اخلاص و نیاز حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم شرف قادری، حضرت علامہ حافظ
عبدالستار سعیدی، حضرت مولانا گل احمد عتیقی، حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب صدیقی، اور دیگر ایثار پسند
اور دردمند مخلص تلامذہ کے لئے یہ فکر ہو گا کہ جامعہ نظامیہ رضویہ کی بلا ترقی و عروج کے لئے مسلسل
سعی جاری کریں۔ انہوں نے اور میں رحلت فرمانے سے کی حد سو گوار نظر آ رہی ہے۔ ملک بھر میں
اداسی چھائی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔
فقیر شاعر تو نہیں لیکن اسی رنج و ملال کے عالم میں چند اشعار مرثیہ زبان پر آ گئے جو فقیر

کے قلبی احساسات کی عکاسی کرتے ہیں۔

ساتھ ہے اور پیارا رحمت عبدالقیوم
حادثہ ہے روح فرسا رحمت عبدالقیوم

اور یہ کہ

آج تو سید و سردار بھی جاتے ہیں
مفتی اعظم و رضا لینے کو بھی آتے ہیں

(سید دو عالم سے مراد علامہ ابو البرکات سید احمد قادری رضوی اور حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہما)

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کے درجات
بلند فرمائے آپ کا علمی و روحانی فیض جاری و ساری رہے اللہ تعالیٰ جل وعلا آپ کے پسماندگان
کو صبر عطا فرمائے آپ کے سوگواروں کو صبر جمیل عطا فرمائے آپ کی [illegible]
کو آپ کا صحیح جانشین و عامل بنائے آمین

محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی

[illegible] خطیب جامع مسجد فریدیہ بوریوالہ

(حضرت مکرم [illegible] علالت و نقاہت کے باعث فی الوقت زیادہ
علیحدہ علیحدہ نہیں لکھ سکا۔ معذرت خواہ ہوں۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت صاحبزادہ علامہ محمد مفتی ہزاروی [illegible] اللہ تعالیٰ شرفا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بڑا دوہرا صدمہ کے ذریعے مخدوم العلماء محمود مدارس اہلسنت قبلہ مفتی صاحب قدس سرہ
العزیز کے انتقال پر ملال کی خبر پڑھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون خبر پڑھتے ہی جسم پر رعشہ سا طاری
ہو گیا۔ آپ کو مسلک کے پاسبان سے یتیم کر گئے حضرت قبلہ مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ جیسی

عظیم محسن اور عظیم علم دوستی سے ہاتھ دھونے پر آنسوؤں کا سہارا لیا۔

تین دن تک میرے حواس مجھے یہ تعزیتی کلمات ہوش سے لکھنے کی اجازت نہ دے رہے تھے۔ اس عالم درماندگی و یتیمی میں سوائے صبر کے در کر ہی کیا سکتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کو جملہ اہل خانہ پر بیج عزیز و احباب آپ کے شاگردوں کو علماء و مشائخ کو اور اہلسنت کو یہ عظیم سانحہ ارتحال صبر و استقامت سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

بلاشبہ حضرت قبلہ مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ جیسے رجال صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں مگر یہ بھی حق ہے کہ "الولد سر لابیہ" اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ بوسیلہ طہ و یٰسین ﷺ آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو عظیم والد کا حقیقی علمی و عملی جانشین بنائے۔ آپ سب حضرت کے مشن کو ان کی روح کی سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے غم میں برابر کا شریک آپ کا بھائی

عبدالرحیم رضوی

مرکز اہلسنت [illegible] جامعہ بہجت القرآن ملتان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محترم و مکرمی قبلہ علامہ مولانا محمد عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک طالب علم ہی نہیں بلکہ مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب کے متعلق کچھ تحریر کیا کروں بلکہ پورے پاکستان کو ان کا تعارف بھی طرح ہے۔ مفتی اعظم پاکستان کسی کی بھی تعارف کے محتاج نہیں جن کو کئی، ان کی اعلیٰ دوستی علمی کام، محبت و شفقت کے حسن پہلو کی طرف بھی نظر کی جائے ہر پہلو سے مکمل تالیف و تصنیف اور درس و تدریس کا مجموعہ تھے۔

1987ء کی بات ہے جب میں مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں زیر تعلیم تھا اس وقت سے انتقال تک مفتی صاحب کی علمی دوستی کا مکمل کارنامہ ہی دیکھا مفتی صاحب کا ایک اہم اصول تھا کہ وقت کی پابندی کرتے تھے خواہ وہ مدرسے میں تدریس یا کہیں اور کسی محفل میں شرکت کریں۔ ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ کھانے کے ناقص ہونے کی وجہ سے تمام طلباء نے ہڑتال کر دی اور تمام اساتذہ کرام بھی پریشان ہو کر خاموش ہو گئے کیونکہ تمام طلباء کا رویہ ہی ایسا تھا لیکن جس وقت مفتی صاحب مدرسہ میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ پیارے طالب علمو! آپ یہاں پڑھنے کے لئے آئے ہو یا اچھا بہتر اور مزیدار کھانا کھانے، بجلی پنکھوں کے کاموں میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرنے آئے ہو۔ تو تمام طالب علم مفتی صاحب کی گفتگو جو شفقت، محبت و خلوص سے بھری تھی بہت ہی شرمندہ ہوئے اور اسی کھانے پر قناعت کرتے اپنی اپنی کلاسوں میں چلے گئے اور اسباق شروع ہو گئے کیونکہ انہوں نے جو گفتگو کے درمیان بہت بات طالب علموں کے سامنے رکھی کہ اچھے اور لذیذ کھانے تو ہوٹلوں اور گھروں میں پائے جاتے ہیں اور صرف مقصد کھانا ہی ہوتا ہے نہ کہ کچھ سیکھنا اس لئے مسلمان جب کچھ پانے کی، سیکھنے کی خواہش کرتا ہے تو اس کو کوئی نہ کوئی چیز ضرور کھونی پڑتی ہے جہاں لئے آپ سب کی بھی سمجھیں کہ ہم نے پڑھنے کے دوران اچھا کھانا اور پینا اور سونا ترک کیا اسی کو کھو دیا۔ اگر آج تم دنیاوی چیز کو کھو گے تو جب ہی آپ سارے کل اچھے عالم، معلم اور مہتمم بن سکیں گے۔ اور ان باتوں کا طلباء پر گہرا اثر ہوا۔ اور ایک یہی نہیں بلکہ اسباق کے دوران بھی جہاں مفتی صاحب کی سختی ہوتی تو اس کے ساتھ ساتھ اتنی شفقت اور پیار دیتے کہ پتہ ہی نہ چلتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ نے ہم پر سختی یا غصہ کیا۔ اگر کوئی سبق سمجھ میں نہ آتا تو اس کو تقریباً کئی مرتبہ سمجھا کر جاتے تھے اور کند ذہن طالب علم بھی اس کو آسانی سے حل کر لیتے تھے۔ اس طرح میرا پڑھنے کا دور اختتام پذیر ہوا اور میں دورۂ حدیث کرنے کے بعد فارغ ہوا اور انہوں نے ہم کو ڈھیروں کروڑوں دعاؤں اور تحفوں سے نواز کر اور دستار پہنا کر رخصت کیا اور اپنی آنکھوں میں جدائی کا غم اور آنسوؤں کا سیلاب تھا۔ اور اس کے بعد جب بھی مجھے کوئی کام یا مسئلہ درپیش آیا ہوگا تو حضرت

صاحب نے جس طرح نام کا حق ادا کر کے دکھایا اور کسی ایسی ہستی ہوگا۔ میں ایک ادنیٰ سا مسکین سا اور معمولی سا طالب علم ان کی خوبیوں اور اچھائیوں کو کیا بیان کروں بلکہ وہ تو خود ہی علم و عمل کا ایک مجسمہ تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں، برکتوں اور عظمتوں کا نزول ہو اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی سفارش اور ان کا سایہ ہمیشہ آپ پر رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو جنت الفردوس میں ارفع و اعلیٰ کامل مقام عنایت فرمائے اور ہم سے ... حشر تک کی تمام منزلوں کو آسان کرے اور قیامت کے دن حضور پاک ﷺ کی سفارش سے ہمیں ... اور اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں نصیب فرمائے اور ... سے ہمارے ہاتھوں سے جام کوثر کے جام نصیب فرمائے۔ آمین

خاکپائے مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ

والسلام۔ محمد ادریس قریشی

متعلم جامعہ فرقانیہ ... مرکز ... کیمپ ... آزاد کشمیر۔

☆☆☆☆☆☆☆

محترم جناب ایڈیٹر صاحب مجلہ ...

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر دور میں علماء حق نے اسلام کو ... مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹے لیکن وہ اپنے مشن سے نہ ہٹے، نہ جھکے نہ ... احقاق حق اور ابطال باطل ان کا مرغوب اور محبوب مشغلہ رہا ان کی حق گوئی سے باطل کے ایوانوں میں لرزہ طاری ہوا۔ مسند تدریس پہ جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم کو مستفید فرمایا۔

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی ذات گرامی حق و صداقت کی علم بردار اور عشق رسالت مآب کا کامل و اکمل مرقع تھی، محدث اعظم پاکستان کا یہ رجل رشید اور شاگرد خاص فارغ التحصیل ہونے کے بعد لاہور کے ایک ... سے ... گیٹ میں ایک درخت کے سائے تلے آ بیٹھا جہاں

دھوپ کی شدت و حدت سے بچنے کے لئے سایہ تک میسر نہ تھا۔ زاد ... و عشق ... سے ذرا ... جس ... قدرت کی بارگاہ میں بیٹھا ہو وہ کب کسی کو خاطر میں لاتا ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے جامعہ نظامیہ رضویہ ... گیٹ کی عظیم الشان عمارت تعمیر ہو گئی۔ تعمیر سیرت کے اس سدا بہار چمن میں تقریباً ایک ہزار سے زائد طلبہ قرآن و سنت کے علوم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔!

حضرت مفتی اعظم پاکستان صاحب مسند تدریس پر جلوہ فرما ہوئے تو قال اللہ و قال الرسول کی ... ایک عالم کو ... علمی، ملی، قومی اور دینی خدمات اس قدر گراں قدر ہیں کہ احاطہ ممکن نہیں۔ آپ نے اتحاد بین المسلمین کے لئے ... وقف کئے ... تنظیم المدارس نے ناظم اعلیٰ منتخب ... محسوس ہو کہ یہ منصب صرف آپ ہی کو ... نظم و نسق ... کہ اس کی مثال نہیں ملتی ... منصب صدارت کا عہدہ تفویض ہوا تو تمام آخری ... اس منصب سے وابستہ ہے اور ... فرائض منصبی کو ... غلام مصطفیٰ ﷺ کے علاوہ کے لئے آپ کی خدمات کو آنے والا مؤرخ فراموش نہیں کر پائے گا۔

حضرت مفتی صاحب کے انتقال کی خبر پڑھ کر اچانک سکتہ میں آ گیا۔ ہوش و حواس اور اعصاب شل ہو گئے یقین نہیں آ رہا تھا کہ حضرت مفتی صاحب مر گئے ہیں حضرت مفتی صاحب مرے نہیں امر ہو گئے وہ ہمارے دلوں میں تا ابد زندہ رہیں گے عشق رسالت سے معمور دلوں کو موت کبھی نہیں آتی پردہ کر جاتے ہیں۔

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
اس جہاں سے چھوٹے وہ تو اپنے گھر گئے

خداوند قدوس ہی قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کرتا ہے۔ جس نے تاجدار کائنات جیسی اعلیٰ وارفع اور محبوب ترین ہستی پر موت کا پردہ حائل ہو وہاں اور کون بچے گا۔ سچ فرمایا خانہ انقلاب پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری نے مفتی صاحب کی وفات اہل لاہور کی نہیں عالم اسلام کی موت ہے

مفتی اعظم پاکستان کو خدائے قدیر نے بے پناہ صفات سے متصف کر رکھا تھا۔ وہ ہر دکھ اور کرب خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتے۔ لیکن طلباء کا دکھ ان سے کبھی برداشت نہ ہو سکا۔ گرمی ہو یا سردی علیل ہوں یا صحت مند ہوں، جامعہ نظامیہ آ کے طلباء کو پڑھاتے۔ یہی ان کی زندگی کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔

دم واپسی تک یہاں قیام رہا [illegible] صبح جامعہ تشریف لائے بچوں کو حدیث شریف کا درس دیا اور فرمایا علم سے لگاؤ رکھو زندگی کو اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے وقف کر دو۔ بچوں نے بھی حضرت کو دیکھا اور پڑھا [illegible] اسی روز اپنے تمام [illegible] دار العلوم [illegible] پورہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آخری بار اپنے لگائے ہوئے چمن کو دیکھا اور چند لمحوں بعد علم و عمل کا یہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اچانک سے یوں روٹھ کے چلے گئے جیسے ہم سے کوئی خطا سرزد ہو گئی ہو۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی وفات سے صرف اہل لاہور، جامعہ نظامیہ کے علماء اور صاحبزادگان ہی یتیم نہیں ہوئے ان کی وفات سے اہل پاکستان بالعموم اور اہل لاہور بالخصوص ایک بے باک، نڈر، حق گو، راست باز اور پرکار شخصیت سے محروم اور یتیم ہو گئے۔ [illegible] سال قبل ادارہ منہاج القرآن جاتے ہوئے حضرت سے ملا۔ ایک رمضان کی ملاقات کے بعد [illegible] کہ میں اس ادارے کا ہو کے رہ گیا۔ سوچتا ہوں اب لاہور جاؤں گا تو کس سے ملوں گا۔ مشفق و مہربان شخصیت تو دنیا سے چلی گئی میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں اپنے دکھ اور رنج و غم کو الفاظ کا جامہ پہنا سکوں۔ مجھ سے حضرت مفتی صاحب کے ہونہار شاگرد [illegible] قریشی صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ نے [illegible] تاثرات لکھنے کو کہا۔ میں آخر میں [illegible] دعا ہے خدائے قدیر ان کے جملہ شاگردوں معتقدین اور لواحقین کو یہ عظیم سانحہ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے اور حضرت قبلہ مفتی صاحب کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے لگائے ہوئے گلستان سے تا ابد علم و عرفان کے چشمۂ فیض کے سوتے ہوتے رہیں۔ حضرت مفتی صاحب کے جملہ شاگردوں

بالخصوص علامہ عبد الحکیم شرف قادری، علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی، اور صاحبزادگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہوں کہ خالق کائنات ان حضرات کو یہ صدمہ جانکاہ برداشت کرنے کی قوت مرحمت فرمائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مفتی اعظم پاکستان کے یہ ہونہار شاگرد جامعہ نظامیہ کے گلستان کو مرجھانے نہیں دیں گے اور اس گلستان کی بقاء اور آبیاری کے لیے جدوجہد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

صدا بہاریں اس باغ کدے گلاں دا آوے
ہون فیض ہزاراں تائیں ہر کوئی پھل کھاوے

والسلام غلام رسول [illegible] ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن ضلع [illegible]
خطیب مرکزی جامع مسجد [illegible] شریف [illegible] آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆

محترم جناب حافظ محمد عبد الستار سعیدی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

استاذ العلماء، حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سربراہ اہل سنت و جماعت تھے آپ کے دینی اور ملی کارنامے ہمیشہ کے لیے [illegible] پر ثبت رہیں گے۔ آپ نے زندگی بھر اسلام کی خدمت اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کے تحفظ میں بے پایاں خدمات سرانجام دیں۔ آپ اہل سنت و جماعت کے عظیم محسن تھے۔ آپ کی قائم کردہ دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ سے بے شمار مربی، کارکن اور علماء پیدا ہوئے جو اس وقت دنیا کے مختلف خطوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف کار ہیں۔

آپ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سچے جانشین اور [illegible] تھے۔ آپ امام احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات و نظریات کو فروغ دینے میں [illegible] کوشاں رہتے تھے۔

راقم الحروف استاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد اور نسبتی بیٹا ہونے کی وجہ سے آپ سے ایک خاص نسبت رکھتا ہے۔ کیونکہ محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ [illegible] تھے۔ آپ کے وصال سے ملت اسلامیہ ایک عظیم دینی پیشوا سے محروم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے [illegible] کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ [illegible] محمد قادری

ضلع مفتی مظفرآباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا [illegible] [illegible] کے بغیر تو پورا کار [illegible] ہے۔ کیونکہ عاشقی کے [illegible] میں [illegible] دنیا ہے۔ [illegible] کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا اور [illegible] سے بچھڑنا قیامت ہے۔ مفتی صاحب چونکہ اپنے محبوب حقیقی کی بارگاہ میں حاضری کے لئے حاضر ہو گئے ہیں تو اس امتحان گاہ سے نکل کر [illegible] ہو گئے ہیں۔ اللہ کے حضور عرض گزار ہیں کہ مولا میں نے اپنی ساری زندگی تیرے دین اور تیرے محبوب کی احیائے سنت کے لئے وقف کر دی ہے۔ [illegible] ان کی جدائی [illegible] ہے۔ مگر وہ کامیابی کی بلندیوں پر ہیں [illegible] ہیں۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف خدمات دینی کا صدقہ ہے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو مزید ترقیاں اور بلندیاں عطا فرمائے۔ آمین

میاں محمد شفیع

سجادہ نشین دربار عالیہ [illegible] شریف ضلع مظفرآباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محترم و مکرم حضرت علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی وفات کی خبر سن کر آپ کے عقیدت مندوں میں یقیناً قیامت صغریٰ برپا ہے۔ عقیدت مند تو مجبور ہیں مگر وہ لوگ جن کا تعلق حضرت مفتی صاحب سے قریب کا ہے۔ [illegible] حضرت مفتی صاحب کی [illegible] علمی [illegible] کے معترف نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مفتی اعظم کو [illegible] عطا فرمائی تھی۔ آپ اہلسنت و جماعت کی [illegible] کی طرح سے [illegible] تھے۔ [illegible] کے لئے مختلف طرق [illegible] سے انہیں احساس [illegible] کے نئے آپ نے علوم [illegible] کو [illegible] دیا۔

اور [illegible] اہلسنت و جماعت [illegible] مسلک کی ترجمانی کے لئے امام احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات و افکار کو پیش کیا اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ رضویہ کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لا کر [illegible] امام احمد کا [illegible] تکمیل کا شرف تھا۔

محمد جمیل احمد رضا القادری فاضل جامعہ [illegible] شریف

خطیب جامع مسجد [illegible] مظفرآباد آزاد کشمیر

پرنسپل [illegible] القرآن [illegible] آزاد کشمیر مظفرآباد

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب کے وصال سے ملت اسلامیہ کو عظیم صدمہ اور نقصان ہوا ہے۔ مفتی صاحب رحمہ اللہ صحیح طور پر اپنے اسلاف کی تصویر کشی کرتے تھے۔ اسلام اور اہل اسلام کے سچے عاشق تھے۔ پابند سنت و شرعی انداز کے محافظ تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی کو اسلام کی اشاعت و خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اور اس کام

پر عمل پیرا ہوسکتا ہے تھے۔ آپ نے اپنی حیات میں لوگوں کو نبی کریم ﷺ کا سچا عاشق اور بالخصوص اپنے علاقہ کو بڑی الرسول کا درس دیا۔ اور حقیقت میں عشق رسول کے بغیر ساری زندگی بے معنی اور روحانیت سے خالی نظر آتی ہے آپ نے حق کی عظمتوں کا پرچار، مقام رسالت و نبوت کا درد و احساس پیدا فرمایا۔

صاحبزادہ میاں عبدالوحید برکاتی

سابق رکن مرکزی زکوٰۃ کونسل آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ کے وصال سے عالم اسلام بالخصوص اور پوری دنیا بالعموم ایک عظیم قائد، ایک بے لوث اور بے باک پیشوا سے محروم ہوگئی ہے۔ مولانا گرامی قدر کے لوگوں کو سورج کی تابانی میں تلاش کرنا چاہے تو ان کو گردش ایام کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ نجوم کو اپنی تابانی سے صاف کرنا پڑیں گے۔ آفتاب ہزار ہا چکر کاٹے گا اور ماہتاب کو بھی سوسوں کی پیچیدہ گتھیوں کا سامنا کرنا پڑے گا تب جا کر اس کو وہ حق شناس مفتی عبدالقیوم کی صورت میں نظر آئے گا اور کہیں ایسا ہو کر صرف گوہری کا حصہ ہزاروں ٹکڑے ہو جاتے جاتے ہیں تب جا کر مقصد ملتا ہے مفتی صاحب کی شان بھی ایسی ہے۔

صاحبزادہ میاں عبدالمجید صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ نوشہ سالک آباد شریف

وادی نیلم ضلع مظفرآباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی صاحب

السلام علیکم.....

حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب کے وصال سے آنکھیں پر نم اور دل رنجیدہ، ذہن لاغر اور روحانیت پژمردہ نظر آ رہی ہے۔ مفتی صاحب بظاہر ہماری نگاہوں سے غائب ہیں لیکن تا دم حشر اور مابعد آپ ہماری سوچوں کا دھارا ہے نظریات اور افکار کا

محور اور اثاثہ رہے ہیں جانوں میں شہنشاہوں کی مانند راج کرتے رہیں گے۔

آپ نے جو نظام اور جو دستور بحال رکھا اس کی ہمیں ہمیشہ پاسبانی کرنی لازم ہے۔ مملکت اسلامیہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ کی خاطر آپ نے انتھک کوشش کی اور اسلام کی عظمتوں کا سکہ منوایا۔ تحریک ختم نبوت جمعیت علماء پاکستان تنظیم المدارس اور اسلامی درسگاہیں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور شیخوپورہ آپ کی جانفشانی کا ثمر ہیں۔

صاحبزادہ مولوی محمد فاروق ناظم اعلیٰ مدرسہ انوار المصطفیٰ موری ساداں وادی نیلم

تحصیل اٹھمقام ضلع مظفرآباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆

وما　　کان　　قیس　　هلکه　　هلک　　واحد

ولکنه　　بنیان　　قوم　　تهدم　　ا

گرامی قدر جناب علامہ مفتی عبدالمصطفیٰ قادری صاحب و جمیع صاحبزادگان کرام حضرت مفتی مرحوم و مغفور۔ سلام مسنون مزاج گرامی

آج کن الفاظ سے میں آپ کو صبر کی تلقین کروں کہ خود میرا صبر قابو میں نہیں ہے۔ آپ کے عظیم المرتبت والد کی رحلت ایک فرد کی موت نہیں بلکہ ایک ادارے، ایک انجمن، صداقت و شائستگی، انکسار، سادگی، دیانت، وقار، سنجیدگی، اپنے مقصد میں لگن اور ایک عہد کی موت ہے۔ کاش اس موت سے پہلے موت آئی ہوتی۔

مفتی صاحب سلف کے علم و فضل، تقویٰ و طہارت اور کردار کی پاکیزگی کے سچے امین تھے وہ پاکستان میں اعلیٰ حضرت کے مسلک عشق و محبت اور ان کے مشرب شریعت و سنت پر سختی سے کاربند ہونے کے ناطے سے منفرد حیثیت کے مالک تھے جامعہ نظامیہ رضویہ کی بلند و بالا عمارتیں، اشاعتی کام ہزاروں کی تعداد میں ان کے تلامذہ ان کے اخلاص، للہیت، اور عزم و ارادے کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں۔ وہ باتوں کے بجائے عمل کے قائل تھے۔ مفتی صاحب ہاتھ کے کھلے دل کے سخی تھے۔

ان کا دسترخوان بڑا وسیع تھا۔

وہ فروتنی، عاجزی و انکساری کا پیکر تھے۔

فروتنی است دلیل رسیدگان کمال
کہ چوں سوار بہ منزل رسد پیادہ شود

پاکستان کے اسلامی تشخص کے لئے جو [illegible] وہ [illegible] تھے۔

میں ان کی راہ دیکھتا ہوں رات بھر
وہ روشنی دکھانے والے کیا ہوئے

ذاتی طور پر یہ عاجز ایک مخلص محب [illegible] ایک دوست اور دعائیں دینے والے کرم فرما سے محروم ہو گیا ہے۔

میرا ان سے نیاز مندانہ تعلق تین سال کے [illegible] سے پہلے سے وہ اس درویش بے نوا کی تعظیم و توقیر اس انداز میں کرتے کہ میں شرم سے پانی پانی ہو جاتا گزشتہ سے پچھلے ماہ میری حاضری ہوئی تو جامعہ کے مین گیٹ پر استقبال فرمایا مجھے شیخوپورہ جامعہ کے نئے کمپلیکس میں ساتھ لے گئے ایک ایک منصوبہ خود دکھایا اور ساتھ ہماری عزت بڑھاتے رہے میرے ساتھ میرے محترم دوست محمد یوسف خان لنگ سابق ایڈیشنل جنرل سرحد و بلوچستان بھی تھے، جو مفتی صاحب کی سادگی اور درویشی سے بہت متاثر ہوئے مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ میری ان سے آخری ملاقات ہے افسوس یہ چہرے اب کہاں دیکھنے کو ملیں گے۔

حشر تک پھر ہو گی یہ بات کہاں
ہم کہاں تم کہاں یہ رات کہاں

میری دعا ہے کہ ان کا گلشن سدا بہار رہے ان کی قبر پر انوار رحمت کی بارش برستی رہے

طالب دعا فقیر سید محمد فاروق شاہ القادری، ایم اے ضلع رحیم یار خان

☆☆☆☆☆☆☆

ہمارے پیارے مفتی اعظم پاکستان سرمایہ اہلسنت، جان اہلسنت، پیشوائے اہلسنت، فخر اہلسنت، مولانا علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے عظیم ہیرو تھے [illegible] حضور ﷺ کی [illegible] کا مشن رہا وہ [illegible] معصوم چہرہ ہمیشہ ہی ہماری نگاہوں کے سامنے رہتا ہے وہ بڑی نفاست سے ہر شخص سے ملاقات کرتے جیسے کسی [illegible] رشتہ دار سے ملاقات کر رہے ہوں الفاظ تو بے شمار ہیں لیکن ان کے بارے میں کیا لکھوں آپ کی نظر کروں میں تو ان کے [illegible] کی وفا کی یوں [illegible] کہ وہ ہم اہلسنت کو یوں اپنے قریب لاتے تھے وہ اس طرح آپ کو [illegible] ہو گئے ہیں کہ

[illegible]
[illegible]

والسلام نعیم بھائی

[illegible] جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

☆☆☆☆☆☆☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

استاذ محترم ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور قبلہ علامہ عبدالستار سعیدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال شریف کے روز [illegible] یاد ہے مجھے شیخوپورہ سے جامعۃ المدینہ کراچی فون کیا تھا مگر میری عدم موجودگی کے باعث بات نہیں ہو پائی مگر جب مفتی صاحب کے وصال کی خبر بعد نماز مغرب ملی تو دل دہل گیا کہ ابھی دوپہر تو حضرت بالکل ٹھیک تھے [illegible] اللہ تعالیٰ کو جو منظور انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ پچھلے دنوں قبلہ مفتی صاحب سے فون پر بات ہوئی تھی تو فرمایا کہ الدولۃ المکیہ وغیرہ کے بعد اب ہم حسام الحرمین اور فتاوی الحرمین پر [illegible]

مین کی تیاری کر رہے ہیں البتہ میں نے گزارش کی کہ اس میں ایک ایسا مقدمہ شامل کیا جائے جس میں اس بات کی وضاحت مدلل ہو کہ حسام الحرمین میں جن پر حکم کفر دیا گیا وہ لوگ تبلیغی جماعت کے اکابر اور الیاس کاندھلوی کے اساتذہ تھے اور وہابی لا اصل ہیں مگر چونکہ اہل عرب کو اہلسنت ہیں البتہ اس جماعت سے کئی بن کر سارے دنیا میں وہابیت کا پرچار کیا اور سنیوں جیسے محسوس کرتے رہے مگر عقیدہ وہ پوری ساری دنیا میں پھیلانے والی حقیقتاً یہی جماعت ہے۔ اس پر قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے میری گزارش پر بار ہائی چند دنوں بعد جب دوبارہ ملاقات پر بات ہوئی تو میں نے پوچھا تو قبلہ مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے مواد جمع کر لیا ہے مگر ترتیب دینا باقی ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ برائے کرم میری مذکورہ معروضات پر عمل کروانے کی کوشش فرمائیں گے تو ان شاء اللہ اہل عرب کے ہاں اس کتاب کی افادیت کئی گنا بڑھ جائے گی یاد رہے کہ اہل عرب کو بھی جماعت کو بعنوان تبلیغ ورجال سنت کو صوفیاء سے موسوم کرتے ہیں حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل قصوری صاحب چونکہ کافی عرصہ عرب میں رہ کر آئے ہیں لہذا مناسب ہو گا کہ ان سے بھی مشورہ ہو جائے۔

ہم اہلسنت جامعہ نظامیہ رضویہ سے اب بھی وہی توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں جس طرح مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں رکھے ہوئے تھے۔ قبلہ مفتی صاحب نے فتاویٰ رضویہ شریف اور اس کے علاوہ امام احمد رضا کی دیگر عربی تصانیف پر جو کام کیا ہے وہ ہم اہلسنت پر ایک ایسا عظیم احسان ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

الحمد للہ میرے استاد محترم قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے بے پناہ شفقت ومحبت فرماتے اور اکثر فرماتے کہ تم جب سامنے میرے پاس آ جاؤ اور تم یہاں بیٹھ کر میرا ہاتھ بٹاؤ اور میں بھی حضرت کو "باجان" کہہ کر مخاطب ہوتا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ

علیہ پر اپنی رحمت و رضوان کی بارش فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسلک اعلیٰ حضرت اہلسنت وجماعت کا خوب دل جمعی اور استقامت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور ہمیں قبلہ مفتی صاحب کا نعم البدل عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

العارض

محمد اسلم رضا العطاری

☆☆☆☆☆☆☆

محترم جناب ایڈیٹر صاحب مجلہ النظامیہ

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سن کر دل بہت دکھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مفتی صاحب مرحوم پاکستان کے جید و ممتاز عالم دین تھے، علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے مرحوم نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں، مسند تدریس پر فائز ہو کر ہزاروں تشنگان علم دین کو سیراب کرتے رہے، جامعہ نظامیہ کی تعمیر و ترقی کے لئے آپ نے زندگی وقف کر رکھی تھی، حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے ملی تحریکوں میں بھی آپ نمایاں کردار ادا کرتے رہے، تنظیم المدارس کے پلیٹ فارم سے عصر حاضر کے تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور مدارس عربیہ کے تعلیمی معیار اور نظم ونسق کو بہتر بنانے کے لئے علماء اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بھرپور کردار ادا کیا۔ لٹریچر کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے تحقیق و تصنیف کا باقاعدہ شعبہ قائم کیا، علماء کو قرطاس وقلم کے ذریعہ اسلام کی عالمگیر تعلیمات، اسلاف امت کے افکار و نظریات اور تاریخی حقائق پھیلانے کے لئے تصنیف وتالیف کی طرف متوجہ کیا جس کے نتائج اہل اسلام محسوس فرما رہے ہیں۔ جامعہ نظامیہ، تنظیم المدارس، رضا فاؤنڈیشن، مکتبہ قادریہ اور دیگر ادارے آپ کی علمی یادگار ہیں۔

مفتی صاحب مرحوم کے چونکہ رحلت فرما جانے سے یہ علمی خلا پیدا ہو گیا ہے جو

مدتوں پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے درجات عالیہ بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

شریک غم محمد نور المصطفیٰ رضوی چشتی غفرلہٗ

☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد تنویر القادری صاحب مدظلہ العالی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام تحریر یہ عرض ہے کہ مطلوب۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم ... اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نائب اعلیٰ حضرت سرمایہ اہلسنت وجماعت محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ... بوقت عصر تاریخ 03 8 27 بجے ... ہم تک پہنچی اور جس جس نے سنا وہ غم سے نڈھال ہو گیا ... آنکھوں میں آنسو آگئے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین

اور ان کے جاری کردہ مشن کو زیادہ تیزی و سرعت کے ساتھ جاری وساری رکھے۔ آمین ادارہ ہذا سے ہم سب نے مفتی عبدالرشید صاحب مدظلہ العالی سے خصوصی دعائے مغفرت کا اہتمام فرمایا۔ میرے استاذ محترم مولانا ارشاد اللہ قادری فارغ التحصیل جامعہ نظامیہ ... صدمہ پہنچا کافی دیر سکتہ میں رہے آنسو بھرتے رہے دعا و ترقی درجات فرماتے رہے۔ رب جل جلالہ انہیں اپنی خاص عنایت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ثم آمین

ہماری طرف سے مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے 12 پارہ قرآن پاک کا تحفہ آپ ایصال ثواب فرما دیں۔ اور دعا فرما دیں کہ ادارے ... شہر میں بھی دینی مدارس کا شعبہ قوت پکڑ جائے تاکہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیض یافتہ علماء دین کے ذریعے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیض یہاں بھی جاری ہو جائے۔

فقط والسلام

ساجد حسین عطاری عفی عنہ

عالی مرتبت واجب الاحترام گرامی قدر

مخلصہ صاحبزادگان وپسماندگان حضرت قدس استاذ العلماء

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نور اللہ مرقدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ طرابلسی نے کیا خوب ... موت العالم موت العالم وان العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الارض حتى الحيتان في جوف الماء۔ حضرت قدس کی وفات مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے لئے خصوصاً اور عالم اسلام کے لئے عموماً ایک صدمہ جانکاہ سے کم نہیں ہے۔

دارالعلوم حنفیہ رضویہ آپ کے اس دکھ اور غم میں برابر کا شریک ہے ادارے کی تمام اراکین کی طرف سے آپ سب صاحبزادگان کے لئے پیغام تعزیت ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قدس کے تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین حضرت اقدس جیسی علمی ودینی شخصیت صدیوں میں کبھی پیدا نہیں ہوتی۔

آپ حقیقتاً مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پاسبان تھے اور حضرت اقدس کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے صاحبزادگان سے اس بات کا متقاضی ہے کہ حضرت اقدس کے لگائے ہوئے پودے ... رکھیں گے۔

فقط والسلام مع الاحترام

محمد عرفان الحق نقشبندی مجددی

ناظم اعلیٰ دارالعلوم حنفیہ قصور

☆☆☆☆☆☆☆

جناب استاذ العلماء ... شیخ الحدیث مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب نور اللہ مرقدہ کا سانحہ رحلت ملت اسلامیہ کے لئے بالعموم اور مسلک اہلسنت کے لئے بالخصوص بہت بڑا صدمہ ہے۔

قبلہ مفتی صاحب ایک عظیم مبلغ تھے میں ان کی کس کس بات اور ادا کا تذکرہ کروں

جناب مفتی صاحب کی ذاتی و ملی و دینی خدمات قابل تحسین ہیں ان کے اخلاق اور بالخصوص بندہ پر کرم فرمائیوں کا تذکرہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ زندگی اس طرح گزاری کہ ان کی حیات قابل رشک بھی ہے۔ اور قابل صد افتخار بھی سنگلاخ چٹانوں اور صحراؤں سے بھی گزرے تو اپنی روحانی طبع سے انہیں گلزار بنا دیا۔ اسلام قبلہ مفتی صاحب کا وصال جماعت اہلسنت کے لئے ایک عظیم نقصان ہے۔ اور یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ "موت العالم موت العالم" بالخصوص جامعہ نظامیہ کے لئے اتنا بڑا خلا کہ اس کی مثال اور وہ بھی اس دور میں یقیناً مشکل ہے۔ ان جیسا عالم رنگ دنیا میں صدیوں بعد آتا ہے کہ جو وقت دیتا ہے پیچھے جانے کے بعد بھی زندہ جاوید ہو۔ قبلہ مفتی صاحب نے اپنی زندگی اشاعت دین مصطفی ﷺ اور فروغ عشق مصطفی ﷺ کے لئے وقف کر رکھی تھی عقائد اہلسنت کی بحالی کا حق ادا کر دیا۔ بندہ ناچیز ایسی عظیم ہستی کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہے۔ ایسی پر کتنا فخر کرنا ہوں۔ قبلہ مفتی اعظم پاکستان جیسا محدث مفسر محقق عالم بے شفیق سرپرست کا ملنا بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے استاذ الاساتذہ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

محمد شکیل خان — مدرس جامعہ چشتیہ ضیاء العلوم دھیرکوٹ

☆☆☆☆☆☆☆

بخدمت اقدس والا مرتبت علامہ مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب ہزاروی دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام عرض خدمت ہے کہ حضور سید العلماء والفضلاء، رئیس مسند علم الاصول، معقول و منقول جامع علوم شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مفتی عالم اسلام مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات عالم اسلام کے لئے ایک صدمہ جانکاہ ہے۔ حضرت موصوف یادگار سلف قدوۃ الخلف کی خدمت دین سنہری حروف میں لکھے جانے اور ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے حضرت کی جدائی نے [illegible] کر دیا ہے۔ اللہ جوار رحمت خاص میں عظیم مقام نصیب فرمائے۔ آپ کی جدائی اہلسنت کے لئے ہمیشہ ہمیشہ صدمہ رہنے والا صدمہ ہے ہماری جانب سے جامعہ نظامیہ رضویہ کی تمام انتظامیہ اور حضرت کے تمام عزیز و اقارب کے لئے یہ دعا ہے کہ خداوند قدوس بوسیلہ مصطفی کریم ﷺ صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق رفیق نصیب فرمائے۔ فقط والسلام مع الاکرام

صاحبزادہ ابو محمد [illegible] نقشبندی مجددی

مہتمم دار العلوم نقشبندیہ [illegible] آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆

جناب حضرت علامہ مولانا [illegible] عبدالمصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام عرض ہے کہ جناب قبلہ مفتی صاحب کی رحلت کی خبر سن کر انتہائی صدمہ ہوا [illegible] بہت چوٹ لگی۔ صبر کے سوا چارہ نہیں ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ استاذ الاساتذہ حضرت قبلہ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر و اجر عطا فرمائے۔ اور ان کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھے۔ آمین

والسلام

محمد شکیل خان

مدرس جامعہ چشتیہ ضیاء العلوم ضلع باغ آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقتدر عالم دین، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ کا وصال ملک و ملت کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ مرحوم موصوف بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ کام کے ساتھ لگن اور خصوصی تعلق ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ جو بھی کام کے ذمہ لیا اور دوسروں سے

بھی یہی خواہش رکھتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ کی تخریج ان کا ایک منفرد کارنامہ ہے۔ اگر وہ اس کی سرپرستی نہ فرماتے تو شاید اتنی تیزی سے مارکیٹ میں اس کا موجود ہونا ممکن نہ ہوتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے۔ اور لواحقین متعلقین و تلامذہ کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حافظ غلام یاسین

مفتی دارالعلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑہ

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب۔ السلام علیکم

صرف آپ کو نہیں بلکہ پورے اہلسنت کو حضرت کی موت سے عظیم صدمہ ہوا ہے۔ حضرت اہل سنت کے ان تھک سپاہی تھے آپ کے وجود مسعود سے ہی تنظیم المدارس کو ترقی ہوئی جماعت اہل سنت کو حرکت ملی۔ مدارس کی بقا ہوئی۔ اسلاف کے بعد حضرت کا وجود بھی علماء اور طلباء کے لئے اعزاز تھا۔ تنظیم آپ کے حق میں ہمیشہ یاد کرتی ہے۔

ذہب الذین احبہم — وبقیت مثل السیف فردا

انسان لے جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کا اٹل فیصلہ ہے جس کو شاعر بھی کہتا ہے۔

ما احد یحفظوا فی البرایا — بل الشمس عرول الی زوال ۔

لیکن ایسی موت جیسے موت نے زندگی بسر کی ہے وہ ایک حیات ہے۔ اللہ رب العزت ان کی قبر پر رحمتوں کا نزول فرمائے اور آپ کو صبر جمیل اور ان کے صاحبزادگان کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔ میری طرف سے حضرت کے خاندان اور آپ اور صاحبزادگان کو اظہار تعزیت۔ خیر سے میں بھی غیر رسمی مدرسہ میں قرآن خوانی کرائی اور 10 ختموں کا ثواب بھی ارسال ہے۔ طبیعت سخت خراب رہتی ہے۔ شوگر کا مریض ہوں میرے لئے دعا کر دیا کریں۔

محتاج دعا۔ مولوی محمد عبدالصبور جامعہ غوثیہ رضویہ ... راولپنڈی

محترم جناب حضرت مولانا ہزاروی صاحب السلام علیکم۔ مزاج شریف

جناب محترم۔ کل نوائے وقت، لاہور میں حضرت مفتی اعظم پاکستان کا رحلت کا پڑھ کر از حد دلی افسوس ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت والا علوم اسلامی کے بہت بڑے استاد و عالم دین ہونے کے باوجود انتہائی سادہ طبیعت اور فروتنی عاجزی کا بے مثال نمونہ تھے۔

جون کے آخر میں یا جولائی کے پہلے ہفتہ میں حضرت والا سے ملاقات ہوئی۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی شفقت فرمائی۔ ایسے عظیم المرتبت شخصیات کہاں سے میسر آئیں گی؟

جناب محترم اسلامی مرکز اور درسگاہوں کے لئے حضرت والا کی رحلت بہت ہی حادثہ فاجعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بہر حال مسلم ہے، مالک الملک کے فیصلے میں مشیت میں کوئی دخل نہیں ہے اللہ تعالیٰ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے

فقط والسلام حبیب الرحمٰن ... کوٹ لکھپت، لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم

ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت والا کے صاحبزادگان اور جملہ متعلقین کی خدمت میں اپنے ٹوٹے ہوئے الفاظ کے ساتھ تعزیت کرتے ہیں۔

﴿ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جگمگاتا ہوا چراغ بجھ گیا ﴾

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بہت بڑا صدمہ ہے۔ ان کے کارنامے تاریخ اہلسنت میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں، مسلک حق اہلسنت وجماعت کی خوب آبیاری کی ہر قسم کی مخالف ہواؤں سے بچا کے رکھا۔ ان کی سرپرستی میں چلنے والے علمی ادارے اشاعت دین کے مرکز رہتی دنیا تک آباد و شاد رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص جوار

رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ دنیائے سنیت کی زمین سے ہیرو کے تحت جامعہ نظامیہ کے ذریعے سیراب اور فیضان کا جاری کر دینا ان کی خصوصی رحمت کا ایک بڑا ثبوت ہے اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو کے لئے طلبگار

حافظ محمد رفیق قادری مصطفائی، مہتمم جامعہ انوار مصطفیٰ عمر سندھ

☆☆☆☆☆☆☆

بخدمت جناب محترم حافظ القاری علامہ محمد صدیق صاحب ہزاروی

و علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام مسنون امید ہے کہ آپ نفوس قدسیہ بخیریت کے مزاج گرامی بخیر ہوں گے

ہمیں حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم پاکستان عبد القیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر انتہائی دکھ ہوا اور صدمہ ہوا۔ بے شک مملکت اسلامیہ پاکستان کا ایک عظیم مجتہد مفتی مفکر اور صاحب [illegible] عالم دین سے محروم ہونا ایک عظیم سانحہ سے کم نہیں ہے۔ عالم اسلام بالعموم اور اہلسنت و جماعت بالخصوص اس صدمے کو صدیوں نہ بھلا پائیں گے۔ آپ کی دینی و ملی خدمات روز آفتاب کی طرح زندہ جاوید رہیں گی اور آپ کے لئے ایصال ثواب کا موجب بنیں گی۔

رب قدیر مفتی صاحب کی قبر انور پر اپنی رحمت و مغفرت کی بے شمار بارشیں نازل فرمائے۔ آمین۔

محمد منظور الرحمن نقشبندی مرکزی سیکرٹری اطلاعات و نشریات ...

☆☆☆☆☆☆☆

بخدمت جناب ایڈیٹر مولانا محمد اکرم اللہ بٹ صاحب "مجلہ النظامیہ"

السلام علیکم!

سابق صدر مجلس دوکانداران، جنرل ... اندرون لوہاری گیٹ لاہور شیخ محمد سردار اور سابق جنرل سیکرٹری عبد القیوم (نمائندہ نوائے وقت) نے مشترکہ طور پر مفتی اعظم علامہ محمد عبد القیوم ہزاروی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علامہ صاحب کی وفات امت مسلمہ کے لئے ایک سانحہ سے کم نہیں ہے

ہم آپ کی خدمات دینی و ملی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ آپ نے زندگی بھر مسلک اہل سنت میں اتحاد اور تمام فرقوں میں ہم آہنگی کے فروغ اور فرقہ واریت اور لسانی و علاقائی تعصبات کے خاتمے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آپ کی تحریر [illegible] جس سے ہزاروں طلباء فیض یاب ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ یہ صدقہ جاریہ کا فیض ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

منجانب

شیخ محمد سردار
سابق صدر مجلس دوکانداران
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

عبد القیوم (نمائندہ نوائے وقت)
سابق جنرل سیکرٹری مجلس دوکانداران
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

☆☆☆☆☆☆☆

برادرم مولانا غلام مرید صاحب، اخی محترم محمد سعید صاحب و برادران السلام علیکم

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال تمام عالم اسلام کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آج نہ صرف ہم تمام سوگوار ہیں بلکہ تمام اہل ... مفتی

صاحب کی جدائی میں مغموم و دلگیر ہیں۔ اہل سنت کا ہر فرد اداس ہے۔

برادران گرامی مفتی صاحب ہم سب کے باپ، مربی، مونس و غمگسار تھے ان کی شفقت و محبت آخری وقت تک ہمارے شامل حال رہی وفات سے 12 دن قبل 14 اگست 2007ء کی رات گیارہ بجے اپنے رفیق خاص حاجی محمد امین برادر خورد حافظ عبدالرحیم اور فرزند اکبر محمد سعید کے ہمراہ ہمارے پاس چوک اوکی تشریف لائے رات ہمارے پاس گزاری صبح 9 بجے تک ہمیں ہدایات و ارشادات دیتے رہے۔

ہمیں قدم بوسی کا موقع عنایت فرمایا فرمانے لگے مولانا صاحب مولانا محمد فضل اللہ صاحب مرحوم کی وفات کے بعد تم لوگ ایک دوسرے کے مددگار ہو تمہیں تسلی و تشفی دینے کے لئے میں خود آیا ہوں، ہم سب برادران مولانا حکیم اللہ صاحب، مولانا عطاء اللہ، مولانا مفتی ظہور اللہ، راقم حسان اللہ اور دیگر کو صبح کے ناشتے میں ساتھ بٹھا کر زبردست قسم کی تسلی فرمائی اور نو بجے رخصت ہوتے وقت محبت بھری آنکھوں سے دیکھا، افسوس ہم نہ سمجھے کہ آخری دیدار و ملاقات ہے۔

افسوس صد افسوس ہمارے پیاروں کی جدائی پر ہمیں تسلی دینے والا خود تشریف لا کر ہم سب پر وسیع شفقت رکھنے والا مربی و باپ ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔ آپ استقامت کے پہاڑ اور زبردست صبر کے مالک تھے۔

جامعہ نظامیہ کے ابتدائی سال بہت ہی کٹھن تھے، مخالفین کا مقابلہ صرف اور صرف آپ ہی کا حصہ ہے، زہد و تقویٰ میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ دین کی خدمت و اشاعت آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ، تنظیم المدارس کا قیام و سرپرستی، ملک و بیرون ملک ہزاروں کی تعداد میں تلامذہ کی سرگرمیاں آپ کی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں

آپ کی زندگی نمود و نمائش سے پاک تھی سادہ زندگی بسر فرماتے احباب و تلامذہ کے ساتھ بہت ہی محبت فرماتے، حوصلہ افزائی فرماتے اور خدمت دین کی رغبت فرماتے، آپ

ولی کامل صاحب نظر روشن ضمیر، عاشق رسول تھے۔ میں نے آپ کی بہت سی کرامات کو دیکھا ہے ان شاء اللہ کسی وقت تفصیل سے عرض کروں گا، علاوہ ازیں پوری زندگی سنت کے مطابق گزاری پوری زندگی قال اللہ و قال الرسول کی اشاعت میں بسر ہوئی اس سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں۔

ہم نے 15.18 سال آپ کی خدمت میں گزارے ہیں، اس طویل عرصہ میں ہم نے آپ کو وقت کا پابند پایا، سبق میں کبھی ناغہ نہیں ہوا، آپ کو طلبہ کے قیمتی وقت کا زبردست احساس ہوتا تھا اور ہر وقت عشق رسول کا درس دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مفتی اعظم پاکستان کے درجات کو بلند فرمائے اور صاحبزادگان کو ان کی برکات سے مالا مال فرمائے۔ آمین

از حسان اللہ قادری

دارالعلوم [illegible]

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عزت مآب جناب مولانا محمد [illegible] ہزاروی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم!

مجھے آپ کے محترم بھائی اور ہمارے استاذ محترم ہری پوری، علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب کی وفات کا سن کر انتہائی قلبی و دلی صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور حضرت محترم کے بچوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور ہمارے مشفق و مخدوم و محترم استاذ گرامی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ میں ان دنوں سخت بیماری اور ضعف بدن کا شکار ہوں میرے لئے بھی نماز میں دعا فرمائیں۔ ان شاء اللہ حاضر خدمت ہوں گا۔

والسلام

قاضی غلام کبریا — مکان نمبر [illegible] ہری پور ہزارہ

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ رضوی زید مجدہ

سلام مسنون!

بعدہ حضرت قبلہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پر ملال پوری اہلسنت کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے یہ بات ... ہے کہ قبلہ مفتی صاحب کی وفات حقیقۃً موت العالم موت العالم ہے۔ اگرچہ قبلہ مفتی صاحب نے لگائے ہوئے اس گلستان علم کو ... شفیق اور محقق اساتذہ ... سے خالی ہیں تاہم گلستان علم سے ... سے ہی اس ... اصل طور پر شیدہ ہو رہا ہے ... علوم قرآن اور علوم اسلامیہ سے تمام ... تلامذہ کرام اور طلباء اس غم میں آپ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور ان کے اس گلستان علم کو تا قیام قیامت قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

محمد ... سعیدی ... شریف ضلع بہاولپور

فاضل: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

حال استاذ شعبہ درس نظامی

... پنجاب کالونی کراچی ...

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم المقام ... اہلسنت

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم.....!

مزاج گرامی ... مفتی اعظم پاکستان فخر اہلسنت

حضرت قبلہ علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی وصال کی خبر سن کر بہت دلی صدمہ ہوا قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ملت اسلامیہ اور بالخصوص اہل سنت

و جماعت کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ادارہ سے پہلے ہی قحط الرجال کا مسئلہ شدت اختیار کر رہا ہے اور پھر حضرت قبلہ مفتی اعظم صاحب کی رخصت ... سر سے اٹھ جانا بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو ہم تمام کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ادارہ کے جملہ منتظمین و مدرسین طلباء آپ کے ساتھ اس غم میں شریک ہیں۔ جامعہ ... کے جملہ متعلقین قبلہ مفتی صاحب کے اہل خانہ کے ساتھ ہم ... اظہار خیال کرتے ہیں اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے ... متوسلین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام محمد ... رضوی و جملہ متعلقین ادارہ

... جامعہ ... العلوم ... لاہور

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترمی و مکرمی جناب محمد صدیق ہزاروی صاحب

السلام علیکم .... خیریت ... مطلوب

آپ کی ... ملاقات ... ہو گی حضرت مفتی صاحب کا فوت ہو جانا پوری ملت اسلامیہ کا نقصان ہے۔ آپ کی دینی خدمات ہیں جو سنہری حروف سے لکھنے والی ہیں۔ اللہ جل مجدہ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ سب کو صبر کی توفیق دے۔

والسلام: حافظ محمد عبدالحکیم نقشبندی

مہتمم جامعہ انوار الاسلام ... رضویہ ... پارک چکوال

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مرکز تدریب ... میں دورہ تفسیر القرآن ... شعبان ۱۴۲۴ھ بمطابق 26 اکتوبر ۲۰۰۳ء بروز ... دس بجے سے شروع ہوگا ... علماء کے ... فرمائیں۔

دفتر اخوان المؤمنون پاکستان 150 ... روڈ ... لاہور

نماز جنازہ مفتی اعظم علیہ الرحمۃ

رپورٹ: مولانا محمد اعظم نورانی، محمد کاشف جمیل

تنظیم المدارس کے صدر اور جامعہ نظامیہ رضویہ کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کو ہزاروں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ شیخوپورہ میں جامعہ نظامیہ رضویہ کے نیو کمپلیکس میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ملک کی نامور علمی اور سیاسی شخصیات نے قذافی سٹیڈیم لاہور اور شیخوپورہ میں آپ کے جنازے میں شرکت کی۔

تنظیم المدارس کے صدر اور معروف علمی دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے مہتمم اور ہزاروں جید علماء کے استاذ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی عمر بھر علمی دینی خدمات پر مبنی زندگی گزارنے کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

آپ کی نماز جنازہ قذافی سٹیڈیم لاہور اور پھر جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں ادا کرنے کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے علاوہ ہزاروں علماء و مشائخ شریک ہوئے۔

لاہور میں آپ کی نماز جنازہ حضرت علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب مدظلہ العالی صدر جمعیت علماء پاکستان نے پڑھائی اور شیخوپورہ میں آپ کی نماز جنازہ پیر سید حسین الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی سینئر نائب امیر جماعت اہلسنت پاکستان نے پڑھائی

جنازہ میں زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی جن میں سے چند نمایاں شخصیات میں جگر گوشہ غزالی زماں صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب

صدر جماعت اہلسنت پاکستان، صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی صاحب۔ جانشین حافظ الحدیث صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم مشہدی صاحب، بھکھی شریف۔ جانشین محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ فضل رسول حیدر صاحب، فیصل آباد، علامہ مفتی ہدایت اللہ پسروری، ملتان۔ پیر طریقت پیر عبدالخالق بھرچونڈوی، امیر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان۔ شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب۔ پیر طریقت پیر سید معروف حسین شاہ صاحب، لندن۔ ڈاکٹر مفتی حبیب الرحمٰن، مدینہ منورہ میں رؤیت ہلال کمیٹی۔ علامہ مولانا غلام محمد سیالوی، کراچی۔ مفتی جمیل احمد نعیمی، کراچی۔ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی، ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان۔ جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ فضل کریم (ایم پی اے) فیصل آباد۔ پیر طریقت صاحبزادہ حمید الدین سیالوی، سرگودھا۔ سید ریاض حسین شاہ، ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان۔ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی، ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان۔ مولانا جلال محمد نعیمی، کراچی۔ صاحبزادہ محب اللہ نوری، بصیر پور۔ صاحبزادہ شمس الحسنات مفتی محمد امین صاحب۔ مولانا سعید احمد اسعد، فیصل آباد۔ مولانا صوفی ابو داؤد محمد صادق، گوجرانوالہ۔ پیر سید شبیر حسین شاہ، حافظ آبادی۔ مولانا قاضی خادم حسین چشتی، انگلینڈ۔ مولانا پیر منظور احمد شاہ، ساہیوال۔ مولانا مفتی شیخ فرید، مظفر آباد، آزاد کشمیر۔ صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری شریف (حزب اختلاف)، میاں اظہر، لاہور۔ مفتی غلام سرور قادری سابق صوبائی وزیر محکمہ اوقاف پنجاب، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایم این اے، پیر سید کبیر علی شاہ چورہ شریف۔ شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی، بھکھی۔ صاحبزادہ عتیق الرحمان، ڈھانگری شریف۔ قاری سید صداقت علی شاہ، لاہور۔ مولانا محمد عارف نوری صاحب، پیر محمد احمد ہاشمی۔ مفتی غلام فرید ہزاروی ایم پی اے گوجرانوالہ۔ سید وجاہت رسول قادری، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی۔ پروفیسر الشیخ ڈاکٹر محمد عبدالرحیم الکو مصری (مصر)۔ صاحبزادہ میاں سعید احمد شرقپوری شریف۔ خادم حسین بلوچ صوبائی وزیر محکمہ اوقاف۔ قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی، مفتی گل احمد عتیقی، علامہ پیر محمد چشتی، پشاور۔ صاحبزادہ عبدالمالک، میانوالی۔ قاری ... بہادر، مفتی

عبدالحکیم نعیمی صاحبزادہ جمیل الرحمن شاہ، داسوکی۔ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی جامعہ حیدریہ
لاہور، پروفیسر اشفاق محمد جلالی قاری محمد حنیف [illegible] میاں صغیر محمد صاحب کوٹلہ شریف۔ مولانا
قاضی مظفر اقبال رضوی لاہور، صاحبزادہ محمد اقبال [illegible] قاری محمد رفیق [illegible]
[illegible] خواجہ محمد رفیق ایم اے، حاجی [illegible] ایم پی اے۔ چوہدری رفیق احمد
باجوہ ایڈووکیٹ، آغا محمد [illegible] مولانا محمد فضل الحق نقشبندی۔ قاضی عبداللہ [illegible]
[illegible] یعقوب رضوی گجرات، مولانا محمد [illegible]۔ مولانا [illegible] نقشبندی گجرات
مولانا مشتاق احمد [illegible] عالمگیر خان، اور دیگر حضرات شریک تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جن احباب نے بیرون ملک سے ٹیلیفون پر تعزیت کی۔

مفتی احمد یار صاحب (سابق مدرس جامعہ نظامیہ، لاہور) ابوظہبی۔ قاری عبدالرحمن صاحب ہانگ کانگ۔ محمد ارشد محمود صاحب ڈنمارک۔ قاری حق نواز صاحب، جنوبی افریقہ۔ نور احمد صاحب لندن۔ قاری محمد ابراہیم صاحب لندن۔ مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب، حاجی ایوب صاحب لندن۔ مفتی محمد سلیمان رضوی صاحب، برمنگھم انگلینڈ۔ مفتی یار محمد صاحب، دوبئی۔ حاجی رحمت صاحب دوبئی۔ قاری یوسف بغدادی صاحب، ہالینڈ۔ حافظ محمد رمضان صاحب لندن۔ حاجی رفیق صاحب، دوبئی۔ رضوان صاحب انگلینڈ۔ جاوید صاحب، انگلینڈ۔ سید عمران افضل شاہ، انگلینڈ۔ قاری اشتیاق صاحب، کویت۔ مولانا محمد رضوان، برمنگھم انگلینڈ۔ ایوب صاحب سکاٹ لینڈ انگلینڈ۔ حاجی نذیر صاحب لندن۔ مولانا ریاض احمد صمدانی، مانچسٹر۔ مولانا عبدالصبور، ایڈیٹر عام شریف لندن۔ قاری طارق محمود صاحب مانچسٹر۔ مولانا عتیق صاحب، مانچسٹر۔ حافظ احمد شیر، کاتی مانچسٹر۔ ملک مظفر علی صاحب لندن۔ صوفی غلام حسین صاحب لندن۔ حاجی نواز صاحب لندن جاوید احمد صاحب لندن۔ نواز خان صاحب لندن۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ
کا وصال اور
اخباری تراشے

(بریلوی اخبارات کے تراشے)

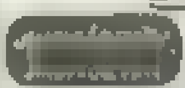

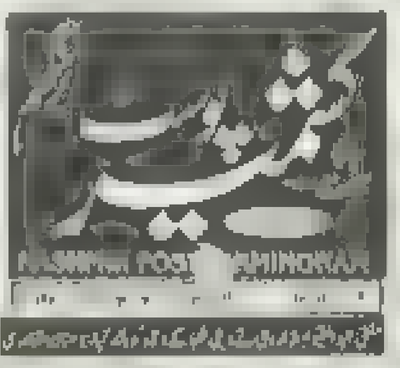

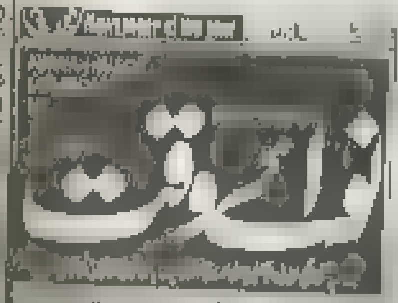

The Nation

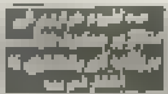

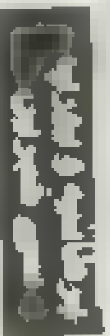

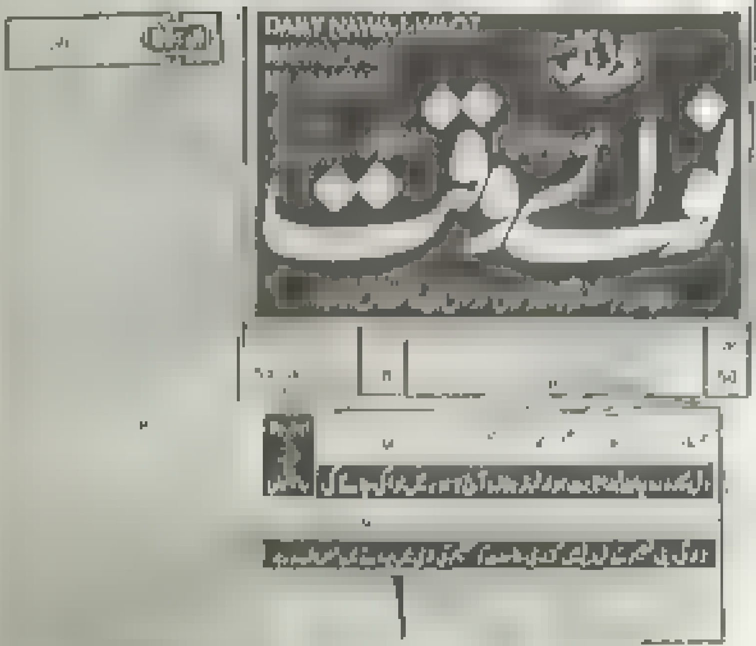

(پاکستانی اخبارات کے تراشے)

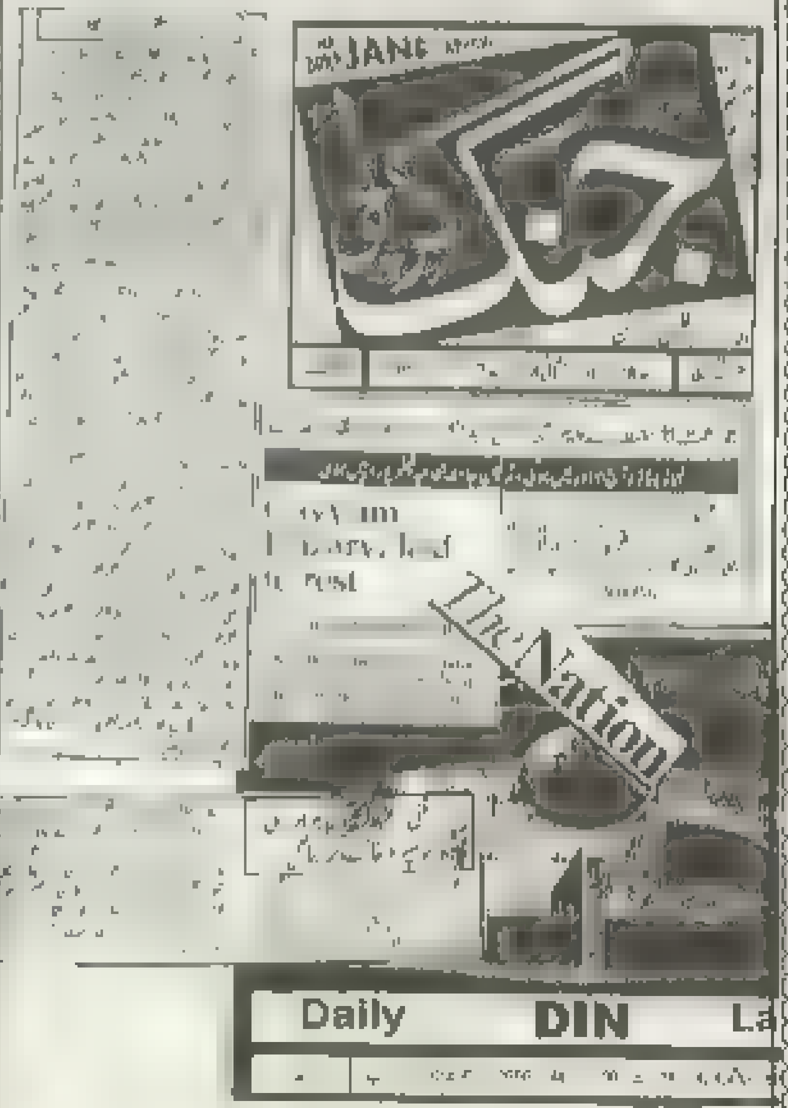

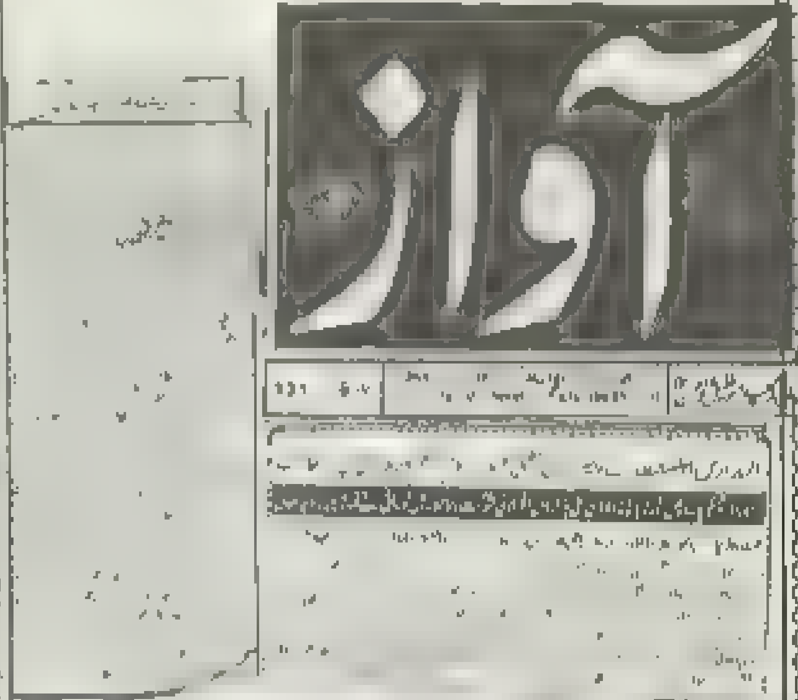
آواز

Daily
KHABRAIN
خبریں

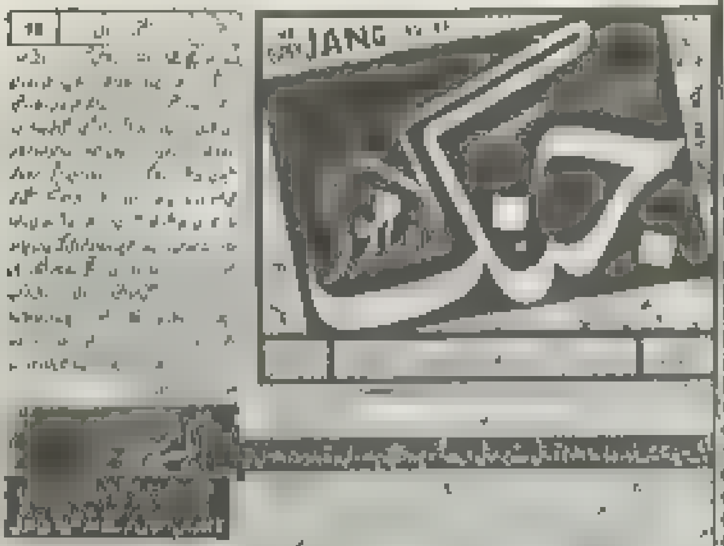
JANG
جنگ

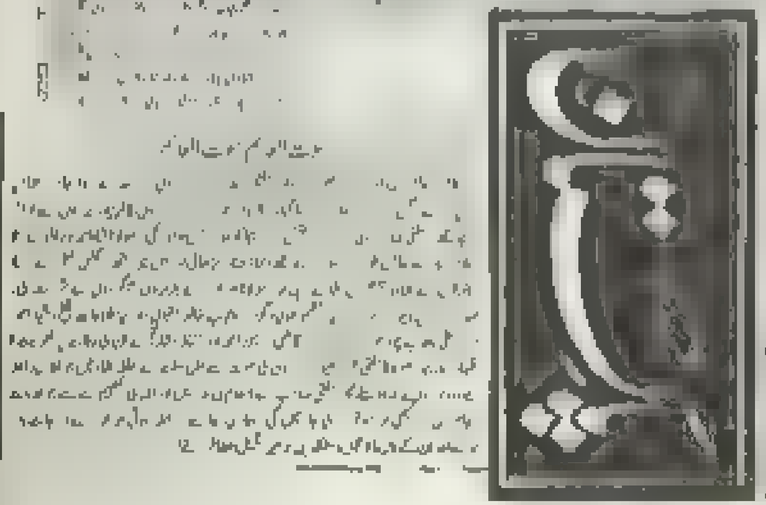
آج

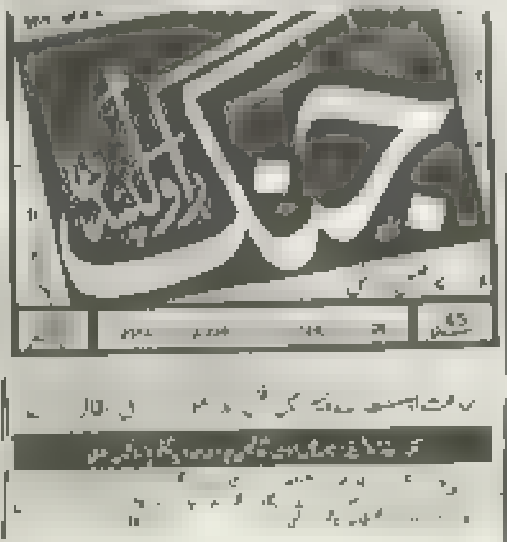
جنگ

ایکسپریس
نوائے وقت

جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور/شیخوپورہ

(2003ء) میں فارغ التحصیل ہونے والے

علماء عظام، قراء کرام اور حفاظ کرام

کے اسماء گرامی

فارغ التحصیل علمائے کرام (اشہب دراسیہ 2003) جامعہ نظامیہ رضویہ [illegible]

۱	مولانا سید شاہد حسین	سید بشیر حسین	چک نمبر [illegible] ضلع شیخوپورہ
۲	مولانا محمد نواز بشیر جلالی	محمد بشیر	جلال پور ککھیاں ضلع حافظ آباد
۳	مولانا محمد عرفان حسین	محمد ملک	بمقام [illegible] ضلع حافظ آباد
۴	مولانا ظفر اقبال	محمد ایاز	بمقام [illegible] ضلع اٹک
۵	مولانا محمد شبیر	محمد لطیف	میرپور آزاد کشمیر
۶	مولانا حسن جاوید	محمد حسین	[illegible] آباد ضلع بہاولنگر
۷	مولانا محمد [illegible] خالد	محمد عاشق	[illegible] آباد لاہور
۸	مولانا [illegible] احمد رضا	محمد اقرار	چک نمبر 17 [illegible] قصور
۹	مولانا [illegible]	[illegible]	بمقام [illegible] ضلع نارووال
۱۰	مولانا شاہد حسین	فیض احمد	[illegible] ضلع شیخوپورہ
۱۱	مولانا آصف محمود نجم	معروف خان	[illegible] ضلع راولپنڈی
۱۲	مولانا عبدالغفار	عبدالمجید	بستی [illegible] ضلع بہاولنگر
۱۳	مولانا [illegible] علی	مسکین علی	بمقام [illegible] ضلع منڈی بہاؤالدین
۱۴	مولانا محمد منظور	لعل دین	[illegible] آزاد کشمیر
۱۵	مولانا محمد عرفان فاروقی	[illegible]	فاروق آباد شیخوپورہ
۱۶	مولانا محمد یوسف القادری	محمد رمضان	چک نمبر 17.AH خانیوال
۱۷	مولانا [illegible] علی	محمد الیاس	[illegible] شیخوپورہ
۱۸	مولانا [illegible]	فیض احمد	[illegible]
۱۹	مولانا محمد مشتاق احمد	فیض احمد	[illegible]
۲۰	مولانا محمد اسلم نجم	محمد عنایت	بمقام [illegible]
۲۱	مولانا [illegible] نقشبندی	محمد الیاس	چک نمبر [illegible] ضلع فیصل آباد

۲۲	مولانا غلام رسول	شفیع محمد	کوٹ [illegible] ضلع قصور
۲۳	مولانا محمد اسلم	خدا بخش	تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان
۲۴	مولانا منظور علی رضوی	منظور احمد	دنیاپور ضلع لودھراں
۲۵	مولانا محمد یٰسین [illegible]	شاہ محمد	بستی میاں [illegible] ضلع وہاڑی
۲۶	مولانا محمد حبیب خان	محمد ایوب خان	[illegible] آزاد کشمیر
۲۷	مولانا محمد عبد الحلیم	محمد سلیمان	درگرا [illegible] ضلع مردان
۲۸	مولانا محمد طاہر خان	[illegible] گل	تحصیل [illegible] ضلع مردان
۲۹	مولانا مقبول احمد	عبد الرحمن	[illegible] ضلع وہاڑی
۳۰	مولانا [illegible] رضا	حسن علی رضوی	[illegible] ضلع وہاڑی
۳۱	مولانا محمد یونس [illegible]	عزیز الرحمن	[illegible] مانسہرہ
۳۲	مولانا محمد اکبر	محمد یعقوب	[illegible] لاہور
۳۳	مولانا طالب حسین	[illegible]	تحصیل [illegible] ضلع [illegible]
۳۴	محمد رمضان چشتی	نور خان	[illegible] اسماعیل خان
۳۵	مولانا عبد الغفور	عبد الستار	[illegible] ضلع مردان
۳۶	مولانا منصور احمد نقشبندی	منظور احمد	[illegible] ضلع [illegible]
۳۷	مولانا ارشاد احمد	نصر اللہ خان	[illegible] اوکاڑہ
۳۸	مولانا سجاد حسین	محمد عظیم	[illegible] کوٹلی آزاد کشمیر
۳۹	مولانا اعجاز احمد [illegible]	میاں محمد بخش	[illegible] ضلع [illegible]
۴۰	مولانا محمد [illegible] قصوری	تاج دین	[illegible] قصور
۴۱	مولانا غلام مصطفیٰ [illegible]	بشیر احمد	[illegible] ضلع نارووال
۴۲	مولانا شاہد [illegible] عطاری	محمد اقبال	رنگ محل لاہور
۴۳	مولانا محمد حنیف اللہ	غلام نبی	[illegible] ضلع مظفر آباد
۴۴	مولانا [illegible] اقبال	خواجہ عبد الخالق	[illegible] ضلع مظفر آباد

۴۵	مولانا [illegible] چشتی	محمد قاسم	[illegible] ضلع مظفر آباد
۴۶	مولانا اشتیاق اقبال	محمد حسن	[illegible] شریف ضلع مظفر آباد
۴۷	مولانا رسول بخش	محمد صادق	[illegible] خیرپور
۴۸	مولانا قاری محمد سلطان	غلام سرور	[illegible] ضلع لودھراں
۴۹	مولانا محمد حنیف رضا	[illegible]	[illegible] ضلع مظفر گڑھ
۵۰	مولانا محمد خلیل سعیدی	ملک امام بخش	[illegible] مظفر گڑھ
۵۱	مولانا [illegible] چشتی	حاجی احمد بخش	[illegible] مظفر گڑھ
۵۲	مولانا محمد رمضان	مولانا نذیر احمد	[illegible] ملتان
۵۳	مولانا محمد بلال [illegible]	حبیب اللہ	[illegible]
۵۴	مولانا غلام مرتضیٰ چشتی	غلام رسول	[illegible] شریف جہلم
۵۵	مولانا حافظ [illegible] احمد	محمد اشرف سیال	[illegible] لاہور
۵۶	مولانا خلیل احمد	حاجی محمد شریف	[illegible] جہلم
۵۷	مولانا عبد [illegible] اختر	[illegible]	[illegible] اوکاڑہ
۵۸	مولانا رشید احمد [illegible]	صابر حسین	[illegible] قصور
۵۹	مولانا [illegible] احمد [illegible]	حافظ بشیر احمد	[illegible] گوجرانوالہ
۶۰	محمد ضیاء اللہ	مولانا محمد [illegible]	[illegible] ضلع سیالکوٹ
۶۱	مولانا حافظ منصور احمد نعیمی	ہدایت علی	[illegible] ضلع گوجرانوالہ
۶۲	مولانا حافظ محمد صدیق	حاجی کریم بخش	[illegible] ضلع وہاڑی
۶۳	مولانا حافظ محمد یعقوب	عیسیٰ خان	[illegible] ضلع [illegible]
۶۴	مولانا حافظ قدیر حسین	[illegible] حسین	[illegible] آزاد کشمیر
۶۵	مولانا [illegible] احمد	[illegible]	[illegible] ضلع کوٹلی
۶۶	مولانا قاری غلام مصطفیٰ	قاری محمد اسلم	[illegible] ضلع سیالکوٹ

۶۷	مولانا حافظ غلام مصطفیٰ	محمد [illegible]	[illegible] ضلع سیالکوٹ
۶۸	مولانا فتح محمد	غلام [illegible]	[illegible] ضلع [illegible]
۶۹	مولانا عنایت اللہ	غلام [illegible]	موضع [illegible] ضلع [illegible]
۷۰	مولانا مقصود احمد [illegible]	حافظ [illegible] علی	[illegible] ضلع [illegible]
۷۱	مولانا مقصود احمد [illegible]	حاجی نظام الدین	چک 90W-B ضلع [illegible]
۷۲	مولانا محمد زبیر قادری	محمد علی	[illegible] ضلع لاہور
۷۳	مولانا محبوب حسین	گلزار حسین	[illegible] آزاد کشمیر ضلع [illegible]
۷۴	مولانا نور احمد نقشبندی	مولانا ثناء اللہ	محلہ سلطان پورہ ضلع شیخوپورہ
۷۵	مولانا یحییٰ رضا قادری	فضل الرحمن	چک [illegible] ضلع شیخوپورہ
۷۶	مولانا معین الدین	حمید الدین	ضلع مظفرآباد آزاد کشمیر
۷۷	مولانا سید احمد حسین شاہ	سید محمد [illegible] شاہ	اعوان چک ضلع حافظ آباد
۷۸	مولانا قاری عبد المجید	[illegible] خان	[illegible] کلاں ضلع اٹک
۷۹	مولانا محمد فضل دین	حافظ نظام الدین	[illegible] کلاں ضلع اٹک
۸۰	مولانا محمد رفیق	حاجی شمس الدین	محلہ [illegible] ضلع اٹک
۸۱	مولانا حافظ محمد ضیاء الرحمن	صوفی عبد الرحمن	[illegible] ضلع راولپنڈی
۸۲	مولانا مقصود احمد	غلام شبیر	[illegible] ڈھوک [illegible] ضلع اٹک
۸۳	مولانا محمد خان	محمد حنیف	[illegible] ڈھوک [illegible] ضلع اٹک
۸۴	مولانا قاری زاہد اقبال	رب نواز	ڈھوک [illegible] ضلع اٹک
۸۵	مولانا عارف محمود قادری	عبد الکریم خان	محلہ نور پورہ ضلع میانوالی
۸۶	مولانا [illegible] معین الدین	مولانا [illegible] الدین	محلہ [illegible] ضلع میانوالی
۸۷	مولانا حافظ عبد المجید	محمد خان	[illegible] ضلع میانوالی

۸۸	مولانا محمد مشتاق [illegible]	محمد [illegible]	[illegible] ضلع میانوالی
۸۹	مولانا محمد [illegible]	[illegible] حسین	[illegible] ضلع میانوالی
۹۰	مولانا محمد جاوید اقبال	[illegible]	مبارک آباد ضلع میانوالی
۹۱	مولانا قاری [illegible]	حاجی [illegible]	محلہ [illegible] ضلع میانوالی
۹۲	مولانا مشتاق [illegible]	مظہر حسین	[illegible]
۹۳	محمد [illegible]	[illegible]	تحصیل [illegible] ضلع [illegible]

فارغ التحصیل قراء [illegible] (۲۰۰۳ء) جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۹۳	قاری سید [illegible] شاہ	سید [illegible] شاہ	[illegible] ضلع [illegible]
۹۴	قاری محمد [illegible]	محمد [illegible]	[illegible] سیالکوٹ
۹۵	قاری محمد [illegible]	محمد [illegible]	محلہ [illegible]
۹۶	قاری محمد [illegible]	صوفی [illegible] حسین	[illegible] سرگودھا
۹۷	قاری محمد [illegible]	محمد نواز	چک [illegible] سرگودھا
۹۸	قاری [illegible]	حاجی [illegible]	[illegible]
۹۹	قاری محمد [illegible]	محمد [illegible]	[illegible]
۱۰۰	قاری [illegible] محمود	محمد [illegible]	[illegible]
۱۰۱	قاری [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰۲	قاری محمد [illegible]	[illegible]	چک [illegible]
۱۰۳	قاری عبد الرحمن چشتی	[illegible]	شاہ پور صدر سرگودھا
۱۰۴	قاری محمد [illegible]	غلام رسول	[illegible]
۱۰۵	قاری محمد ناصر رضا	حاجی محمد [illegible]	[illegible] سیالکوٹ
۱۰۶	قاری [illegible] احمد	[illegible]	[illegible]

۱۰۷	قاری محمد تنویر حسین	محمد حسین	جی ٹی روڈ شیخوپورہ
۱۰۸	قاری عبدالمالک صابری	مولانا اللہ نواز	[illegible]
۱۰۹	قاری محمد آصف قاسمی	قاری اشتیاق احمد	[illegible]
۱۱۰	قاری عابد حسین	حافظ محمد رمضان	[illegible] سرگودھا
۱۱۱	قاری حق نواز سعیدی	حاجی غلام قادر	[illegible] مظفرگڑھ
۱۱۲	قاری محمد [illegible]	محمد اسلم	[illegible]
۱۱۳	قاری آصف محمود	قاری محمد اشرف	[illegible]
۱۱۴	قاری محمد اعظم	علی محمد	[illegible] سرگودھا
۱۱۵	قاری نوید احمد	منظور حسین	[illegible]
۱۱۶	قاری وسیم	محمد یوسف	[illegible] سرگودھا
۱۱۷	قاری محمد [illegible]	محمد سلیم	[illegible]
۱۱۸	قاری سید [illegible]	سید سعید احسن	[illegible] سرگودھا
۱۱۹	قاری مہتاب ایوب	محمد ایوب	[illegible]
۱۲۰	قاری سرفراز احمد چشتی	محمد شریف	[illegible] حافظ آباد
۱۲۱	قاری غلام عباس چشتی	صوفی غلام علی	[illegible] گجرات
۱۲۲	قاری کاشف شہزاد	[illegible]	[illegible]
۱۲۳	قاری محمد الیاس [illegible] قصوری	حافظ عبدالعزیز	[illegible]
۱۲۴	قاری احمد رضا	محمد اسلم	چک [illegible] پاکپتن شریف
۱۲۵	قاری محمد اشتیاق	ملک محمد [illegible]	[illegible] شریف گوجرانوالہ
۱۲۶	قاری عبدالجبار	حاجی فقیر محمد	[illegible] گوجرانوالہ
۱۲۷	قاری [illegible]	[illegible]	فیض گنج [illegible]

۱۲۸	قاری غلام حیدر	[illegible]	[illegible] مظفرگڑھ
۱۲۹	قاری [illegible] قصوری	محمد بخش	[illegible]
۱۳۰	قاری محمد شبیر قریشی	حاجی محمد بشیر	[illegible] مظفرآباد آزاد کشمیر
۱۳۱	قاری محمد [illegible] سعیدی	عبدالخالق	[illegible] مظفرگڑھ
۱۳۲	قاری محمد [illegible]	قاری محمد یعقوب	[illegible]
۱۳۳	قاری [illegible]	عبدالرحمٰن	[illegible] سرگودھا
۱۳۴	قاری [illegible] چشتی	[illegible] محمد	[illegible]
۱۳۵	قاری [illegible] احمد چشتی	[illegible] حسین	[illegible] مظفرگڑھ
۱۳۶	قاری [illegible]	[illegible]	[illegible] گجرات
۱۳۷	قاری [illegible]	[illegible]	[illegible] گجرات
۱۳۸	قاری [illegible] مصطفیٰ	[illegible]	[illegible]
۱۳۹	قاری محمد صادق [illegible]	علی محمد	[illegible]
۱۴۰	قاری سید [illegible] علی	سید بشیر شاہ	[illegible]
۱۴۱	قاری [illegible] حسین	[illegible]	[illegible]
۱۴۲	قاری [illegible] حسین	[illegible]	[illegible]
۱۴۳	قاری [illegible] حسین [illegible]	[illegible]	[illegible] گجرات
۱۴۴	قاری [illegible]	[illegible]	[illegible] گجرات
۱۴۵	قاری محمد [illegible]	محمد [illegible]	[illegible] گجرات
۱۴۶	قاری [illegible] حسین	محمد بشیر	[illegible]
۱۴۷	قاری محمد [illegible]	محمد اسلم	[illegible]
۱۴۸	قاری محمد [illegible]	[illegible] علی	[illegible]

۱۴۹	قاری احسان اللہ	محمد حبیب	[illegible]، گجرات
۱۵۰	قاری محمد عبدالقیوم	غلام رسول	شمس آباد، شاہدرہ، لاہور
۱۵۱	قاری محمد جاوید	غلام محی الدین	[illegible] شاہدرہ، لاہور
۱۵۲	قاری سید سجاد حسین شاہ	اصغر حسین شاہ	[illegible]، اٹک
۱۵۳	قاری محمد اسکندر	محمد کریم	[illegible] آزاد کشمیر، سدھنوتی
۱۵۴	قاری محمد آصف	محمد عاشق	[illegible] آزاد کشمیر، سدھنوتی
۱۵۵	قاری کفیل احمد	محمد حنیف	[illegible] آزاد کشمیر، کوٹلی
۱۵۶	قاری محمد ضیاء الرحمن	محمد عظیم	[illegible] آزاد کشمیر، پونچھ
۱۵۷	قاری سکندر علی	محمد فاضل	[illegible] آزاد کشمیر، پونچھ
۱۵۸	قاری محمد یاسر اسلم	محمد اسلم	[illegible] آزاد کشمیر، پونچھ
۱۵۹	قاری محمد افضل حسن	غلام حسن	[illegible] آزاد کشمیر، مظفرآباد
۱۶۰	قاری عاشق حسین	عبدالرحمن	[illegible] آزاد کشمیر، مظفرآباد
۱۶۱	قاری خورشید احمد	فیض محمد	[illegible]، ڈیرہ اسماعیل خان
۱۶۲	قاری محمد عمران خان	حق نواز خان	[illegible]، ڈیرہ اسماعیل خان
۱۶۳	قاری محمد احسان اللہ	صورت خان	[illegible]
۱۶۴	قاری گل جانان	[illegible]	[illegible]، ڈیرہ غازی خان
۱۶۵	قاری صہیب عرفان	[illegible] حسینی	[illegible]، فیصل آباد
۱۶۶	قاری نعمان خان	محمد ظہور [illegible]	[illegible]، شیخوپورہ
۱۶۷	قاری عتیق الرحمن	جمیل الرحمن	[illegible]، مانسہرہ
۱۶۸	قاری محمد سجاد [illegible]	محمد معروف	چک [illegible]، مانسہرہ
۱۶۹	قاری محمد راشد [illegible]	[illegible]	چک [illegible]، مانسہرہ

۱۷۰	قاری [illegible] مرتضیٰ [illegible]	محمد یوسف	چک [illegible]، مانسہرہ
۱۷۱	قاری خلیل احمد	احمد بخش	فتح پور، مظفرگڑھ
۱۷۲	قاری محمد آصف	عطاء محمد	38 [illegible]، بھکر
۱۷۳	قاری محمد ریحان	محمد اسلم	پی اے ایف [illegible]
۱۷۴	قاری کفیل احمد	عبدالجلیل	پی اے ایف [illegible]
۱۷۵	قاری محمد [illegible]	محمد [illegible]	پی اے ایف [illegible]
۱۷۶	قاری عبدالناصر	[illegible]	[illegible]
۱۷۷	قاری محمد عرفان	محمد صادق	[illegible]، لاہور
۱۷۸	قاری محمد [illegible]	محمد [illegible]	[illegible]، لاہور
۱۷۹	قاری محمد [illegible] ساجد	عبدالرشید [illegible]	[illegible]، شیخوپورہ
۱۸۰	قاری محمد [illegible] علی	[illegible]	[illegible]
۱۸۱	قاری محمد مرتضیٰ	محمد خلیل	[illegible]
۱۸۲	قاری عبدالباسط	[illegible]	[illegible]، اٹک
۱۸۳	قاری محمد بلال	محمد بشیر [illegible]	[illegible]، گوجرانوالہ
۱۸۴	قاری محمد ظہور خان	محمد [illegible] خان	[illegible] آزاد کشمیر، پونچھ
۱۸۵	قاری [illegible] ظہوری	فتح محمد	کوٹ [illegible] خان، سرگودھا
۱۸۶	قاری محمد سلیمان [illegible]	محمد بخش	کوٹ [illegible] خان، سرگودھا
۱۸۷	قاری محمد ساجد	محمد سردار علی	[illegible]، شیخوپورہ

اسماء حفاظ کرام (۲۰۰۳ء) جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۹۸	حافظ محمد آصف	احمد دین	[illegible]، قصور

۱۸۹	حافظ محمد ریحان نعیم	حافظ نعیم الدین	اندرون [illegible] لاہور
۱۹۰	حافظ محمد محسن عباس	محمد عباس	لوہاری گیٹ، لاہور
۱۹۱	حافظ محمد سلیمان بٹ	محمد سلیم بٹ	موچی گیٹ، لاہور
۱۹۲	حافظ محمد قربان	محمد لقمان	[illegible] ٹاؤن، لاہور
۱۹۳	حافظ محمد عباس	محمد سجاد	موچی گیٹ، لاہور
۱۹۴	حافظ محمد نبیل	محمد عبدالمجید	بیڈن روڈ [illegible] ہسپتال، لاہور
۱۹۵	حافظ محمد علی	محمد شکیل	موچی گیٹ، لاہور
۱۹۶	حافظ محمد عبدالرحمن	محمد انور	لوہاری گیٹ، لاہور
۱۹۷	حافظ محمد عبدالقادر	محمد ناصر	سوتر منڈی لوہاری گیٹ، لاہور
۱۹۸	حافظ محمد عظیم خلیل	محمد خلیل	رنگ محل، لاہور
۱۹۹	حافظ محمد حسن سیالوی	محمد ارشد سیالوی	چوبرجی، لاہور
۲۰۰	حافظ محمد فرخ	محمد ساجد بٹ	دین پورہ، لاہور
۲۰۱	حافظ محمد فیصل یاسین	محمد یاسین	بھاٹی گیٹ، لاہور
۲۰۲	حافظ محمد قاسم عقیل	عقیل احمد	شاہدرہ [illegible] لاہور
۲۰۳	حافظ محمد اکرم	ممتاز حسین	چک 56 w.b، وہاڑی
۲۰۴	حافظ محمد شاکر	خدا بخش	[illegible] شریف [illegible]
۲۰۵	حافظ محمد صادق	محمد یوسف	قادری [illegible]
۲۰۶	حافظ محمد صدیق	رانا محمد منصور	[illegible] لاہور
۲۰۷	حافظ محمد عثمان غنی	قاری ظہور احمد سعیدی	غازی آباد، لاہور
۲۰۸	حافظ محمد فرخ	غلام حسین	[illegible] لاہور
۲۰۹	حافظ سید محمد حسین شاہ	سید [illegible] حسین شاہ	چک [illegible] شیخوپورہ

۲۱۰	حافظ محمد عادل محمود	حامد محمود	[illegible] لاہور
۲۱۱	حافظ محمد تصدق عباسی	محمد نسیم عباسی	[illegible]
۲۱۲	حافظ محبوب الرحمن	گل رحمن	[illegible]
۲۱۳	حافظ فضل الرحمن	محمد حسین	[illegible]
۲۱۴	حافظ امان اللہ	گل خان	[illegible]
۲۱۵	حافظ عبدالشکور	عبدالقیوم	[illegible]
۲۱۶	حافظ محمد [illegible]	محمد خلیل	[illegible]
۲۱۷	حافظ محمد افضل [illegible]	محمد اشرف [illegible]	[illegible]
۲۱۸	حافظ محمد [illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۱۹	حافظ محمد صداقت	سلطان محمد	[illegible] شیخوپورہ
۲۲۰	حافظ محمد ماجد رفیق	محمد رفیق	[illegible] شیخوپورہ
۲۲۱	حافظ محمد [illegible]	طالب حسین	[illegible] شیخوپورہ
۲۲۲	حافظ محمد [illegible]	محمد بوستان	[illegible] گوجرانوالہ
۲۲۳	حافظ محمد علی رضا	محمد اشرف	[illegible] شیخوپورہ
۲۲۴	حافظ محمد [illegible]	محمد جہانگیر	[illegible]
۲۲۵	حافظ محمد قیصر شہزاد	محمد رفیق	[illegible] شیخوپورہ
۲۲۶	حافظ محمد ذیشان	محمد [illegible]	[illegible] شیخوپورہ
۲۲۷	حافظ محمد [illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۲۸	حافظ محمد عاصم [illegible]	قاری [illegible] الرحمن	[illegible] شیخوپورہ
۲۲۹	حافظ محمد قیصر علی	[illegible] احمد	[illegible] شیخوپورہ
۲۳۰	حافظ محمد سرفراز	محمد اسلم	[illegible] شیخوپورہ

۲۳۱	حافظ محمد شعیب	محمد اقبال	عادل گڑھ شیخوپورہ
۲۳۲	حافظ محمد اکمل عباس	تنویر حسین	محلہ رسول نگر شیخوپورہ
۲۳۳	حافظ محمد رضوان	محمد اکبر	جنڈیانوالہ شیخوپورہ
۲۳۴	حافظ محمد کاشف رسول	غلام رسول	ڈی ایچ ہسپتال شیخوپورہ
۲۳۵	حافظ محمد عاکف رسول	غلام رسول	ڈی ایچ ہسپتال شیخوپورہ
۲۳۶	حافظ محمد عظیم اسلم	محمد اسلم	[illegible] کالونی لاہور
۲۳۷	حافظ محمد مسکین	محمد اکرم	محلہ مغل آزاد کشمیر کوٹلی
۲۳۸	حافظ محمد سعید	محمد ارشد	محلہ رسول پورہ شیخوپورہ
۲۳۹	حافظ محمد [illegible] خالق	عبدالخالق	[illegible] شیخوپورہ
۲۴۰	حافظ محمد عظیم	جان محمد	[illegible] مانسہرہ
۲۴۱	حافظ محمد وقاص	محمد قاسم	محلہ مغل آزاد کشمیر کوٹلی
۲۴۲	حافظ محمد ظہیر الحسن	محمد حسین	محلہ نبی شیخوپورہ
۲۴۳	حافظ محمد اعجاز	عبدالغفار	محلہ سلطان پورہ شیخوپورہ
۲۴۴	حافظ محمد افضال	محمد سلیم	چک [illegible] ر ب فیصل آباد
۲۴۵	حافظ محمد رضوان	محمد شفیق	محلہ حسینی شیخوپورہ
۲۴۶	حافظ محمد راشد	حبیب الرحمن	میرا کالونی مانسہرہ
۲۴۷	حافظ محمد ضیاء الرحمن	عبدالحکیم	میرا کالونی مانسہرہ
۲۴۸	حافظ محمد عبدالغفار	عبدالحق	میرا کالونی مانسہرہ
۲۴۹	حافظ محمد طارق	جمال دین	میرا کالونی مانسہرہ
۲۵۰	حافظ محمد زاہد	مظفر خان	[illegible]
۲۵۱	حافظ محمد طاہر جاوید	نذیر احمد	چک ۵۵ ای بی وہاڑی

۲۵۲	حافظ محمد اکمل	[illegible]	[illegible] شیخوپورہ
۲۵۳	حافظ محمد وسیم	اشفاق	[illegible] شیخوپورہ
۲۵۴	حافظ محمد عمار	[illegible]	[illegible] شیخوپورہ
۲۵۵	حافظ محمد عمر	مقصود احمد	پرانی [illegible] شیخوپورہ
۲۵۶	حافظ محمد مقصود احمد	[illegible] احمد	[illegible]
۲۵۷	حافظ محمد عاطف نصر اللہ	سیف اللہ	محلہ [illegible] شیخوپورہ
۲۵۸	حافظ محمد منیر احمد	فضل احمد	شریف کالونی شیخوپورہ
۲۵۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲۶۰	حافظ محمد وقاص	عبدالقیوم	[illegible] پورہ شیخوپورہ
۲۶۱	حافظ محمد سجاد	محمد یونس	[illegible] مانسہرہ
۲۶۲	حافظ محمد یونس	عبدالرحمن	[illegible] آزاد کشمیر مظفرآباد
۲۶۳	حافظ محمد مسعود	ریاست علی	[illegible] لاہور
۲۶۴	حافظ محمد سجاد حسین	محمد سرور علی	[illegible] لاہور
۲۶۵	حافظ محمد افضال	عبدالستار	[illegible] لاہور
۲۶۶	حافظ محمد ساجد	محمد رشید	[illegible]
۲۶۷	حافظ محمد اقبال	محمد صادق	[illegible] لاہور
۲۶۸	حافظ محمد حکیم	محمد ابراہیم [illegible]	[illegible] ڈیرہ غازی خان
۲۶۹	حافظ محمد ظہیر	عبدالقادر	[illegible] ضلع منڈی بہاؤالدین
۲۷۰	حافظ [illegible] حسین	صابر حسین	[illegible] ضلع شیخوپورہ
۲۷۱	حافظ محمد محسن	منیر احمد	[illegible]

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کا آخری فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی اور غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہما اللہ عالم اسلام کی مقتدر علمی شخصیات اور اہل سنت وجماعت کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ اور ان دونوں بزرگوں نے مسلمانوں کو تقدس الوہیت اور عظمت رسول ﷺ کے آئینہ دار تراجم قرآن کا عطیہ دے کر امت پر احسان عظیم کیا۔

لفظ ذنب جو بظاہر گناہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور بلاشبہ قرآن مجید میں اس لفظ کی اضافت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہے۔

علماء اہل سنت نے یہاں اس کی مختلف توجیہات کی ہیں تاکہ منصب رسالت ﷺ کی طیب وطاہر چادر پر کوئی دھبہ نہ آئے۔

چنانچہ سورۂ فتح کی آیت کریمہ۔

"لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر" کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ثم ہل کان للنبی ﷺ ذنب فماذا یغفر لہ؟ قلنا (الجواب) عنہ قد تقدم مرارا من وجوہ (احدہا) المراد ذنب المؤمنین (ثانیہا) المراد ترک الافضل

(ثالثہا) الصغائر الخ۔ (تفسیر کبیر ج:۲۸، ص:۷۸)

علامہ سعد الدین تفتازانی لکھتے ہیں۔

احتج المخالف بما نقل من قصص الانبیاء وما شہد بہ کتاب اللہ من نسبة المعصیة والذنب الیہم ومن توبتہم واستغفارہم [illegible] والجواب [illegible] اجمالا انہ ما کان نقلا احادا فمردود وما کان منقولا بالتواتر او منصوصا فی الکتاب فمحمول علی السہو والنسیان او ترک الاولی الخ۔

(شرح مقاصد جلد:۲، ص:۱۹۳، مطبوعہ دار المعارف [illegible])

اور مزید فرماتے ہیں۔

واما فی حق نبینا فمثل "استغفر لذنبک" [illegible] "لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر" [illegible] الافضل۔ (ایضا ص:۱۹۷)

اور "عفا اللہ عنک لم اذنت لہم" کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

[illegible] وعتاب علی ترک الافضل وارشاد الی [illegible] تکثیر الحسنات۔ (ایضا)

علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مسلم شریف میں لکھا ہے

(لقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر) ہذا مما اختلف العلماء فی معناہ [illegible] قبل النبوة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اصلک، وقیل' المراد انه مغفور لک غیر مواخذ بالذنب لو کان' وقیل' ھو تنزیه له من الذنوب صلی اللہ علیه وسلم' واللہ اعلم، (شرح مسلم ج:۱، ص:۱۰۹)

جب ان اکابر و اسلاف اہلسنت کی عبارات سے واضح ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معصیت و ذنب سے معصوم ہیں اور قرآن میں ذنب کی نسبت کا انبیاء خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہونا بالاجماع مؤول ہے تو اب ہر ایسی تاویل جس سے انبیاء علیہم السلام کی عصمت محفوظ اور ثابت رہے وہ تاویل جائز اور مستحسن قرار پائے گی لہذا یہ بحث کرنا کہ اسلاف کی تاویلات میں سے کونسی جائز اور کونسی ناجائز ہے یہ محض وقت کا ضیاع اور انتشار طبع ہے ورنہ اسلاف کی مسلمہ حیثیت کو مجروح کرنا اور اپنی ناقص رائے کو مسلط کرنا ہے جس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

جس طرح ان بزرگوں نے "ذنب" کا معنی ترک افضل کیا یا مومنین کے گناہ مراد لئے اسی طرح امام اہل سنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے یہ دونوں باتیں ذکر کی ہیں اگرچہ آپ نے ترجمہ قرآن میں نبی اکرم ﷺ کے اگلوں پچھلوں کے گناہ مراد لئے لیکن دوسرے مقامات پر ترک افضل بھی مراد لیا (جیسا کہ مستفتی نے نہایت عرق ریزی سے ان حوالہ جات کو یکجا کیا ہے مفحم اهم الله من امة محمد ﷺ احسن الجزاء)

اور غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ نے ترک اولیٰ (ترک افضل) مراد لیا ہے۔ لہذا دلائل کی روشنی میں دونوں تراجم میں کوئی اختلاف نہیں اور یہ دونوں تراجم نہایت عمدہ و درست اور باہم مطابق ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور/شیخوپورہ

گزارش نامہ

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت تمام امت مسلمہ خصوصاً اہل سنت و جماعت کے لئے ایسا عظیم سانحہ ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

آپ کی دینی، ملی، علمی خدمات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے وصال کی خبر چند لمحوں کے اندر پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اور وصال کے ایک گھنٹے کے بعد سے تعزیت کرنے والوں کے فون ہزاروں کی تعداد میں موصول ہونا شروع ہو گئے۔

رسم قل کے بعد آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے علماء و مشائخ، قلمکار، ادیب، دانشور اور سیاستدان حضرات نے کثیر تعداد میں تعزیتی خطوط، اور آپ کی علمی شخصیت پر مضامین، منقبات اور تاثرات ارسال فرمائے، جس کیلئے ادارہ مجلہ النظامیہ تمام حضرات کا بے حد شکر گزار ہے۔

قبلہ مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ کے صاحبزادگان، اساتذہ کرام اور اراکین مجلہ النظامیہ کی مشاورت سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی سوانح حیات اور آپ کی دینی و ملی خدمات کے حوالہ سے چہلم کے موقع پر مجلہ النظامیہ کا خصوصی شمارہ "مفتی اعظم پاکستان نمبر" شائع کیا جائے۔

مختصر وقت میں یہ کام بہت مشکل اور محنت طلب تھا لیکن مجلہ النظامیہ کی پوری ٹیم نے بڑی جانفشانی سے دن اور رات ایک کر کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جس کی مثال جالب نظر ٹائٹل، بہترین کاغذ، اعلیٰ طباعت اور معیاری کمپوزنگ کیساتھ خوبصورت ضخیم جلد "مفتی اعظم پاکستان نمبر" آپ کے ہاتھوں میں ہے واقعی یاراکین مجلہ النظامیہ کی انتھک کاوشوں کا مظہر ہے۔

ایک بات قارئین کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جن حضرات کے مضامین یا خطوط و تاثرات وغیرہ وقت کی قلت کے باعث شائع نہیں ہو سکے اور مضامین کی کمپوزنگ، پروف

ریڈنگ اور مجلہ کی اشاعت میں ہم نے حتی الامکان کوشش کی ہے کہ کوئی لفظی غلطی نہ رہنے پائے اسکے باوجود اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ادارہ مجلہ النظامیہ اس کیلئے معذرت خواہ ہے۔

نوٹ: مجلہ النظامیہ کا خصوصی شمارہ "مفتی اعظم پاکستان نمبر" دو ماہ ستمبر اور اکتوبر 2003ء پر مشتمل ہے آئندہ شمارہ ماہ نومبر 2003ء میں شائع کیا جائیگا ان شاء اللہ اور جن احباب کے تاثرات، مضامین یا خطوط وغیرہ اس شمارے میں شائع ہونے سے رہ گئے ہیں ان مضامین، تاثرات اور خطوط کو ان شاء اللہ اگلے شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔

محمد اکرام اللہ بٹ

مدیر مسئول مجلہ النظامیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جلسہ معراج النبی ﷺ

زیر صدارت
جگر گوشہ مفتی اعظم پاکستان
صاحبزادہ عبدالمصطفیٰ ہزاروی صاحب

خطاب
جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب

زیر نگرانی: حضرت علامہ مولانا قاری غلام حسین سعیدی

بمقام: جامع مسجد انوار مصطفیٰ
چھڑو پورہ ایبٹ روڈ لاہور

تاریخ: 24 ستمبر بروز بدھ بمطابق
26 رجب بعد نماز عشاء

نوٹ: تمام دوست احباب سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔

الداعی الی الخیر: قاری غلام حسین سعیدی، ناظم جامع مسجد انوار مصطفیٰ چھڑو پورہ لاہور

اہل علم کے لئے خوشخبری

فتاویٰ رضویہ

جلد 25 شائع ہو چکی ہے

خصوصیات: جدید ایڈیشن

☆ عربی فارسی عبارات کے مقابل سلیس اردو ترجمہ
☆ نادر اور قیمتی حوالہ جات کی تخریج، جدید جلد، صفحہ اور مطبع کتاب
☆ عبارات کی پیرابندی، اقتباس اور ڈیش کے ساتھ
☆ کتابت اعلیٰ، کاغذ بہترین، آفسٹ طباعت، جلد مضبوط و دیدہ زیب
☆ ہر جلد کے ساتھ ماخذ و مراجع کے عنوان سے سینکڑوں کتب اور ان کے مصنفین بمع سن وفات
☆ سائز ۸/۲۰×۳۰، صفحات ہر جلد اوسطاً ۷۵۰
☆ باقی جلدوں پر تیزی سے کام جاری ہے

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

حافظ نصیر احمد ہزاروی 0300-414300,042-7657314

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی تاریخ وفات

بروز منگل بوقت ۱۲:۱۰ بجے ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ ۱۱ بھادوں ۲۰۶۰ بکرمی

عیسوی

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بہشت رسید

۲۰۰۳ء

فر الفت مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۰۳ء

مقصود خلائق مفتی عبدالقیوم

۲۰۰۳ء

عارج مفتی عبدالقیوم

۲۰۰۳ء

ہجری

فر محمدی مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۱۴۲۴ھ

قبلہ داریں مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۱۴۲۴ھ

مفتی عبدالقیوم ہزاروی ورفیع بلد

۱۴۲۴ھ

مقبل رب وحید مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۱۴۲۴ھ

مفتی عبدالقیوم ہزاروی الامیر زمان جہاں

۱۴۲۴ھ

گرامی عصر مفتی عبدالقیوم

۱۴۲۴ھ

بکرمی

عقل کل مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۶۰ ب

فر محفل مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۶۰ ب

عزت گلستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۶۰ ب

اظہار تشکر

ہم اپنے ان تمام کرم فرماؤں، محسنوں اور جامعہ نظامیہ رضویہ کے جملہ وابستگان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے جنازہ میں شریک ہو کر، فون کر کے یا تعزیتی مراسلات، فیکس، میسج کے ذریعے یا بذات خود تشریف لا کر یا اپنے اداروں میں تعزیتی پروگرام کر کے قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے صاحبزادگان، اساتذہ اور طلباء جامعہ نظامیہ رضویہ کے ساتھ اظہار افسوس فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل قبلہ مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کی بلندی درجات کے ساتھ ساتھ ہمیں آپ کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

[illegible]